نوائے
افغان جہاد
ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ
ستمبر 2014ء
ہم نے اَلْحَمْد سے لے کر وَالنّاس تک
جو بھی کچھ ہے پڑھا ، وہ بھلایا نہیں
ہم پہ روئیں ہماری ہی مائیں سدا
ہم نے تم کو اگر ....خوں رلایا نہیں
میں اللّٰہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں،اس اللّٰہ کی قسم ،جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے کھڑا کیا،امریکہ اور امریکہ میں بسنے والا کوئی شخص اس وقت تک خواب میں بھی امن نہیں دیکھ پائے گا، جب تک کہ ہم فلسطین میں امن نہ دیکھ لیں اور جب تک کہ کافر افواج سرزمینِ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے نہ نکل جائیں۔
محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللّٰہ

جیش اسامہؓ کو خلیفۃ المسلمین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نصائح

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کو رخصت فرما رہے تھے تو انتہائی اہم نصیحتیں فرمائیں۔ جن پہ عمل ہر مسلمان خصوصاً اہل رباط کے لیے فرض ہے۔اور انہی نصائح پر عمل پیرا ہونا سچّے مجاہدین کی علامات میں سے ہے، فرماتے ہیں:

إن رأيت أن تعينني بعمرٍ فافعل، فأذن له، ثم وصاهم فقال :لا تخونوا ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا طفلاً ولا شيخاً كبيراً ولا امرأة، ولا تعقروا نخلاً ولا تحرقوه، ولا تقطعوا شجرة مثمرة، ولا تذبحوا شاة ولا بقرة ولا بعيراً إلا لمأكلة، وسوف تمرون بأقوام قد فرغوا أنفسهم في الصوامع فدعوهم وما فرغوا أنفسهم له، وسوف تقدمون على قوم قد فحصوا أوساط رؤوسهم وتركوا حولها مثل العصائب فاخفقوهم بالسيف خفقاً .اندفعوا باسم الله.

وأوصى أسامة أن يفعل ما أمر به رسول الله، صلى الله عليه وسلم .فسار وأوقع بقبائل من ناس قضاعة التي ارتدت وغنم وعاد، وكانت غيبته أربعين يوماً، وقيل :سبعين يوماً.(الكامل في التاريخ لابن الأثير)

’’تم لوگ نہ خیانت کرنا، نہ عہد کی خلاف ورزی کرنا، نہ مال غنیمت میں چوری کرنا، اور نہ ہی کسی بچے، کسی بہت زیادہ بوڑھے اور کسی عورت کو قتل کرنا، کسی کھجور کے درخت کو نہ جڑ سے اکھیڑنا اور نہ ہی اسے جلانا، کسی پھل دار درخت کو بھی نہ کاٹنا، اور نہ ہی کسی بکری، گائے اور اونٹ کو کھانے کی ضرورت کے بغیر کے ذبح کرنا۔اور تم ایسے لوگوں کے پاس سے بھی گزرو گے جو خود کو اپنے گرجا گھروں میں اپنی عبادت کے لیے فارغ کر چکے ہوں گے پس تم انہیں انہی کے حال پر چھوڑ دینا۔علاوہ ازیں تم کچھ ایسے لوگوں کے پاس بھی پہنچو گے جنہوں نے سر کے درمیانی حصوں کو منڈوا رکھا ہوگا اور سر کے اردگرد والے حصّے پر بال ایسے چھوڑ رکھے ہوں گے جیسا کہ پٹی بندھی ہوتی ہے پس تم ان لوگوں کو تلواروں سے خوب قتل کرنا۔بس اب اللہ تعالی کا نام لے کر جلدی روانہ ہو جاو

مزید حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو ان باتوں کی بھی تاکید کی جن باتوں کی تاکید ان کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی۔چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور قضاعہ قبیلہ کے ان لوگوں پر جا حملہ آور ہوئے جو مرتد ہو گئے تھے اور فتح پا کر مال غنیمت لیتے ہوئے واپس لوٹ آئے۔اس مہم میں کل چالیس یا ستر دن صرف ہوئے‘‘۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۸

ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ ستمبر 2014ء

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ''جس شخص نے کسی غازی کو سایہ دیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے اپنا سایہ نصیب فرمائیں گے'' (بیہقی)۔

اس شمارے میں

ادار یہ

تزکیہ واحسان ——— خصائص مومن ——— ۳

دعاایک نادیدہ خزانہ ہے ——— ۴

وحدتِ صفوفِ مجاہدین اور القاعدہ برصغیر ——— برصغیر میں القاعدۃ کی نئی شاخ کا اعلان ——— ۷

شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم کا بیان

تجدیدِ بیعت اور مقاصدِ جماعت ——— ۱۲

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ، (ترجمان جماعت قاعدۃ الجہاد، برصغیر) کا بیان

طریقنا القتال ——— ۱۴

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ (امیرِ جماعت قاعدۃ الجہاد، برصغیر) کا بیان

القدس تنادینا ——— غزہ کی ۵۲ روزہ جنگ اور حاصل ہونے والے اسباق ——— ۱۹

غزہ کی زخمی صبح ——— ۲۳

شمالی وزیرستان آپریشن......حقیقی تصویر ——— شمالی وزیرستان میں محاذ کی اصل صورت حال ——— ۲۴

''ضرب کذب''......عالمی کفر کی پشت پناہی میں! ——— ۲۶

نشریات ——— امرائے جہاد کے نام ——— ۲۸

لہو میں بھیگی ایک اور عید مبارک ہو! ——— ۳۱

عید الفطر کے موقع پر استاد احمد فاروق حفظہ اللہ کا امت مسلمہ کے نام پیغام

عید تو اُن کی ہے جو اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدے وفا کر گئے ——— ۳۲

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ کا عید الفطر کے موقع پر امت مسلمہ کے نام پیغام

اے امتِ نصر! نکل آؤ، اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور خوش خبریاں سناؤ! ——— ۳۹

یوم تفریق ——— شہدائے گیارہ ستمبر کا تعارف......شیخ اسامہ بن محمد بن لادن حفظہ اللہ کی زبانی ——— ۴۰

معرکۂ گیارہ ستمبر کی کہانی......شیخ اسامہؒ کی زبانی ——— ۴۲

معرکہ گیارہ ستمبر......تیاری سے حملے تک! ——— ۴۴

فکر و منہج ——— مسئلہ تکفیر کو علمائے حق کے لیے چھوڑ دیں! ——— ۴۹

پاکستان کا مقدر......شریعت اسلامی ——— ''آبپارہ اور ریڈزون'' کے لیے مسئلہ فقط اسلام ہی ہے! ——— ۵۰

عیار ہندوؤں کے سامنے سرنڈر ہوتا ''وقار''! ——— ۵۳

نظام پاکستان اور اسرائیل کے خفیہ تعلقات ——— ۵۵

خفیہ ملاقاتوں سے اعلامیوں اور امریکی امداد تک کا سفر ۱۴۸۶ء تا ۲۰۱۴ء ——— ۵۷

افغان باقی، کہسار باقی ——— چالیس سالوں بعد امریکی جنرل کا میدان جنگ میں قتل ——— ۶۰

قائدین جہاد کی گرفتاریوں پر امریکی ''انعام'' میں اضافہ! ——— ۶۱

امریکی چھتری تلے سیاسی ''مفاہمت'' اور قتل عام کی رپورٹ ——— ۶۳

قصہ افغانستان کا! ——— ۶۴

اس کے علاوہ دیگر مستقل سلسلے

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

حق جانچتا ہے کس نے کیسے وفا نبھائی!

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء......امت کے اُنیس شہیدی ابطال نے دو صدیوں بعد امت کو'اقدامی جہاد' کا مبارک منظر دکھایا......وہ امت جس کی اکثریت مرض وہن کی شدت میں مبتلا ہے اور اظہارِ دین کے فریضہ کو یکسر بھلا کر'' متاع الغرور'' کے سراب کا تعاقب کرتے کرتے ہی'سکرات الموت' تک جا پہنچتی ہے......وہاں اقدامی جہاد کا تصور تو در کنار مسلم سرزمینوں کی کفار سے بازیابی اور تعلیمات شریعت کو مغلوبیت واجنبیت سے نکالنے واسطے دفاعی جہاد کے فریضہ سے بھی ہاتھ جھاڑ کر لاتعلقی کا اظہار کیا جاتا ہے......ایسے میں مجدد جہاد شیخ عبداللہ عزام شہیدؒ اور محسن امت شیخ اسامہ بن لادن شہیدؒ کے ترتیب دیے گئے قافلۂ جہاد کے حصّے میں یہ سعادت آئی کہ اُس کے راہیوں میں سے بلادِ عرب کے ان فدائینِ اسلام کا چناؤ ہوا اور کفر کے سردار کو اُس کے گھر میں ایسی کاری ضرب لگائی گئی کہ جس کی ٹیسیں ڈیڑھ دہائی کے لگ بھگ گزر جانے کے باوجود طاغوتِ اکبر کے وجود کو بے حال ونڈھال کیے ہوئے ہیں!

بے شک یہ نوجوان اس امت کے حقیقی محسن ہیں کہ جنھوں نے عساکرِ اسلامیہ کے اُن مبارک معرکوں کو آج کے دور میں زندہ کیا' جب مجاہدینِ اسلام کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے نظام کفر اور طواغیتِ عالم سمٹتے چلے جاتے تھے!ان فرزندانِ توحید نے ادبارِ امت کے اس زمانہ میں اسلافِ امت کے کردار کو دہرایا اور ہبلِ عصر کی گردن کو وہاں سے جادبوچا جہاں سے اُس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا!ان شہدا نے امت کو اپنے عمل سے بتایا کہ علو وسربلندی کے مقام کو پانے کا سیدھا،صاف اور سچّا راستہ یہی ہے کہ اللہ کے باغیوں کی قیادت کرنے والوں کو پے در پے وار کر کے اضمحلال اور ضعف میں مبتلا کر دیا جائے......یہاں تک کہ یہی اضمحلال اُن کے'' بھاری بھرکم وجود'' کو گرانے کا سبب بن جائے!انسانی تاریخ کی متکبر ترین کفریہ طاقت کے غرور کو پیوندِ خاک کرنے اور اُس کے محفوظ ترین معاشی وعسکری قلعوں کو نابود کرنے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے جماعۃ القاعدۃ الجہاد کے سپاہیوں کو عطا فرمائی......پھر کفر کا یہ اژدھا غیض وغضب میں پھنکارے مارتا اہل اسلام پر حملہ آور ہوا تو اس کے سر کو کچلنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی قیادت میں شرق وغرب کے مجاہدین کو مجتمع فرما دیا......ان مجاہدین نے حضرت امیر المومنین کے ہاتھ پر 'فتح یا شہادت' کی بیعت کرتے ہوئے عددی قوت و برتری اور ٹیکنالوجی اور سامانِ حرب وضرب کے زعم باطل میں مبتلا حملہ آور صلیبی لشکروں کو ایمان کی طاقت اور توکل کی قوت سے بچھاڑ دیا......حضرت امیر المومنین نصرہ اللہ کا اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان،اُس کے وعدوں پر مکمل بھروسہ اور غیرت دینی میں گندھا ہوا پاکیزہ کردار ہی ہے،جس نے دنیا بھر کے مجاہدین کو اُن کے گرد پروانوں کی طرح جمع کر دیا ہے......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مبارک زبان سے نکلے یہ الفاظ امیر المومنین نصرہ اللہ پر کس قدر صادق آتے ہیں:

> '' جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، پس تو بھی اس سے محبت کر۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں اور آسمان کے فرشتوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے، پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں۔اس کے بعد زمین والوں کے دلوں میں وہ (بندہ) مقبول کر دیا جاتا ہے''۔

بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کی محبت کو دنیا بھر کے مخلص اہل ایمان اور اپنے مجاہد بندوں کے دلوں میں القا فرما دیا ہے......اسی لیے تمام امرائے مجاہدین خود کو امیر المومنین کے سپاہیوں میں شمار کرتے ہیں اور اپنے مامورین کو امیر المومنین کے جہادی دستوں میں سے گردانتے ہیں......آج ایک طرف کفر ہر طرف سے پسپا ہو رہا ہے تو دوسری طرف یہی مجاہدین'امیر المومنین نصرہ اللہ سے تجدیدِ بیعت کرتے ہوئے نئے محاذ کھول رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جنگی حکمت عملی کے ایسے منصوبوں پر عمل پیرا ہیں جن کی بدولت دنیا بھر میں اولیائے رحمٰن اپنے رب کی رضا کے حصول اور دین کی نصرت کے فریضہ کی ادائیگی کے لیے اولیائے شیطان کے قائم کردہ نظام ہائے باطلہ کو ملیا میٹ کرنے کی سعی وجہد میں مصروف ہیں!

محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی تو نصرت دین کے لیے جماعۃ القاعدۃ الجہاد کے مجاہدین دنیا بھر سے امیر المومنین نصرہ اللہ کے اس لشکر کو مضبوط کرنے کے لیے اُمڈتے چلے آئے......معسکر الفاروق سے تربیت یافتہ مجاہدین' آج محض اپنے رب ہی کے فضل واحسان سے اس قابل ہوئے کہ دنیا کے مختلف خطوں میں ''معسکراتِ فاروق'' کی ترتیبات جاری ہیں......' شاہی کوٹ' اور' تورہ بورہ' کی آزمائشوں سے سرخرو ہو کر نکلنے والے مجاہدین آج دنیا بھر میں نظامِ کفر کی کلائی مروڑ رہے ہیں!صلیبی، صیہونی اور اُن کی آلۂ کار'' کلمہ گو'' افواج کا ناطقہ بند کیے ہوئے ہیں......جزیرۃ العرب (یمن وحجاز مقدس)،ارضِ شام،افغانستان وپاکستان،ارض کنانہ وصومال،مغرب الاسلامی،شیشان و ترکستان اور انڈونیشیا وفلپین کے مجاہدین امیر المومنین نصرہ اللہ کی بیعت میں اپنے جہاد کو جاری وساری رکھے ہوئے ہیں......اسی مبارک جہادی تحریک کو وسعت دینے اور اسے غزوۂ ہند کے معرکوں کو ترتیب دینے کے لیے تیار کرنے کی غرض سے جماعت القاعدۃ الجہاد برصغیر کے قیام کا اعلان کیا گیا ہے......یہ جماعت بھی امیر القاعدہ شیخ ایمن دامت برکاتہم کے حکم پر امیر المومنین نصرہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت ہے......اس کے قیام کا مقصد اسلامی ہند پر سیکڑوں سال حکومت کرنے والے اہل ایمان کو مشرکین ہند کی گرفت سے نکالنا......پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش اور برما سمیت پورے خطے پر مسلط نظام ہائے طواغیت کو مسمار کر کے یہاں شریعت اسلامی کے بہار آفریں ماحول کی افزائش اور دین مبین کے خالص ومحکم نظام کی ترویج وتنفیذ کرنا......برصغیر کے مسلمانوں کو ظلم و جور،شرک وفسق، جمہوریت ووطنیت ،قوم پرستی وعصبیت ،بدھ مت وہندومت اور کفر وارتداد کے شکنجوں اور جکڑ بندیوں سے آزاد کروا کے محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ نظام شریعت کی برکتوں سے فیض یاب اور سیراب کرنا ہے!پس فساد و بگاڑ اور فتنہ وشر کے منہ زور طوفانوں کا رخ موڑنے کا داعیہ جس میں ہو اور متاعِ ایمانی ان جھکڑوں سے جسے بچانی ہو'اُس کے لیے امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کی بیعت کا اقرار کرتے ہوئے اس عالمی قافلۂ جہاد وقتال میں صدقِ دل سے شامل ہو کر نصرتِ دین کے لیے کھپ جانے کے سوا کوئی چارہ نہیں!

خصائص مومن

حضرت مولانا شاہ ابرارالحق رحمۃ اللہ علیہ

دوسروں کی اصطلاحات کو نہ اختیار کیا جائے:

ہاں ایک چیز یہ بھی عرض کردوں کہ بات چیت کے سلسلہ میں قابلِ اصلاح چیز یہ بھی ہے کہ گفتگو کرنے میں احتیاط رکھی جائے۔ ہماری اردو زبان میں دوسرے الفاظ داخل ہونا شروع ہوگئے، عربی و فارسی کے بجائے دوسرے الفاظ آنے لگ گئے، بولنے میں ذرا فکر رکھیں، پہلے جو عادتیں پڑی ہوئی ہیں اس کی اصلاح ودرستی کی طرف توجہ کی ضرورت ہے، ہلکے ہلکے اس کو چھوڑنے کی فکر اور اہتمام رکھا جائے، دوسروں کی مشابہت اختیار کرنا جس طرح اور چیزوں میں منع ہے ایسے ہی بولنے میں بھی دوسروں کی نقل اور ان کے الفاظ کے استعمال سے احتیاط کا حکم ہے۔ چنانچہ زمانہ جاہلیّت کے جو لوگ دیہاتی اور ناواقف تھے وہ مغرب کو عشاء اور عشاء کو عتمہ کہتے تھے تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ان الفاظ کو استعمال کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا:

لایغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم المغرب (مشکوۃ: ۱/ ۶۲)

''دیہاتی لوگ نمازِ مغرب کے نام لینے میں تم پر غالب نہ آجائیں''۔

کہ دیکھو بھائی دیہاتی لوگ جو ہیں، ناواقف جو لوگ ہیں، وہ تمہارے اوپر غالب نہ آجائیں کہ وہ مغرب کو عشاء، عشاء کو عتمہ کہتے ہیں۔ تو تم لوگ بھی ان کی اصطلاح کو اختیار کرنے لگو۔ یعنی ایسا نہ کرنا اور مغرب کو مغرب کہنا، عشاء کو عشاء کہنا۔ یہ تو میں نے توجہ دلانے کے لیے یہ بات کہی کہ جہاں اور بہت سی چیزیں قابلِ اصلاح ہیں وہاں یہ چیز بھی ہے۔ چنانچہ حدیث سے بھی اس کی کتنی اہمیّت معلوم ہوتی ہے کہ دوسروں کے الفاظ اور ان کی اصطلاح کے استعمال کرنے میں احتیاط کرنا چاہیے۔ فارسی اور عربی زبان میں الفاظ کی کوئی کمی نہیں ہے کہ دوسری زبان کے الفاظ کو بولا جائے۔

توہمی جوئی لب نان دربدر:

معاشرت اور رہنے سہنے کے سلسلہ میں عام طور پر صفائی ستھرائی میں بھی کمی ہوتی جارہی ہے، صفائی ستھرائی کی کتنی اہمیّت ہے اور کتنی پسندیدہ چیز ہے اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ مسائل کی کتابوں میں مستقل پاکی وصفائی کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔ آج عجیب حال ہورہا ہے لوگوں کا کہ عام طور پر صفائی ستھرائی کو انگریزوں کی چیز سمجھنے لگ گئے۔ عرصہ کی بات ہے کہ ایک صاحب تھانہ بھون خانقاہ میں تشریف لے گئے، وہاں پر حضرتِ والا کے یہاں نظم وضبط، صفائی ستھرائی تھی، تو وہ صاحب ان سب چیزوں کو دیکھ کر کہنے لگے کہ یہاں انگریزوں جیسا نظام ہے۔ ان کے ذہن میں گویا اصل وہ ہے، کیا حال ہورہا ہے؟ اپنی چیز بھول گئے۔ اسی کو مولانا نے فرمایا:

؎ یک سبد پر نان ترا برفرق سر
توہمی جوئی لب نان دربدر

روٹیوں کا پورا ٹوکرا تمہارے سر پر رکھا ہوا ہے اور تم روٹیوں کے ٹکڑے کے لیے بھیک مانگتے پھر رہے ہو، کتنی غفلت ہے! اور کتنی ناواقفیت ہے! شریعت نے اسلام نے ہمیں جو سب چیزیں بتلائیں، لیکن ہماری توجہ ادھر نہیں ہے اور یہ کتنی اہم چیزیں ہیں، نماز کتنی مہتمم بالشان چیز ہے لیکن اس کی تفصیل وترتیب نہیں بتلائی گئی۔ قرآن پاک میں رکعات نہیں بتلائی گئیں ہیں اس لیے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بتلاویں گے لیکن معاملات و معاشرت کے سلسلہ میں تفصیلی طور پر ہدایات دی گئیں۔ قرض کے سلسلہ میں مسلسل ایک رکوع نازل کیا گیا...... آیت مداین ایک پورا رکوع ہے، اس کے آداب اس کے حقوق کے بارے میں جس سے اس کی اہمیّت معلوم ہوتی ہے۔ اسلامی معاشرت، اسلامی معاملات، اسلامی اخلاق یہ سب چیزیں اہم اور ضروری ہیں۔ آج ان میں کوتاہیاں ہورہی ہیں۔

امت مسلمہ کی یہ ذمہ داری ہے:

معاشرت اور رہن سہن میں دوسروں کی دیکھا دیکھی اور نقل کی وجہ سے بہت سے منکرات پھیلتے جارہے ہیں، ان کی اصلاح کی فکر کی جاوے۔ یہ امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے اور ہمدردی اور خیر خواہی کا تقاضا ہے۔ منکر کو منکر جاننا اور اس کو برا جاننا اور اس کی اصلاح ودرستی کی فکر کرنا یہ تو ضروری ہے لیکن جو کسی منکر میں مبتلا ہو تو اس کی تحقیر مت کرو، نکیر تو کرو مگر تحقیر مت کرو۔ کسی کا بیٹا بیمار ہوتا ہے تو کیا اسے وہ ذلیل سمجھتا ہے؟ نہیں' چچا اور باپ، دادا بیمار ہوں تو انہیں کیا ذلیل سمجھتے ہو؟ نہیں، بلکہ ان کی عظمت اور محبت دل میں ہوتی ہے، ساتھ ہی ان کا علاج اور دوا کی بھی فکر کرتے ہو۔ ایسے ہی بھائی! یہاں بھی معاملہ ہونا چاہیے، جو لوگ کسی منکر میں مبتلا ہیں تو وہ بھی روحانی بیمار ہیں ان کے ساتھ تحقیر کا معاملہ اور تذلیل کا معاملہ نہیں ہونا چاہیے۔

نکیر تو کرے مگر تحقیر نہ کرے:

بزرگان دین کے یہاں اس کا بڑا اہتمام ہوتا ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ میں حدود کی رعایت کرتے ہیں...... اس لیے بھائی! کوئی کسی منکر میں مبتلا ہو تو اس کی نکیر تو کرو مگر تحقیر مت کرو، نرمی سے سمجھائیے، ادب واحترام کو بھی باقی رکھیے، غلطی میں شرکت نہ کرے، منکر کو منکر سمجھے، اس میں شرکت نہ کرے (بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

دعا ایک نادیدہ خزانہ ہے

مولانا محمد ابرار کلیم القاسمی

دعا ایک عظیم نعمت اور انمول تحفہ ہے، اس دنیا میں کوئی بھی انسان کسی بھی حال میں دعا سے مستغنی نہیں ہوسکتا، دعا اللہ کی عبادت ہے، دعا اللہ کے متقی بندے اور انبیائے کرام علیہم السلام کے اوصافِ حمیدہ میں سے ایک ممتاز وصف ہے، دعا اللہ تعالیٰ کے دربارِ عالیہ میں سب سے باعزت تحفہ ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَیْسَ شَیْءٌ أَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الدُّعاء

''دعا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی چیز باعزت نہیں (دعا اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت پسندیدہ عمل ہے)''۔

سَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَانَّہٗ یُحِبُّ أنْ یُسْأَلَ

''اللہ سے اس کا فضل مانگو کیوں کہ وہ اپنے سے مانگنے کو پسند کرتا ہے''۔

دعا شرحِ صدر کا سبب ہے، دعا سے اللہ تعالیٰ کے غصہ کی آگ مدھم پڑتی ہے، دعا اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کی گائیڈ لائن ہے، دعا آفت ومصیبت کی روک تھام کا مضبوط وسیلہ ہے، بلاشبہ دعا اپنی اثر انگیزی اور تاثیر کے لحاظ سے مومن کا ہتھیار ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلدُّعَاءُ سِلاَحُ الْمُؤْمِنِ وَعِمَادُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰاتِ وَالْأَرْضِ

''دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان وزمین کی روشنی ہے''۔

اللہ نے اپنے بندوں کو دعا کی تاکید کی ہے، اس کی قبولیت کا وعدہ کیا ہے نیز اس پر انبیاء کرام علیہم السلام اور رسولوں کی تعریف کی ہے، اللہ کا ارشاد ہے:

إِنَّھُمْ کَانُوْا یُسَارِعُوْنَ فِیْ الْخَیْرَاتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَرَھَبًا وَکَانُوا لَنَا خَاشِعِیْن

''بے شک وہ سب نیک کاموں میں جلدی کرنے والے تھے اور وہ ہمیں امید اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے''۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف صاف اعلان کیا:

وَإِذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَإِنِّی قَرِیْبٌ أُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

''جب میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں، تو میں قریب ہوں، دعا کرنے والا جب مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں''۔

یقیناً یہ اللہ کا فضل اور کرم ہی ہے کہ بندوں کے ہر عمل سے بے نیازی کے باوجود وہ اپنے ہی سے مانگنے کا حکم کرتا ہے:

یَأَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَی اللّٰہِ وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْد

''اے لوگو! تم اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز، بڑی تعریف والا ہے''۔

سورۂ فاطر میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ

''اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو''۔

حدیثِ قدسی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کُلُّکُمْ ضَالٌّ الاَّ مَنْ ھَدَیْتُہ فَاسْتَھْدُوْنِیْ اَھْدِکُمْ یَا عِبَادِیْ، کُلُّکُمْ جَائِعٌ الاَّ مَنْ أَطْعَمْتُہ فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ أُطْعِمْکُمْ، یَا عِبَادِیْ انَّکُمْ تَخْطَئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ، وَأَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْلَکُمْ

''اے میرے بندے! تم بے راہ ہو؛ جب تک میں تمہیں ہدایت نہ دوں، لہٰذا تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت دوں گا، اے میرے بندے! تم سب بھوکے ہو، سوائے اس شخص کے جسے میں کھلاؤں، لہٰذا تم مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا، اے میرے بندے! تم رات اور دن غلطیوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخشنے والا ہوں، لہٰذا تم مجھ سے مغفرت طلب کرو، میں بخشش کرنے والا ہوں''۔

لہٰذا دعا کا حیاتِ انسانی سے گہرا تعلّق ہے اور اپنے اثرات کے لحاظ سے ایک مسلمہ تاریخ ہے اور ربِ کریم کے نادیدہ خزانوں سے بھی اس کا عظیم ربط وتعلّق ہے، اللہ تعالیٰ نے بہت کریمانہ انداز میں قرآنِ پاک میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ کیا ہے:

وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ یَسْعٰی قَالَ انَّ الْمَلأَ یَأْتَمِرُوْنَ بِکَ لِیَقْتُلُوْکَ فَاخْرُجْ انِّیْ لَکَ مِنَ النّٰصِحِیْنَ

''اور ایک شخص شہر کے پرے سرے سے دوڑتا ہوا آیا، اس نے کہا: اے موسیٰ! بے شک سردار تیرے بارے میں مشورہ کررہے ہیں؛ تاکہ تجھے قتل کرڈالیں، پس تو (یہاں سے) نکل جا، بے شک میں تیرے خیر خواہوں میں سے ہوں۔ پس وہ نکلا وہاں سے ڈرتے ہوئے اور انتظار کرتے ہوئے

16 جولائی: صوبہ ہرات.................ضلع کرخ.................مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ.................10 فوجی ہلاک

کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے''۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی طاغوتیت وملوکیت کی حدود کو پار کرکے مدین جا پہنچے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

''اے میرے پرورگار مجھے ظالم قوم سے بچالے''

اللہ نے حضرت شعیب کو ان کی معاونت کے لیے لاکھڑا کیا اور ان کی زبانی اعلان کروایا:

قَالَ لاَتَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ

''ڈرو نہیں تم ظالموں کی قوم سے بچ آئے ہو''۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام بے نوا مسافر کی طرح تھکے ہارے ایک صحرائی درخت کی چھاؤں میں فروکش ہوئے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور دعا کی ''اے ربِ کریم جو بھلائی میرے لیے نازل فرمائے میں اس کا شدید محتاج ہوں''۔

رَبِّ إِنِّی لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْر

اسی لمحے رب کریم کے نادیدہ خزانوں کا منہ کھل گیا اور رزق حسنہ کے سوتے اُبل پڑے:

فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِیْ عَلَی اسْتِحْیَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِیْ یَدْعُوکَ لِیَجْزِیَکَ أَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَیْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ Oقَالَتْ إِحْدَاهُمَا یَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْأَمِیْنُ Oقَالَ إِنِّیْ أُرِیْدُ أَنْ أُنکِحَکَ إِحْدَی ابْنَتَیَّ هَاتَیْنِ عَلَی أَن تَأْجُرَنِیْ ثَمَانِیَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْراً فَمِنْ عِندِکَ وَمَا أُرِیْدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَیْکَ سَتَجِدُنِیْ إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِیْنَOقَالَ ذَلِکَ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ أَیَّمَا الْأَجَلَیْنِ قَضَیْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَیَّ

(القصص: ۲۵۔۲۷)

''پھر ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس آئی شرم سے چلتی ہوئی (یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مدین کے کنوئیں پر دوعورتوں کو بالکل تمام پانی پلانے والے چرواہوں سے علیحدہ پایا تو انہوں نے معلوم کیا کہ آخر کیا ماجرہ ہے؟ تو اس نے بتایا کہ ہم پانی نہیں پلاتے یہاں تک کے یہ چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلاکر واپس نہ لے جائیں اور ہمارے ابا بوڑھے ہیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بکریوں کو پانی پلانے میں مدد کی۔ وہ بولی بے شک ہمارے والد تمہیں بلارہے ہیں کہ تمہیں اس کا صلہ دیں جو تو نے ہمارے لیے بکریوں کو پانی پلایا ہے پھر جب موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب کے پاس آئے اور ان سے احوال بیان کیا تو اس نے کہا ڈرو نہیں تم ظالموں کی قوم سے نکل آئے ہو، ان (بیٹیوں) میں سے ایک نے کہا: اے میرے والد! اسے ملازم رکھ لیں، بے شک جسے تم ملازم رکھو بہتر وہ ہے جو طاقت ور امانت دار ہو، شعیب علیہ السلام نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تم سے اس شرط پر کردوں کہ تم آٹھ سال میری ملازمت کرو، اگر دس سال پورے کرو تو وہ تمہاری طرف سے نیکی ہوگی، میں نہیں چاہتا کہ میں تم پر مشقت ڈالوں، اگر اللہ نے چاہا تو عنقریب مجھے خوش معاملہ لوگوں میں سے پاؤ گے، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ میرے اور تمہارے درمیان (عہد) ہے میں ان دونوں میں سے جو مدت پوری کروں مجھ پر کوئی مطالبہ نہیں''۔

لہٰذا اب موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول ہوگئی، روٹی کا بندوبست ہوگیا، مکان کا انتظام کردیا گیا، اہل وعیال والے بن گئے، ریوڑ چرانے کے لیے مل گیا، یعنی باروزگار ہوگئے اور تربیت کے لیے حضرت شعیب علیہ السلام سا مربی مل گیا۔

اگر کوئی شعیب آئے میسر
شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کی وجہ سے بنی اسرائیل پر نادیدہ خزانوں کے منہ وا ہوگئے اور صحرائے سینین میں وہ لطف اندوز ہوتے رہے، من وسلویٰ کا نزول ہوتا رہا اور بادلوں کے سائے سایہ فگن رہے، جب پیاس لگی تو لاٹھی ماری قبیلوں کے لیے بارہ چشمے جاری ہوگئے۔

علما نے لکھا ہے کہ خوش حالی اور بدحالی ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے، اللہ تعالیٰ دونوں حالتوں میں یاد کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور اس کو نوازتا ہے، اس کی مثال حضرت یونس علیہ السلام ہیں کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے تھے، اسی کی تسبیح وتحمید کیا کرتے تھے، انہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل اعتماد تھا؛ چنانچہ جب مچھلی کے پیٹ میں بند ہوگئے، اس حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کیا:

لَاإِلٰهَ إِلّا أَنْتَ سُبْحَانَکَ إِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ

''کوئی اِلٰہ نہیں سوائے تیرے اور میں ظالموں میں سے ہوں''۔

بس اللہ تعالیٰ نے اس سے نکلنے کی سبیل پیدا کردی اور تین اندھیریوں کی گرفت سے نجات نصیب ہوئی:

فَلَوْلاَ أَنَّه کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهِ الیٰ یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ

''کہ اگر وہ تسبیح کرنے والے نہ ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی

16 جولائی: صوبہ ہلمند..................مجاہدین نے سنائپر گنوں سے نشانہ بنا کر 8 پولیس اہل کاروں کو قتل کردیا

رہتے اور وہی ان کے لیے قبر بن جاتی''۔

اس کے برعکس فرعون نے دریائے نیل میں غرق ہوتے ہوئے اللہ میاں کو یاد کیا:

حَتّٰی إِذَا أَدْرَکَه الْغَرَقُ قَالَ آمَنْتُ أَنَّه لاَ الٰهَ الاّ الَّذِیْ آمَنَتْ بَنُو اسْرَائِیْلَ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، آلآنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ، فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ آیَةً

''یہاں تک کہ جب اس کو غرقابی نے آ پکڑا، اس نے کہا: میں ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں ہوں فرماں برداروں میں سے۔ کیا ایمان کی بات کرتا ہے اور پہلے سے تو نافرمانی کرتا رہا اور فساد کرنے والوں میں سے رہا۔ سو آج تجھے تیرے بدن سے بچا دیں گے (غرق نہیں کریں گے)؛ تاکہ تو (تیری لاش) ان کے لیے جو تیرے بعد آئیں (عبرت کی) ایک نشانی رہے''۔

لیکن اب تک خوش حالی کے ایام میں کبھی بھی خدا کو یاد نہیں کیا؛ بلکہ وہ اِتراتا رہا، غرور اور سرکشی میں مبتلا رہا؛ اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول نہ کی اور وہ ہلاک و برباد ہو گیا نیز اس نے براہِ راست دعا نہ کی؛ بلکہ ہارون اور موسیٰ علیہما السلام کو واسطہ بنایا، لہٰذا دعا میں کسی کو واسطہ نہ بنائیں براہِ راست اللہ سے مانگے اللہ تعالیٰ ہم سے بہت قریب ہے:

وَ اذَا سَأَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَانِّیْ قَرِیْبٌ أُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اذَا دَعَانِ

اللہ تعالیٰ نے براہِ راست مانگنے کی تاکید کی ہے:

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

''تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا''۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ابوالانبیاء ہیں اور احترام و اکرام کے بلند و بالا مقام پر فائز ہیں، ان کی دعا کی قبولیت نے روئے زمین پر گہرے اثرات چھوڑے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے امن اور پھلوں کا رزق ساتھ ہی باشندگانِ عالم کے قلوب کا التفات مانگا کہ اے ہمارے رب! بے شک میں نے اپنی کچھ اولاد کو ایک بغیر کھیتی والے میدان میں بسایا ہے تیرے احترام والے گھر کے نزدیک، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں، پس لوگوں کے دلوں کو ایسا کر دے کہ ان کی طرف مائل ہوں، اور انہیں پھلوں سے رزق دے؛ تاکہ وہ شکر کریں......انہیں سب سے نوازا گیا، آپ نے ہونہار وسعادت مند فرزند کے ہمراہ کعبہ کی دیوار بنائیں تو دعا کی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُولاً مِّنْهُمْ یَتْلُوا عَلَیْهِمْ آیَاتِه وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ

''کہ ان کی نسل میں ایک بہترین امت وجود میں آئے، جس میں ایک رسول مبعوث ہو جو انہیں کلامِ الٰہی کی تعلیم دے، اس میں موجود حکمت کی باتوں سے انہیں روشناس کرائے اور ان کی زندگیاں سنوارے''۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل کی دعا قبول کی اور اس کرہ ارضی پر امت مسلمہ خیر کے ساتھ نمودار ہوئی، جس نے تاریخ کا رخ موڑ دیا، اس امت کو خیرِ امت کے لقب سے نوازا گیا، اس امت کا وجود کائناتِ عالم کے لیے پیغامِ خیر ہے، اس کا نبی رحمۃ للعالمین ہے، جس کے فرمان لوگوں کے قلوب پر اور جن کا نقوشِ پا زمانے کے ریگستانوں پر یوں ثبت ہوئے ہیں کہ وقت کی تیز و تند ہوا اور خطرناک آندھیاں انہیں مدھم نہ کر سکیں، تاریخی حیثیت سے فتنۂ تاتار ان نقوش کو مدھم کرتے کرتے خود بجھ گیا اور دنیا نے یہ منظر دیکھا کہ

؎ پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانے سے

دعائے ابراہیمی کی قبولیت کا ابدی انداز ملاحظہ ہو، دن بہ دن رفعِ ذکر کے سامان ہوتے چلے جا رہے ہیں اور اقرا کی ضیا پاشیوں میں اپنی منازل طے کرتا چلا جا رہا ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

17 جولائی: صوبہ ننگرہار.........ضلع دوبالا.........نیٹو سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ.........1 ٹینکر اور گاڑی تباہ.........11 فوجی ہلاک

برِّصغیر میں القاعدۃ کی نئی شاخ کا اعلان

ڈاکٹر شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ والحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ وآلہ وصحبہ ومن والاہ

پوری دنیا میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیوں کے نام، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! اما بعد:

میں تمام امتِ مسلمہ اور بالخصوص مسلمانانِ برصغیر کو اللہ تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے جماعت قاعدۃ الجہاد کی ایک نئی شاخ، جماعت قاعدۃ الجہاد برِصغیر کے قیام کی خوش خبری دیتا ہوں۔ یہ قدم پرچمِ اسلام کی سربلندی، اسلامی حکومت کے دوبارہ قیام اور سرزمینِ برِصغیر میں شریعتِ اسلامی کی حاکمیت کی ایک کوشش ہے، جو کبھی دیارِ اسلام کا ایک حصّہ تھی، لیکن پھر کافروں نے اس پر قبضہ کر کے اسے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کر ڈالا۔

برما، بنگلہ دیش، آسام، گجرات، احمد آباد اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں سے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ القاعدہ میں آپ کے بھائی آپ کو ہرگز نہیں بھولے! اور وہ آپ کو ظلم و جبر اور مصائب کی اس چکی سے نجات دلانے کے لیے ہر ممکن طریقے سے کوشاں ہیں۔

یہ جماعت ایک دن میں ہی وجود میں نہ آگئی، بلکہ یہ برِصغیر سے تعلّق رکھنے والے مختلف جہادی مجموعات کو ایک جھنڈے تلے جمع کرنے کی اُن مبارک کوششوں کا ایک ثمر ہے جن کا سلسلہ کم و بیش دو سال سے جاری تھا۔ یہ جماعت مرکزی جماعت قاعدۃ الجہاد کے تحت کام کرے گی، جو امارتِ اسلامیہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے، جس کے امیر، امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو فتح یاب فرمائیں۔ یہ جماعت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی اس عالم گیر دعوت کی علم بردار ہے جس کا ہدف امتِ مسلمہ کو کلمہ توحید کی بنیاد پر اپنے دشمن کے خلاف جہاد، امت کی مقبوضہ سرزمینوں کی آزادی، اس کی حکمرانی اور قیادت کے دوبارہ حصول اور خلافت اسلامیہ کے احیا جیسے مقاصد کے لیے اکٹھا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اُن گم نام سپاہیوں کو بے حساب اجر سے نوازے جنہوں نے صبر اور خود فراموشی کے ساتھ اس عظیم مقصد کی خاطر خود کو کھپائے رکھا، یہاں تک کہ یہ مبارک جماعت وجود میں آسکی۔

اللہ تعالیٰ جہادی مجموعات کے امرا کو بھی ڈھیروں اجر سے نوازے جنہوں نے بے پناہ تواضع اور انکساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ذاتی مفادات کو پس پشت ڈال کر اسلام اور اہلِ اسلام کی مصلحت کو فوقیت دینے کی اعلیٰ مثال قائم کی، جس کے نتیجے میں یہ جماعت وجود میں آئی جو ان شاء اللہ، برِصغیر میں اسلام دشمن قوتوں کے خلاف فریضہ جہاد کے احیا کا سبب بنے گی۔

القاعدہ کی اس شاخ کا قیام سب مسلمانوں کے لیے خوش خبری ہے، کہ پوری دنیا میں اس وقت امارتِ اسلامیہ افغانستان کے جھنڈے تلے دعوتِ جہاد مسلسل پھیلاؤ اور وسعت کی منزلیں طے کر رہی ہے۔ یہ وہ امارتِ اسلامیہ ہے جس نے مسلمانوں کے خلاف سخت ترین حملے کے مقابل، صبر و ثبات کی وہ اعلیٰ مثالیں قائم کیں جو تا ابد مینارۂ نور بن کر آنے والی نسلوں کو راہ دکھلاتی رہیں گی۔ یہ امارت اپنے ایمان و یقین اور صبر و فدا کاری کی بنیاد پر ثابت قدم رہی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے فتح و نصرت سے ہم کنار فرمایا اور ان دشمنوں پر غلبہ عطا فرمایا، جو تاریخ انسانی کی سب سے عظیم قوت ہونے کے بلند بانگ دعوے لیے میدان میں اترے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج ہم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کے ان ایمان افروز کلمات کو حقیقت کا روپ دھارے دیکھ سکتے ہیں، جو آپ نے صلیبی حملے کے بالکل آغاز میں فرمائے تھے کہ

''اللہ تعالیٰ نے ہم سے فتح کا وعدہ کیا ہے جب کہ بش نے ہزیمت کا...... جلد ہی معلوم ہو جائے گا کہ کون سا وعدہ سچّا ہے؟''

میرے مسلمان بھائیو! بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنی صفوں کو متحد رکھیں اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس اتحاد و یگانگت کو اپنی سب سے بڑی نعمت کے طور پر بیان فرمایا ہے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (آل عمران: ۱۰۳)

''اور سب مل کر اللہ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور متفرق نہ ہونا۔ اور اللہ کی اس مہربانی کو یاد کرو، جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو

اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ نے تم کو اس سے بچالیا۔ اس طرح اللہ تم کو اپنی آیتیں کھول کھول کر سناتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ''۔

اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَOوَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ(الانفال: ۶۲،۶۳)

''اور اگر یہ چاہیں کہ تم کو فریب دیں تو اللہ تمہیں کفایت کرے گا۔ وہی تو ہے جس نے تم کو اپنی مدد سے اور مسلمانوں (کی جمعیت) سے تقویت بخشی۔ اور ان کے دلوں میں الفت پیدا کردی۔ اگر تم دنیا بھر کی دولت خرچ کرتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کرسکتے۔ مگر اللہ ہی نے ان میں اُلفت ڈال دی۔ بے شک وہ زبردست (اور) حکمت والا ہے''۔

چنانچہ وحدت، نعمت و رحمت کا سبب ہے...... جب کہ اختلاف، نحوست و عذاب کا۔ مومنین پر نرمی اور کافروں پر سختی اللہ کے اُن نیک بندوں کی صفات ہیں جن سے اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (الفتح: ۲۹)

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل۔ (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکے ہوئے سربسجود ہیں اور اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں۔ (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں۔ (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور کھیتی والوں کو خوش کرنے لگی، تاکہ کافروں کا جی جلائے۔ جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اللہ نے ان سے گناہوں کی بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے''۔

اسی طرح اللہ جل شانہ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ(المائدة: ۵۴)

''اے ایمان والو! اگر کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو اللہ ایسے لوگ پیدا کردے گا جن سے وہ محبت کرتا ہوگا اور جو اس سے محبت کرتے ہوں گے۔ اور جو مومنوں کے لیے نرم اور کافروں کے لیے سخت ہوں گے، اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اور اللہ بڑی وسعت والا اور بڑے علم والا ہے''۔

اختلاف اور ناچاقی کی ایک سزا ناکامی اور قوت کا ختم ہو جانا بھی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ Oوَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ(الانفال: ۴۶)

''مومنو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم کامیابی حاصل کرو۔ اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر سے کام لو۔ کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے''۔

سو اے مجاہد بھائیو! اتفاق و اتحاد کی جانب بڑھیے! اور باہمی اختلاف اور جھگڑوں کو پسِ پشت ڈال کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیجیے اور تفرقہ بازی سے دور رہیے!

یہ جماعت اسی لیے قائم ہوئی ہے تاکہ یہ پوری دنیا میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ متحد ہو کر قابض انگریزوں کی کھینچی ہوئی اُن لکیروں کو مٹا ڈالے جو انہوں نے برصغیر کے مسلمانوں کے درمیان فرق ڈالنے کے لیے کھینچی تھیں۔ لہٰذا اہلِ برصغیر کے لیے

17 جولائی: صوبہ کنڑ...................ضلع غازی آباد...................افغان فوجی قافلے پر مجاہدین کا حملہ...................3 افغان گاڑیاں تباہ...................15 فوجی ہلاک

اس جماعت کی بنیادی دعوت بھی یہی ہے کہ وہ کلمہ توحید کی بنیاد پر متحد ہو جائیں اور انبیاء و رسل اور اللہ کے نیک بندوں کے اختیار کردہ دعوت و جہاد کے رستے پر چلتے ہوئے نصرتِ اسلام کا فریضہ ادا کریں۔

برصغیر اور ساری دنیا میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! اب تک آپ کے سامنے لادین جمہوریت کے طریقے کی ناکامی بالکل عیاں ہو چکی ہوگی جس کی بنیادی دعوت یہ ہے کہ اکثریت کی رائے کی بنا پر فیصلے کیے جائیں اور حاکمیتِ اسلام کے ایسے عقیدے سے دست برداری اختیار کر لی جائے، جس کے بغیر ایمان ہی قابلِ قبول نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء: ٦٥)

''تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ تب تک مومن نہیں ہوں گے جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کر دو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں''۔

وقت نے ثابت کر دکھایا ہے کہ یہ رستہ ایک پرفریب سراب سے زیادہ اور کچھ نہیں جس کے ذریعے اسلام کی حاکمیت قائم ہو جانا اصلاً محال ہے چاہے اس کا نام لینے والے الیکشن میں کامیابی اور پارلیمنٹ میں اکثریت بھی کیوں نہ حاصل کر لیں...... تب بھی عین وقت پر دشمنانِ اسلام کی فوجیں آگے بڑھیں گی اور اپنی مخالف ہر طرح کی قوت کو جیلوں اور پھانسی گھاٹ تک پہنچا کر چھوڑیں گی۔ یہ راستہ دنیا و آخرت دونوں کے خسارے کا راستہ ہے جو حاکمیتِ شریعت کے عقیدے سے دست برداری سے شروع ہوتا ہے اور بالآخر شریعت کے دشمنوں کے تسلط اور قیامِ شریعت کی امید کے قتل پر ختم ہوتا ہے۔ حق و عدل کے قیام اور نتائج کی امید اگر کسی سے وابستہ کی جاسکتی ہے تو وہ اس رستے سے کی جاسکتی ہے جو ہمارے مولیٰ عزوجل نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کیا ہے، یعنی دعوت و جہاد کا رستہ۔

أَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَنْ يَفْتِنُوكَ عَنْ بَعْضِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ لَفَاسِقُونَ O أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ (المائدة: ٥٠)

''اور (ہم تاکید کرتے ہیں کہ) جو (حکم) اللہ نے نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق تم فیصلہ کرنا اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا اور ان سے بچتے رہنا کہ کسی حکم سے جو اللہ نے تم پر نازل فرمایا ہے یہ کہیں تم کو بہکا نہ دیں۔ اگر یہ نہ مانیں تو جان لو کہ اللہ چاہتا ہے کہ ان کے بعض گناہوں کے سبب ان پر مصیبت نازل کرے اور ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں۔ کیا یہ (زمانہ) جاہلیّت کے حکم کے خواہش مند ہیں؟ حالاں کہ جو یقین رکھتے ہیں ان کے لیے اللہ سے اچھا فیصلہ کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟''

اور فرمایا:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ (الأنفال: ٣٩)

''اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی کفر کا فساد) باقی نہ رہے اور دین سب اللہ ہی کا ہو جائے''۔

چنانچہ جب دین کا کچھ حصّہ تو اللہ کے لیے ہو اور کچھ اللہ کے غیر کے لیے تو جہاد فرض ہو جاتا ہے یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین کُل کا کُل اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔ اور اگر کبھی قوت کی عدم دستیابی کے سبب جہاد ممکن نہ ہو تب بھی اعداد کا فرض ساقط نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ (الأنفال: ٦٠)

''اور جہاں تک ہو سکے (فوج کی جمعیت کے) زور سے اور گھوڑوں کے تیار رکھنے سے، ان کے (مقابلے کے) لیے مستعد رہو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں اور تمہارے دشمنوں اور ان کے سوا اور لوگوں پر جن کو تم نہیں جانتے، مگر اللہ جانتا ہے، ہیبت بیٹھی رہے گی''۔

یہ نئی جماعت برصغیر کے مختلف علاقوں میں بسنے والے بے آسرا اور کمزور لوگوں کے لیے ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا ہے۔ برما، بنگلہ دیش، آسام، گجرات، احمد آباد اور کشمیر کے مظلوم مسلمانوں سے ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ القاعدہ میں آپ کے بھائی آپ کو ہرگز نہیں بھولے! اور وہ آپ کو ظلم و جبر اور مصائب کی اس چکی سے نجات دلانے کے لیے ہر ممکن طریقے سے کوشاں ہیں۔

برِصغیر میں بسنے والی ہماری محبوب امتِ مسلمہ!

آیئے اور اپنی رائے، مشورے، سامانِ رسد، اور دعا جیسے اسباب سے اپنے مجاہد بھائیوں کی پشتی بانی کرتے ہوئے، جہاد فی سبیل اللہ کے اس مبارک قافلے میں شامل ہو جایئے اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر لبیک کہیے جس میں اس نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ

18 جولائی: کابل............کابل ایئرپورٹ............4 فدائی مجاہدین کا ائیرپورٹ پر حملہ............کامیابی سے اہداف کو نشانہ بنایا............111 فوجی اہل کار ہلاک

أَلِيمٍ Oتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَOيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ Oوَأُخْرَى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ (الصف: ۱۰۔۱۳)

''مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں، جو تمہیں عذاب الیم سے چھٹکارا دلا دے۔ (وہ یہ کہ) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر تم سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو جنت کے باغوں میں، جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو ہمیشہ کی جنتوں میں (تیار) ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی) اور (عن) قریب فتح ہوگی اور مومنوں کو (اس کی) خوش خبری سنا دو''۔

میں اپنی گفتگو کا اختتام اپنے لیے، جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر میں اپنے بھائیوں کے لیے اور تمام دنیا کے مجاہدین کے لیے اس نصیحت پر کرنا چاہوں گا کہ جان رکھیے! جہاد فی سبیل اللہ دراصل دعوت الی اللہ کا ایک وسیلہ ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام کے مقصدِ بعثت کا اہم ترین جزو ہے۔ حق جل شانہ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا Oوَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا(الأحزاب: ۴۵۔۴۶)

''اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوش خبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا:

وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ (القلم: ۴)

''اور تمہارے اخلاق بہت (عالی) ہیں''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا:

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ (آل عمران: ۱۵۹)

''(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کی مہربانی سے تمہارا مزاج ان لوگوں کے لیے نرم واقع ہوا ہے، اور اگر تم بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔ تو ان کو معاف کر دو اور ان کے لیے (اللہ سے) مغفرت مانگو اور اپنے کاموں میں ان سے مشورہ لیا کرو اور جب (کسی کام کا) عزم کر لو تو اللہ پر بھروسہ رکھو۔ بے شک اللہ بھروسا رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔

لہٰذا قول وعمل دونوں میں سچ کو اپنا شیوہ بنائیے۔ ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیے گا، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ Oكَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ (الصف: ۲،۳)

''مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے۔ اللہ اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں''۔

چنانچہ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ کے جہاد کا مقصد مسلمانوں کی حُرمت کا تحفظ ہے تو پھر ان کی جان، مال اور آبرو پر ہاتھ ہرگز نہ ڈالیے۔ بلکہ خود اپنے مجاہد بھائیوں پر بھی اپنے قول وفعل سے کسی زیادتی کا ارتکاب نہ کیجیے۔ جب آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ کے جہاد کا مقصد اللہ کے دین کا غلبہ، شریعت کی حاکمیت اور اس کی بالادستی کو زمین پر قائم کرنا ہے تو پھر آپ کے لیے لازم ہے کہ اس شریعت کو سب سے پہلے خود اپنے اوپر نافذ کریں۔ اور اگر فیصلہ خود آپ کے اپنے خلاف بھی کیوں نہ جاتا ہو تب بھی شریعت کے فیصلے کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے سے گریز نہ کیجیے گا۔ اور اگر آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ کے جہاد کی غایت محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ہے تو پھر کہیں ایسا نہ ہو کہ موقع پاتے ہی آپ کرسی اور اقتدار کی دوڑ میں شامل ہو جائیں۔ اور اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ آپ کے جہاد کے مقاصد میں سے ایک مظلومین کی نصرت ہے تو پھر خود اپنے مابین ظلم سے بھی مکمل گریز کیجیے۔

اسی طرح اپنے علاوہ دیگر مجاہدین اور مسلمانوں پر بھی ظلم سے مکمل پرہیز کیجیے۔ اور ہاں، گناہوں سے تو بالکلیہ ہی دور رہیے! اپنے رب سے استغفار کرتے رہیے اور فوراً توبہ کرنے والے بنئے! اگر خطا ہو جائے تو اسے تسلیم کر لیجیے اور اگر کوئی ظلم ہو جائے تو اس کا بدلہ چکائیے! کیونکہ یہ گناہ ہی ہیں جو شکست کی تمہید بنتے ہیں۔ غور سے سنیے کہ اللہ تعالیٰ نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کیا فرمایا:

أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّى هَذَا قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (آل عمران: ۱۶۵)

''(بھلا یہ) کیا (بات ہے کہ) جب (احد کے دن کفار کے ہاتھ سے) تم پر مصیبت واقع ہوئی، تو تم چلا اٹھے کہ (ہائے) آفت (ہم پر) کہاں سے

18 جولائی: صوبہ ہلمند.........ضلع نادعلی.........بارودی سرنگ دھماکہ.........ایک امریکی فوجی بکتر بند گاڑی تباہ.........4 امریکی ہلاک اور 2 زخمی

آ پڑی، حالانکہ (جنگ بدر میں) اس سے دو چند مصیبت تمہارے ہاتھ سے ان پر پڑ چکی ہے۔ کہہ دو کہ یہ تمہاری ہی شامتِ اعمال ہے اللہ ہر چیز پر قادر ہے''۔

اور فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ(آل عمران: ۱۵۵)

''جو لوگ تم میں سے (احد کے دن) جب کہ (مومنوں اور کافروں کی) دو جماعتیں ایک دوسرے سے ٹکرا گئیں (جنگ سے) بھاگ گئے، تو ان کے بعض افعال کے سبب شیطان نے ان کو پھسلا دیا مگر اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا بے شک اللہ بخشنے والا (اور) بردبار ہے''۔

اور جان رکھیے! کہ کبھی اپنی قوت اور طاقت کی بنیاد پر کسی دھوکے میں نہ مبتلا ہو جایئے اور اپنی قوت پر انحصار کو چھوڑ کر اللہ رب العزت کی قوت اور طاقت کی پناہ اپنا لیجیے! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو غور سے سنیے!

إِنْ يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ (آل عمران: ۱۶۰)

''اگر اللہ تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے؟ اور مومنوں کو چاہیے کہ اللہ ہی پر بھروسا رکھیں''۔

اور فرمایا:

وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (الأنفال: ۱۰)

''اور مدد کسی اور کی طرف سے نہیں، صرف اللہ کی طرف سے آتی ہے''۔

اسی طرح فرمایا:

وَيَوْمَ حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ (التوبة: ۲۵)

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے بہت سے موقعوں پر تم کو مدد دی ہے۔ اور (جنگ) حنین کے دن جب کہ تم کو اپنی کثرت پر غرّہ تھا، مگر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی۔ اور زمین باوجود اپنی ساری وسعتوں کے تم پر تنگ ہوگئی۔ پھر تم نے پیٹھ پھیر کر میدان سے رخ موڑ لیا''۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بھی کبھی فراموش نہ کیجیے، جس میں اس نے کامیابی کے اسباب بیان فرمائے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ Oوَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ Oوَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (لأنفال: ۴۵-۴۷)

''اے ایمان والو! جب (کفار کی) کسی جماعت سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔ اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر چلو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو کہ (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ اور صبر سے کام لو کہ اللہ صبر کرنے والوں کا مددگار ہے۔ اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جو اتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے گھروں سے نکلے تھے اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے روک رہے تھے۔ اور اللہ نے ان کے سارے اعمال کو احاطے میں لیا ہوا ہے''

چنانچہ اگر ہمیں ان امور کی توفیق نصیب ہو جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ یقین رکھیے کہ آپ فتح و نصرت کے اس رستے پر گامزن ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم بشارت کے حق دار ہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشخبری دی کہ:

عصابتان من أمتي أحرزهما الله من النار عصابة تغزو الهند وعصابة تكون مع عيسى بن مريم عليه السلام

''میری امت میں سے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے بچا لیا ہے، ایک وہ گروہ جو ہند میں جنگ کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر لڑے گا''۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد و آله وصحبه وسلم

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

☆☆☆☆☆

تجدیدِ بیعت اور مقاصدِ جماعت

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ، (ترجمان جماعت قاعدۃ الجہاد، برصغیر)

الحمد لله رب العالمين ناصرِ المستضعفين والصلاة والسلامُ على إمام المجاهدين سيدِنا محمد و آله وصحبه وسلّم اجمعين، اما بعد :

قال الله تعالى :بعد اعوذُ بالله من الشيطان الرجيم

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (آل عمران:۱۰۳)

وقال الله تعالى :

هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (الأنفال ۶۲-۶۴)

وقال عزوجل:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ (الصف:۴)

عزیز مسلمان بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم تمام امتِ مسلمہ کو بالعموم اور پاکستان وہندوستان سمیت برصغیر کے مسلمانوں کو بالخصوص جماعت قاعدۃ الجہاد کی ایک نئی شاخ جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر کے قیام کی مبارک باد دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جماعت کو کتاب وسنت کے مطابق اعلائے کلمۃ اللہ کی توفیق عطا فرمائیں۔

یہ جماعت ایسے متعدد جہادی مجموعات کے متحد ہونے سے وجود میں آئی، جو ایک طویل عرصے سے جہاد وقتال میں مصروف تھے اور جنہوں نے اتحاد واتفاق اختیار کرنے کے الٰہی حکم، و اعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا پر لبیک کہا، اور اپنے محبوب امیر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی ہدایات کو عملی جامہ پہناتے ہوئے مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ کی قیادت تلے جمع ہونے کا مبارک فیصلہ کیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ شیخ مصطفیٰ ابو یزید، شیخ عطیۃ اللہ، شیخ ابو یحییٰ، استاد حسن گل، کمان دان بدر منصور، استاد فیض عمر اقدس رحمہم اللہ اور اُن تمام دیگر حضرات کو ڈھیروں اجر سے نوازیں، جن کی محنت، اخلاص اور قربانیوں سے یہ وحدت انجام پائی، اور جن کی توجہ اور رہ نمائی سے جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر کی فکری اور عملی بنیادیں رکھی گئیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس جماعت کو اُس مبارک رستے پر استقامت سے چلنے کی توفیق دیں، جس کے خدوخال مجددِ جہاد شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ اور محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے اپنے لہو سے واضح کیے، آمین!

اسی طرح ہم اس موقع پر اپنے شہید قائدین کو بھی اپنی بھرپور دعاؤں میں یاد کریں گے، جن کی تربیتِ بابرکت کے سائے میں اس خطے میں یہ موجودہ شجرِ جہاد پروان چڑھا، جن میں سرِ فہرست استاد امجد فاروقی، کمان دان اور استاد الیاس کشمیری، استاد ہارون (استاد عدنان بھائی)، کمان دان عبدالہادی فیصل، شیخ احسن عزیز اور ڈاکٹر ارشد وحید رحمہم اللہ ہیں۔

اور اس خوشی کے موقع پر ہمارے دل اپنے شہدا اور اسیر ساتھیوں کو بھی اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد کر رہے ہیں، جن کے خون اور قربانیوں کی برکت سے اس خطے میں آفتابِ جہاد اپنے پورے آب وتاب سے جگمگا رہا ہے۔ یا اللہ! آپ ان سب سے راضی ہو جائیے۔ یا اللہ! ہمارے قیدی ساتھیوں کو اپنی خاص رحمت سے، ہمارے ہاتھ سے رہائی دلا دیجیے، اور ہمارے شہدا کو اپنی جنتوں میں انبیاء، صدیقین، شہدا وصالحین کا ساتھ عطا فرما دیجیے۔

جماعت قاعدۃُ الجہاد برصغیر کے چند اساسی مقاصد یہ ہیں:

مقصد اول: امریکہ اور اس کی سرپرستی میں قائم عالمی نظامِ کفر کے خلاف جہاد کرنا، اس نظام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی سعی کرنا اور نظامِ کفر کے اس صنم کدے میں کلمہ توحید کو بلند کرنا، کیونکہ یہ ظالمانہ نظام ہی ہے جس کے ذریعے خلافتِ عثمانیہ توڑ کر اللہ کی زمین سے اللہ کی حاکمیت ختم کی گئی اور قبلۂ اوّل پر یہودیوں کا قبضہ ممکن ہوا، سرزمینِ حرمین پر امریکی اور ان کے آلۂ کار مسلط ہوئے، بوسنیا اور شیشان سے لے کر کشمیر اور برما تک مسلم سرزمینوں پر کفار کا قبضہ مستحکم ہوا، سرمایہ دارانہ سودی کاروبار نظامِ معیشت ٹھہرا، سیکولر جمہوری اصولوں پر مبنی نظامِ سیاست رائج ہوا، معاشرے سے اسلامی عقائد اور دینی معاشرت مٹتی چلی گئی اور یہ اس نظام ہی کا نتیجہ ہے کہ مسلم خطوں پر کفار کی آلۂ کار مرتد افواج اور دین دشمن حکمرانوں کی اجارہ داری مستحکم ہوئی۔

مقصد ثانی: نفاذِ شریعت اور اسلامی طرزِ زندگی کے احیا کے لیے سعی کرنا اور اس کے

لیے ہر وہ طریقہ اختیار کرنا جس کی طرف کتاب وسنت نے رہ نمائی کی ہے، جن میں سرِفہرست قتال فی سبیل اللہ ہے۔

مقصد ثالث: تمام مقبوضہ اسلامی سرزمینوں کی بازیابی اور بالخصوص برصغیر کی مظلوم مسلم اقوام کو آزادی دلانے کے لیے امتِ محمد یہ علی صاحبھا السلام کو بے دار کرنا، اس مقصد کے حصول لیے سر دھڑ کی بازی لگانا اور کسی ایسے قانون اور معاہدے کو رتی برابر حیثیت نہ دینا جو مسلمانوں سے آزادی کا حق چھینتا ہو اور انہیں فریضہ جہاد کی ادائیگی سے روکتا ہو۔

مقصد رابع: خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے قیام کے لیے جہاد کرنا......ایسی خلافت جس کے تحت ساری امت جمع ہو، جہاں مسلمانوں کی جان و مال، عزت وآبرو محفوظ ہو، جہاں خلیفہ وقت بھی علماءِ حق کی قربت کی تمنا کرتا ہو اور ان سے رہنمائی لے کر چلتا ہو، جہاں کمزور او رطاقتور، کوئی بھی احتساب سے بالا نہ ہو۔جس کی برکت سے مسلمان کسانوں کی زمینیں سونا اگلتی ہوں، مسلمان تاجر سودی شکنجوں اور ظالمانہ ٹیکسوں سے آزاد ہو کر اپنی تجارت کو فروغ دے سکتے ہوں، اور جہاں غریبوں اور مزدوروں کی محبت میں خلیفہ وقت بھی راتوں کو گشت کرتا ہو، حتیٰ کہ خلافت کی امان میں آجانے والا ذمی کافر بھی امن کے ساتھ زندگی گزار سکتا ہو۔

مقصد خامس: امارتِ اسلامیہ افغانستان کا دفاع کرنا......جو کہ پوری امت کی سطح پر احیائے خلافت کی امید، نوید، اور تمہید ہے، اس کی طرف آنے والے تیروں کو اپنے سینوں پر روکنا، اس کی تقویت ومضبوطی کے لیے ہر ممکن قدم اٹھانا اور تمام میسر وسائل سے اس کی نصرت کرنا۔

مقصد سادس: ایسا اسلامی معاشرہ قائم کرنا جہاں ظالم کا ہاتھ روک کر مظلوم کی مدد کی جاتی ہو، چاہے مظلوم کافر ہی کیوں نہ ہو...... ایسا معاشرہ، جہاں نیکیاں کرنا آسان اور منکرات کا ارتکاب مشکل ہو جائے......ایسا معاشرہ، جہاں عورت کو عزت واحترام کا مقام دیا جائے، جہاں اولاد والدین کی راہوں میں پلکیں بچھائے اور جہاں گھروں میں سکون ہو۔

ہماری محبوب امت کے مظلوم مسلمانو! مجاہدین کا مقصد ہے کہ انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر ان کے رب کی بندگی میں داخل کریں اور دیگر مذاہب اور نظاموں کے جبر، گھٹن اور ظلم میں پستی انسانیت کو اسلام کی رحمتوں اور برکتوں کی طرف نکال لائیں۔ یہ دعوت ادائیگی فرض کی دعوت ہے، ایسی دعوت جو مسلکی وفروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر جہاد کی طرف بلاتی ہے۔ اس دعوت پر لبیک کہنا اور اس جہاد میں شریک ہونا نہ صرف آپ کے دنیاوی سکون اور عزت والی زندگی کا ضامن ہے بلکہ اللہ کی طرف سے کامیاب مستقبل یعنی موت کے بعد ربّ کی جنتوں کی بھی نوید ہے۔ ارشادِ ربِ کریم ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اسْتَجِيبُواْ لِلّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُم لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (الانفال: ۲۴)

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی دعوت پر لبیک کہو، جب رسول تمہیں اس بات کی طرف بلائیں جس میں تمہاری زندگی ہے، اور جان رکھو! کہ اللہ انسان اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔ اور یہ کہ تم سب کو اسی کی طرف اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا''۔

☆ اس موقع پر جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر کے مجاہدین امیرِ محترم شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے ہاتھ پر بیعتِ جہاد کی تجدید کرتے ہیں اور ان کے ذریعے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کے ہاتھ پر اپنی بیعت کو بھی پھر سے تازہ کرتے ہیں، اور امیر المومنین نصرہ اللہ کو یہ یقین دہانی بھی کراتے ہیں کہ امارت اسلامی افغانستان کا دفاع ہم اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں اور ان شاء اللہ آپ ہمیں اس کی حفاظت وتقویت کے لیے کسی قربانی سے گریز کرنے والا نہیں پائیں گے۔

☆ اسی مناسبت سے دنیا کے دوسرے خطوں میں برسرِ پیکار مجاہدین، اور بالخصوص جماعت قاعدۃ الجہاد کی دیگر شاخوں سے تعلّق رکھنے والے، اللہ کے شیروں کے نام ہمارا یہ پیغام ہے کہ اے ہمارے محبُوب مجاہد بھائیو! القاعدۃ، برصغیر میں آپ کے بھائی احیائے خلافت اور ارضِ مقدس کی آزادی کی طرف گامزن اس مبارک سفر میں آپ کے ساتھ یک جان، دو قالِب ہیں۔ آپ ہمارے جسم کا حصّہ ہیں، ہم اللہ کے لیے آپ سے محبت رکھتے ہیں، ہماری سب دعائیں آپ کے ساتھ ہیں، آپ کی فتح ہماری فتح ہے اور آپ کی آزمائش، ہمارے لیے دکھ کا باعث ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اپنی دعاؤں، نصائح اور مشوروں سے ضرور ہماری رہ نمائی اور مدد ونصرت فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نصرت فرمائیں۔

☆ اس موقع پر ہم اپنے محترم علمائے کرام اور داعیانِ دین کو بھی یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ ہی کے فرزند اور آپ ہی کے شاگرد ہیں، جس قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں دلوں میں اتارنے کے لیے آپ دن رات محنت کرتے ہیں اسی قال اللہ اور اسی قال الرسول کو سیاست، عدالت، معیشت اور معاشرت کے میدانوں میں نافذ کرنے کے لیے ہم جہاد کرتے ہیں۔ ہم آپ کے دفاع اور حفاظت کو اپنا فرض جانتے ہیں، آپ کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں اور معاشرے پر علومِ شرعیہ کی سیادت کی بحالی کو مطلوبہ اسلامی تبدیلی کا بنیادی زینہ خیال کرتے ہیں۔ ہم آپ کی رہنمائی کے محتاج ہیں، قافلہ جہاد میں عملی شرکت کے منتظر اور آپ کی نصرت اور دعاؤں کے طالب بھی!

(بقیہ صفحہ ۱۸ پر)

19 جولائی: صوبہ میدان وردک..................صدر مقام میدان شہر..................مجاہدین کا افغان سیکورٹی فورسز کی چوکیوں پر حملہ..................8 فوجی ہلاک اور زخمی

طريقنا القتال

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ (امیر جماعت قاعدۃ الجہاد، برصغیر)

الحمد لله وحده الذی فضل المسلمين على العالمين بفرض عبادة القتال على أمة حبيبه صلى الله عليه وسلم الذى بعث رحمة للعالمين بأربعة سيوف لرفع كلمة الإسلام وتشييدها وتهوين كلمة الكفر و توهينها .ونشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له فى الخلق والأمر , ونشهد أن سيدنا ونبينا محمدا عبده ورسوله المبعوث بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله ,وعلى آله وأصحابه رهبان الليل وفرسان النهار .أما بعد فيقول الله عز وجال فی محكم التنزيل:

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا تُكَلَّفُ إِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا

وعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :بُعِثْتُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ بِالسَّيْفِ حَتَّى يُعْبَدَ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَجُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي.

سب سے پہلے، ہم اپنی پیاری امت کو جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر کے قیام کی مبارک باد دیتے ہیں اور ہم اللہ عزوجل سے دعا کرتے ہیں کہ یہ خبر مسلمانوں کے دلوں کو فرحت و سرور سے بھر دے اور کفار و مرتدین کے دلوں کو غیظ و غضب میں جلانے کی علامت بن جائے۔

ہم اس موقع پر جماعت قاعدۃ الجہاد کے امیر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی تجدید کرتے ہیں، اور آپ کے توسط سے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی بیعت کی بھی تجدید کرتے ہیں کہ ہم ہر معروف میں سمع و طاعت کریں گے، مسلمانوں کے رازوں کی حفاظت کریں گے اور خلافت کے قیام کے لیے قتال فی سبیل اللہ کے اس مبارک عمل کو جاری رکھیں گے، جس کو ہمارے رب نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض فرمایا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لاَ تُكَلَّفُ إِلاَّ نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَسَى اللَّهُ أَن يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُواْ وَاللّهُ أَشَدُّ بَأْساً وَأَشَدُّ تَنكِيلاً (النساء :)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ کے راستے میں قتال کیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو بس اپنے ہی ذمہ دار ہیں۔ کوئی جہاد میں نکلے یا نہ نکلے، آپ جہاد میں جایئے! جہاد کو جاری رکھیے، اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا: وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ، اور اہلِ ایمان کو قتال پر ابھارتے رہیے۔ جہاد کی دعوت دیتے رہیے! لیکن کوئی جائے یا نہ جائے کوئی نکلے یا نہ نکلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہی ذات کے مکلّف ہیں۔

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں سے قتال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا: لو خالفتنی یمینی لجاهدت بشمالی، ان سے قتال میں کوئی میرا ساتھ دے یا نہ دے میں ان سے قتال کروں گا، تنِ تنہا قتال کروں گا یہاں تک کہ میرے وجود کا آدھا حصّہ بھی میرے ساتھ اس قتال میں شریک ہونے سے انکار کر دے میں پھر بھی ان سے قتال کروں گا، جو شریعت کے ایک حکم کی ادائیگی سے بھی انکار کریں میں ان سے قتال کروں گا۔ فرمایا: لو خالفتنی یمینی لجاهدت بشمالی اگر میرا داہنا ہاتھ بھی میری مخالفت کرے، قتال میں میرا ساتھ چھوڑ دے میں پھر بھی قتال کروں گا!

اس کے بعد، تاریخ اسلام شاہد ہے اس امت کے علما دیوانہ وار جہاد کی دعوت دیتے رہے، اور پھر جتنی تعداد نے بھی لبیک کہا انہی کو لے کر اللہ کے دشمنوں کے مقابلے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ سو، سوال یہ ہے کہ تنِ تنہا یا بے سروسامانی کے عالم میں نکلنے سے کفر کا مقابلہ کیسے کیا جا سکتا ہے، کفر کو شکست کیسے دی جا سکتی ہے؟ اللہ خود ہی اسی آیت میں جواب دیتا ہے:

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَكُفَّ بَأْسَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَاللَّهُ أَشَدُّ بَأْسًا وَأَشَدُّ تَنْكِيلًا

اللہ کافروں کی جنگ کا زور توڑ دے گا، تمہارے اس بے سروسامانی کے عالم میں نکلنے کا یہ اثر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں کی جدید ٹیکنالوجی پر رعب طاری کر دے گا۔ ان کی فوج باقی ہوگی، ان کی قوت باقی ہوگی، ان کے ڈرون رات دن تمہارے سروں پر منڈلاتے ہوں گے، ان کے بحری بیڑے موجود ہوں گے، لیکن اگر تم میرے بھروسے پر، میرے حکم کو پورا کرتے ہوئے قتال کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس سب کے باوجود ان کے لڑنے کے عزم کو توڑ دے گا، ان پر خوف طاری کر دے گا۔ بس شرط یہ ہے کہ اس قتال کو کسی حال میں نہ چھوڑنا۔ انفروا خفافاً وثقالاً، ہر حال میں اللہ کے راستے میں نکلنا، اس قتال کے راستے میں نکلنا، یہ قتال کرتے رہنا، اللہ تعالیٰ روس جیسی سپر پاور کا غرور خاک میں ملائے گا، پھر دنیا کا خدا بن جانے والا امریکہ ایسا ذلیل ہوگا کہ امریکہ کی عبادت کرنے والے

20 جولائی: صوبہ فاریاب..................ضلع قیصار..................مجاہدین کا افغان فوجیوں کے خلاف آپریشن..................7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

بھی اس کی خدائی میں شک کرنے لگیں گے۔ بس تم قتال کے عمل کو جاری رکھنا، پھر دنیا کی سیاست اُلٹ جائے گی، طاقت کے محور بدل جائیں گے، دوستی و دشمنی کے معیار تبدیل ہوجائیں گے، دنیا کے نقشے پلٹ جائیں گے، اقوامِ متحدہ کی لکیریں قتال کی ضربوں سے مٹادی جائیں گی، طاقت کے نشے میں چُور پیش قدمی کرتی کفریہ طاقتیں میدان چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہوجائیں گی۔ اور جان رکھو! اے ایمان والو جان رکھو! اللہ کا یہ وعدہ قیامت تک ہے۔ جی ہاں، چودہ سو سال بعد بھی اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ تروتازہ ہے کہ قتال کرو گے تو اللہ اس کے ذریعے سے کفر کو شکست عطا فرمائے گا......!

جو چاہے اپنی آنکھوں سے دیکھ لے، اللہ نے اس قتال کے عمل میں کیسی قوت رکھی ہے! ہم سے افغانستان چھیننے کا خواب دیکھنے والا امریکہ آج کھلی آنکھوں کتنے افغانستان بنتے دیکھ رہا ہے۔ کل تک اپنی آمد کی دھمکی سے ڈرانے والا فرعون آج ہمارے بلانے کے باوجود بھی صومالیہ، یمن اور شام میں آنے سے خوف کھا رہا ہے۔ اے میری امت کے نوجوانو! آنکھیں کھول کر دیکھو! اسلام کے عروج کا دور شروع ہو چکا، دنیا کے نقشے اور ان کی قوتیں تبدیل ہو رہی ہیں، صفیں اور لشکر بہت واضح انداز میں تقسیم ہو رہے ہیں۔ پہاڑوں میں مجاہدین موجود ہیں، سمندروں میں ان کی یلغار ہے، فضائیں توحید کے نعروں سے گونج رہی ہیں۔ ذرا دنیا کا نقشہ اٹھا کر تو دیکھئے! افغانستان میں اللہ تعالیٰ نے تاریخ کی عظیم الشان فتح سے نوازا ہے۔ خلیج عدن جو کہ نہر سویز میں مغربی ملکوں کے داخلے کا راستہ ہے وہاں یمن کے مجاہدین علم وحکمت کے ساتھ قتال کے میدان سجائے ہوئے ہیں۔ دوسری جانب اسی بحری گزرگاہ پر صومالیائی مجاہدین کی یلغار جاری ہے پھر بحرِ متوسط (میڈی ٹیرینین) میں مصر، لیبیا، الجزائر، تیونس، تک دیکھئے ان سب جگہوں پر مجاہدین غلبے کی حالت میں ہیں اور تیونس کے ساحل سے اٹلی کے ساحل کا فاصلہ کچھ اتنا زیادہ بھی نہیں صرف ڈیڑھ سو کلومیٹر ہے!

اللہ نے قتال کو اس امت پر اسی لیے فرض فرمایا کہ اس کے ذریعے سے کفر کا غلبہ توڑا جائے اور خلافت قائم کی جائے۔ اللہ کا دین نافذ کیا جائے۔ سارا کا سارا دین، سارا کا سارا نظام اللہ والا بنا دیا جائے......اللہ تعالیٰ نے اپنی سچی کتاب میں اعلان فرمایا :

وَقَـاتِـلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه فَإِنِ انتَهَوْاْ فَإِنَّ اللّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (الأنفال: ٣٩)

ان سے قتال کیجیے! صرف ایک سال کے لیے نہیں، صرف دو سال یا چند سال کے لیے نہیں بلکہ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ کفر اور تمام غیر اسلامی نظاموں کا غلبہ ٹوٹ جائے اور شریعت مکمل نافذ ہوجائے۔ اللہ نے فرمایا وَيَـكُـونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ سارا کا سارا نظام اللہ کا، یعنی اس کی مرضی کے مطابق ہوجائے، اللہ والا ہوجائے، قرآن والا ہوجائے، ایسا بھی ہمیں منظور نہیں کہ کچھ اسلامی اور کچھ کفریہ بلکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَيَـكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ، سارا کا سارا نظام، سو فیصد نظام اللہ والا ہوجائے، قرآن والا ہوجائے......

لہٰذا جان لینا چاہیے! کہ ہم اور دنیا کا ایک ایک مجاہد اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک اس دنیا سے کفر کا غلبہ اور اس کی قوت ٹوٹ نہ جائے اور اللہ کا قرآن نافذ نہ ہوجائے، اس لیے کہ اللہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ قرآن دے کر بھیجا ہی اس لیے ہے کہ تمام نظاموں کو مٹا کر اس قرآن کے نظام کو دنیا میں نافذ کر دیا جائے۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (الصف: ٩)

یہ کتاب دے کر، یہ ہدایت دے کر، میرے آقا کو اس لیے بھیجا گیا کہ قرآن کا نظام غالب ہوگا، قرآن سب سے اوپر رہے گا، اس کی حاکمیت قائم رہے گی۔ اس کو اس لیے دے کر نہیں بھیجا کہ اس کے مقابلے میں انگریز کا نظام اوپر رہے گا، ہندو کا نظام اوپر رہے گا، پارلیمنٹ کا نظام اوپر رہے گا۔ نہیں نہیں! لِيُـظْهِـرَهُ عَـلَـى الدِّينِ كُلِّهِ، میرے رب کا نظام قائم رہے گا، میرے رب کا نظام غالب رہے گا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا نظام اس دنیا میں غالب رہے گا، سب سے اوپر رہے گا لِيُـظْهِـرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَـرِهَ الْمُشْرِكُونَ، اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نظام اسی لیے دے کر بھیجا ہے!

سوائے میرے مجاہد بھائیو! یہ قتال جاری رہنا چاہیے! اگر اللہ کی رضا چاہتے ہو، یہ قتال جاری رہنا چاہیے! اگر کفر کا زور توڑنا چاہتے ہو، یہ جہاد کے ترانے گونجتے رہنے چاہئیں! اگر اس دین کا نفاذ چاہتے ہو، اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت چاہتے ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عزت محفوظ دیکھنا چاہتے ہو، یہ قتال تھمنے نہ پائے، قدم سست نہ ہوجائیں، یہاں تک کہ یا تو ہمارے سرتنوں سے جدا کر دیے جائیں، ہمارے جسموں کی بوٹیاں یوں فضا میں بکھر جائیں جیسے ہم سے پہلے ہمارے اساتذہ اور ہمارے دوستوں کی بکھر گئیں، یا اللہ ہمیں فتح عطا فرمادے......اس سے پہلے قتال تھمنا نہیں چاہیے......!

رب کعبہ کی قسم! فتح تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین ہی کو ملے گی، باقی تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہی رہے گا، اسی نظام کو غالب آنا ہے! پھر اے مسلمانو! زبانوں پر مایوسی کے جملے تمہارے اسلاف کی شان نہیں، قرآن کھول کر دیکھئے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُواْ لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَمَا ضَعُفُواْ وَمَا اسْتَكَانُواْ وَاللّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ (آل عمران: ١٤٦)

20 جولائی: صوبہ غزنی......سرفراز قلعہ......مجاہدین کا حملہ......6 فوجی ہلاک اور ایک چوکی تباہ

کتنے ہی نبی تھے جن کے ساتھ مل کر اللہ والوں نے قتال کیا، سو جو قتال کے راستے میں مشکلات آئیں، تھکاوٹیں آئیں، زخمی ہوئے، زخموں سے چور چور ہو گئے، جسموں کی بوٹیاں بوٹیاں ہو گئیں، پاوں میں چھالے پڑ گئے......فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ......تو وہ نہ کمزور ہوئے......وَمَا ضَعُفُوا......اور نہ دشمن سے جنگ کر کر کے تھکاوٹ کا شکار ہوئے۔ ایک سال نہیں، دو سال نہیں، دس سال نہیں، چالیس چالیس سال تک جہاد کرتے رہے اور دشمن کے سامنے تسلیم نہیں ہوئے......وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ......اللہ تو ایسے ہی دیوانوں کو پسند فرماتا ہے، اللہ ایسے ہی جمنے والوں سے محبت کرتا ہے، اللہ ایسے ہی ڈٹا رہنے والوں سے محبت کرتا ہے، کہ ساری دنیا آ جائے، چالیس ملک آ جائیں، پینتالیس ملک آ جائیں، سارے لشکر کفار آ جائیں، مدینے کا محاصرہ کر لیں......لیکن وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا یہ نہ تھمتے ہیں، نہ رکتے ہیں، نہ سست ہوتے ہیں۔ ان کے بازووں میں بجلیاں کوندتی رہتی ہیں، کوندتی رہتی ہیں، دشمنوں پر برستی رہتی ہیں......وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ......اللہ آسمانوں میں ان کی محبت کا اعلان فرماتا ہے!

دنیا بھر میں موجود میرے مجاہد بھائیو! خصوصاً برصغیر میں نفاذ شریعت کے لیے جہاد کرنے والے میرے مجاہد بھائیو! تمہیں بھی اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنا ہے، یہ چودہ سو سالہ سنہری تاریخ ہے، قربانیوں کا تسلسل ہے، اسیری کا تسلسل ہے، زندان تم ہی سے بھرے گئے، قید خانے تم ہی سے آباد ہوئے، کنووں کے اندر تمہیں ہی قید میں ڈالا گیا، تمہارے ہی پاؤں میں زنجیریں ڈالی گئیں، تم ہی پر کوڑے برسائے گئے...... یہ تمہارے ہی اسلاف کی لمبی فہرست ہے۔ ماضی قریب میں دیکھ لیجیے......سید احمد شہیدؒ ہیں، شاہ اسمٰعیل شہیدؒ ہیں، اور آگے آ جایئے، شیخ عبداللہ عزامؒ ہیں، یہ شیخ اسامہ بن لادنؒ ہیں جنہوں نے دنیا کو جہاد کی دعوت دی، دنیا کے فرعون کو للکارا، خدا بن جانے والے فرعون کو للکارا۔ یہ ملا بورجانؒ ہے، یہ ملا داد اللہؒ ہے، یہ شیخ ابو مصعب زرقاویؒ ہے، یہ مفتی نظام الدین شامزئیؒ ہے؛ جس کے قلم نے کفر کے اعوانوں میں لرزہ طاری کر دیا۔ یہ غازی عبدالرشید شہیدؒ ہے جس نے ایسی داستان رقم کی، ایک نئی تاریخ رقم کی، شہادت کا ایسا انداز پایا کہ کفر بلک اٹھا۔ یہ شیخ انور العولقیؒ ہے، جس کے بیانات نے نوجوانوں کے دلوں کو گرما دیا، انہیں شہروں کو چھوڑنے پر مجبور کر دیا......اللہ کے دین کے لیے قربان ہو جانے والے مجاہدین اور علما کا خون تمہیں پکار رہا ہے کہ اے اللہ کے راستے میں اپنی جوانیاں لٹانے والو! اے امت کے غم کو اپنے دل میں سجانے والو! اسلام کے چراغ کو اپنے لہو سے جلانے والو! راستے کی طوالت کہیں تمہارے قدموں پر سستی طاری نہ کر دے! نفاذِ شریعت کی منزل کا دور نظر آنا کہیں تمہارے اوپر مایوسی طاری نہ کر دے۔ اللہ اعلان فرما رہا ہے......وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ......اللہ جم جانے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

سوائے مجاہدو! 'شریعت یا شہادت' کا جو نعرہ آپ نے لگایا ہے اب اس کے نفاذ کا وقت آ پہنچا۔ یقین کر لیجیے! اللہ نے اپنے دین کی فتح کے فیصلے کر دیے۔ اب کلمہ توحید کو سرحدوں میں قید نہیں کیا جا سکے گا۔ اس کے مقابلے میں جو بھی قوت، جو بھی سرحد، جو بھی لکیر آئے گی، توحید کے فرزندوں کے پیروں تلے روندی جائے گی۔ کفر یہ دیواریں گرا چاہتی ہیں، جاہلی تہذیب کے رنگ برنگے بتوں پر لرزہ طاری ہے۔ کفر کا یہ عالمی بت اپنی آنکھوں سے گرتا دیکھنا! توحید کے متوالوں کا جو خون اس گلشن کو سیراب کرنے میں گرا، ہر مسلک، ہر زبان، ہر خطے کے اہلِ ایمان کا خون گرا......عربوں کا گرا، آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خون گرا، صحابہؓ کی اولاد کا خون گرا، قومِ افغان نے اپنے لہو کے دریا بہا دیے، برصغیر کے مسلمانوں کے خون نے دین کی آب یاری کی......اور تو اور اس کلمے کو سربلند کرنے کے لیے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی بیٹیوں نے بہادری کی وہ داستانیں رقم کیں کہ حضرتِ خولہ و خنساء حضرتِ سمیہ و زنیرہ رضی اللہ عنہن کی یادیں تازہ کر دیں۔ ان بہنوں نے اس کلمے کی سربلندی کی خاطر ہجرت کی۔ دنیا بھر سے مسلم خواتین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی خاطر عیش و آرام کو چھوڑ کر خطہ خراسان کے پہاڑوں کو اپنا نشیمن بنایا۔ نفاذِ شریعت کی اس راہ میں جامعہ حفصہ کی طالبات کے جسموں کو سفید فاسفورس سے جلا دیا گیا، ماؤں کے لعل قید خانوں میں غائب کر دیے گئے......

کیا یہ سب رائیگاں چلا جائے گا......؟ نہیں! ہرگز نہیں! اس رب کی قسم جس کی بادشاہت میں کسی کو دخل نہیں...... یہ لہو ضرور رنگ لائے گا۔ صرف پاکستان ہی نہیں، بلکہ یہ کاروانِ جہاد ہندوستان کی خونی لکیروں کو روندتا ہوا دہلی تک جائے گا! اوراے کافرو! جان لو! ہمارے پاس ایسے دیوانے بھی ہیں، جو دہلی سے بھی آگے بڑھ کر ڈھاکہ و برما تک اسلامی نظام کی بہاریں لے جانے کا عزم رکھتے ہیں۔

ہمارے ان مجاہد ساتھیوں میں سے جو اس وقت موجود ہیں، جس جس نے طبعی عمر پائی، ان شاء اللہ وہ اس کارواں میں شامل ہو گا، جو پورے برصغیر کو اسلامی برصغیر میں تبدیل کرے گا۔ آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیجیے گا، ہم رہے یا نہ رہے، لیکن اسی نسل کے ہاتھوں اللہ رب العزت ضرور فتح عطا فرمائے گا۔

یہ قربانیوں کا چالیس سالہ تسلسل ہے، قربانیوں کی ایک طویل زنجیر ہے جو سرزمینِ خراسان سے چل کر مراکش تک پہنچ چکی ہے۔ یہ پیلا خون نہیں تھا، یہ امت کے ان غیرت مند جوانوں کا خون تھا، جن کی رگ رگ میں دینی حمیت و غیرت بجلی بن کر دوڑتی تھی۔ سو یاد رہے! یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا! یہ اللہ والوں کا خون ہے، یہ اللہ کے دوستوں کا خون ہے، یہ انقلاب لائے گا، یہ اسلام کی بہاریں لائے گا......!

سوائے برصغیر میں بسنے والے میرے مسلمان بھائیو! ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں، شریعت یا شہادت تک یہ جنگ جاری رہنی چاہیے۔ یہ بات شرافت و

20 جولائی: صوبہ نیمروز...............ضلع چخانسور...............مجاہدین کے چوکیوں پر حملے...............8 اہل کار ہلاک...............مجاہدین نے بھاری ہتھیار بھی اپنے قبضے میں لے لیے

مردانگی کے خلاف ہے کہ مسلمان بہنیں میدانِ ہجرت و جہاد میں ڈٹی ہوئی ہیں اور آپ جوان ہوکر مایوسی کا شکار ہونے لگے۔چھوٹے چھوٹے بچے اسلام کی فتح اور کفر کی شکست کے نعرے لگاتے ہیں اور آپ جوان ہوکر اس بحث میں پڑ گئے کہ ہمارا کیا ہوگا......!!

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی قسم!اس عالمی کفریہ نظام کو اب ٹوٹنا ہی ہوگا، امریکہ کو میدان چھوڑنا ہی پڑے گا، کرائے کی مرتد افواج کو اب میدان سے بھاگنا ہی ہوگا۔لفاظی، پروپیگنڈہ، جھوٹ، مکر وفریب سب ناکام ہوئے۔ملین ٹریلین ڈالر کا بجٹ سب بے کار گیا۔ملٹی نیشنلز کی کرائے کی فوجیں بزدلی کی تاریخ پیچھے چھوڑ کر بھاگ نکلیں۔میرے رب نے سچ فرمایا :

إِنَّ الَّـذِيـنَ كَـفَـرُواْ يُـنـفِـقُـونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّواْ عَن سَبِيلِ اللّهِ فَسَيُـنـفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِينَ كَفَرُواْ إِلَى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ(الأنفال: ٣٦)

بے شک کفار اپنے مال خرچ کرتے ہیں تا کہ اللہ کے راستے سے روکیں سو وہ عنقریب خرچ کریں گے،لیکن خرچ کرنے کے بعد جب تخمینہ لگائیں گے تو سر پکڑ کر بیٹھ جائیں گے کہ حاصل کچھ بھی نہ ہوسکا۔ان اسلام کے پروانوں کو ہم ختم نہیں کرسکے۔ہم اسامہ بن لادن کی فکر کو ختم نہیں کرسکے......میرے رب نے اعلان فرمایا......ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ...... پھر شکست کھا جائیں گے۔

یہ اس دین کے چراغ کو مٹانے کے لیے جتنے چاہیں عالمی اتحاد بنالیں...... ہمارے رب نے اعلان کیا:

لِيَمِيزَ اللّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعاً فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ أُوْلَـئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ (الأنفال:٣٧)

ان کے اتحاد، ان کی ذہانت، یہ ان کی کامیاب پالیسی نہیں بلکہ اللہ نے ان کی عقلیں ماردی ہیں۔یہ اور ان کے اتحادی اس لیے جمع ہوتے ہیں تا کہ اللہ ناپاک لوگوں کو پاک لوگوں سے الگ کردے۔دنیا کو معلوم ہوجائے کہ کون کس کا اتحادی ہے۔کون بھارت کے خلاف جہاد کرتا ہے اور کون بھارت سے معاہدوں پر راضی ہوجاتا ہے؟ کون ہندو کو اپنا ازلی دشمن سمجھتا ہے اور کون مسلمانوں کے قاتلوں کی گردنوں میں ہار ڈالتا ہے؟ اللہ دنیا کو ضرور دکھلائے گا!ہمیں معلوم ہے ہمارے خلاف زبانیں چلیں گی،ہم پر الزامات لگائے جائیں گے،مگر ہم بھی وہی نعرہ لگائیں گے جو ہمارے پیارے صحابہؓ نے لگایا...... حسبنا الله ونعم الوكيل......حسبنا الله ونعم الوكيل......زبانیں جتنی بھی چلیں......ہمارے خلاف جتنا بھی پروپیگنڈہ کیا جائے......جو بھی الزام ہم پر لگایا جائے اللہ حقیقت دنیا پر ضرور کھول دے گا......اور تمام ناپاکوں کو ایک ساتھ جمع کرکے ایک ساتھ ہی جہنم کا ایندھن بنادے گا۔اللہ تعالیٰ آگے فرماتے ہیں:

قُل لِلَّـذِينَ كَفَرُواْ إِن يَنتَهُواْ يُغَفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِنْ يَعُودُواْ فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الأَوَّلِينِ (لأنفال: ٣٨)

''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)!ان کافروں کو کہہ دیجئے، اگر اب بھی یہ اسلام دشمنی اور اپنے کفر سے باز آجائیں،توبہ کرلیں اور اسلام قبول کرلیں تو ان کے پچھلے سارے گناہ معاف کردیے جائیں گے،اور اگر یہ باز نہ آئے تو پہلے والوں کی سنت گزر چکی''۔

لہٰذا ہم بھی اپنے رب کی یہی آیت تمام عالمی کفریہ طاقتوں اور مرتدین کو سناتے ہیں، ہندوستان کے مشرکین کو سناتے ہیں کہ تم اپنی اسلام دشمنی،اور مسلمانوں پر ظلم سے باز آجاؤ۔یہی تمہارے لیے بہتر ہے۔ورنہ اگر تم باز نہ آئے تو اللہ کی مدد سے ہم اللہ کا کوڑا بن کر تم پر برسیں گے۔اگر تم اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر ایسے جواں مردوں کو بھیجیں گے جو نفاذِ شریعت کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگادیں گے، جانوں کے سودے کردیں گے،موت کو خوشی خوشی گلے لگالیا کریں گے۔اس کے نظام کو غالب کرنے کے لیے، اس کی شریعت کو نافذ کرنے کے لیے، اللہ ایسے دیوانے پیدا فرمائیں گے کہ عشقِ الٰہی ان کے سینوں میں موجیں مارتا ہوگا، اپنے رب سے ملاقات کے لیے وہ ایسے تڑپتے ہوں گے جیسے اے کافرو!تم شراب کے لیے تڑپتے ہو۔وہ عشق وجنوں کی ایسی تاریخ رقم کریں گے کہ تاریخ بھی عش عش کر اٹھے گی، اہلِ عشق،عشق کے قرینے ان سے سیکھیں گے، اہلِ وفا اپنی وفا پر ندامت محسوس کیا کریں گے۔یہ وہ دل والے ہوں گے جو اللہ کی محبت اس کے دین کی محبت اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جسموں پر بارود سجا کر زبان سے نعرہ توحید لگا کر تمہاری صفوں کو الٹ کر رکھ دیں گے۔بارود سے بھری گاڑیاں لے کر اللہ کے دشمنوں کی صفوں میں اس ناز و انداز سے گھس جایا کریں گے کہ جنت کی حوریں بھی ان پر رشک کیا کریں گی۔یہ موت کے پیچھے اس طرح بھاگنے والے ہوں گے جس طرح تم موت سے خوف کھا کر بھاگتے ہو۔ان کے کٹ مرنے کے انداز سے تمہاری ساری تربیت،ساری ٹیکنالوجی،ساری اسٹریٹیجی ریت کا ڈھیر ثابت ہوگی۔فَقَدْ مَضَتْ سُنَّةُ الأَوَّلِينِ......یہ اللہ کی سنت ہے اور ہم اپنے رب کی سنت کو دہراتے رہیں گے یہاں تک کہ تمہارے کفریہ نظام کے بت کو پاش پاش کرکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام دنیا میں نافذ کردیں!تم دنیا میں امن کا نعرہ لگا کر دنیا کو دھوکہ دیتے ہو۔تمہارے کفریہ نظام کے ہوتے ہوئے امن کیونکر قائم ہوسکتا ہے؟ یہ تو خود ہی فساد کا سر چشمہ اور شیطان کا کھلونا ہے۔

ہم ساری انسانیت کو دعوت دیتے ہیں کہ پوری تاریخ انسانیت کا مطالعہ کیجیے۔دنیا میں جب بھی امن آیا، اللہ کی کتاب کے قائم ہونے سے آیا، اللہ کی کتاب کے

21 جولائی:صوبہ پکتیکا..................صدر مقام..................ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ..................ایک فوجی گاڑی تباہ..................5 فوجی ہلاک

نافذ ہونے سے آیا۔ چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کیجیے۔ اس میں کس نے دنیا کو امن دیا اور کس نے اس دنیا کو فساد سے بھر دیا؟ جب تک دنیا کی قیادت ہمارے ہاتھ میں رہی ہم نے دنیا کو امن دیا یہاں تک کہ خلافت کے سائے میں رہنے والا ذمی کافر بھی امن سے رہتا تھا۔ اے اللہ کے دشمن یہودیو! ہمارے پاس تو وہ نظام ہے کہ تمہیں یورپ سے مار کر نکالا گیا تھا لیکن یہ اسلامی خلافت ہی تھی جس نے تمہیں نہ صرف پناہ دی بلکہ امن وامان بھی تمہیں عطا کیا اگرچہ تم نے پھر بھی ہمارے ساتھ غداری وخیانت کی! اے ہندوستان کے مشرکو! یہ ہمارا ہی اسلامی نظام تھا جس نے تمہیں انسانیت سکھائی، جینے کا سلیقہ عطا کیا۔ ورنہ تم تو وہ ہو جو اپنی عورتوں کو زندہ چتاؤں میں جلا دیا کرتے ہو۔ عورت کو باپ کی وراثت میں حصہ نہیں دیتے۔ پتھروں، سانپ، بچھوؤں اور جانوروں کے گوبر کو تم معبود بنا لیتے ہو۔

لہٰذا ہندوستان و پاکستان کے مسلمان بھی جان لیں اور کافر بھی سن لیں! اس دنیا کو اگر امن مل سکتا ہے، سکون مل سکتا ہے تو وہ ایک ہی دین ہے، ایک ہی نظام ہے...... اس دنیا کے بادشاہ کا نظام، اس کائنات کو چلانے والے کا نظام، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا نظام، ورنہ اس کے علاوہ نہ کبھی پہلے امن ہوا اور نہ اس کے بعد تم امن قائم کر پائے۔ بلکہ خلافت کی کمزوری اور توڑنے کے صرف بیس سال کے عرصے میں تم نے دو عالمی جنگیں اس دنیا کو تحفے میں دیں! دنیا کو فساد سے تم نے بھرا، انسانیت کو ظلم کی چکی میں تم پیستے ہو، اپنے تجارتی مفادات کے لیے، اپنے شیطانی مفادات کے لیے تم دنیا کو جنگوں کا ایندھن بناتے ہو اور فوجیں کرائے پر لے کر ہمارے مقابلے پر بھیجتے ہو! سو ہم تمہیں خبردار کرتے ہیں کہ تم اپنے ناپاک شیطانی منصوبوں کی خاطر دنیا کو ظلم کی چکی میں نہ پیسو۔ باز آجاؤ! اے اللہ کے دشمنو! تم باز آجاؤ، ورنہ کان کھول کر سن لو:

بڑھ رہے ہیں تمہارے قلعوں کی طرف،
موت کے کچھ بگولے کچھ آتش فشاں
جراتوں کے دھنی ہمتوں کے نشاں،
کچھ ابابیل ایسے شہیدی جواں
لو تباہی کا اپنی تماشا کرو!
عمر باقی ہے جو زخم دھوتے رہو، خود پہ روتے رہو
ذلتوں کا یہ زہراب پیتے رہو، روز مرتے رہو روز جیتے رہو
ہم پہ روئیں ہماری ہی مائیں سدا، ہم نے تم کو اگر ______ خوں رُلایا نہیں!
روند کر اہلِ ایمان کی بستیاں، کیسی جنت بسانے کے خوابوں میں ہو؟؟؟
یہ تو ممکن نہیں عیش سے تم رہو!
سن لو......!
یہ تو ممکن نہیں عیش سے تم رہو، اور ملّت ہماری عذابوں میں ہو!
منتظر اب رہو!
منتظر اب رہو!

قُلْ هَلْ تَرَبَّصُونَ بِنَا إِلاَّ إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ أَن يُصِيبَكُمُ اللّهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِندِهِ أَوْ بِأَيْدِينَا فَتَرَبَّصُواْ إِنَّا مَعَكُم مُّتَرَبِّصُونَ (التوبة: ٥٢)

واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

☆☆☆☆☆

بقیہ: تجدیدِ بیعت اور مقاصدِ جماعت

☆ اس موقع پر ہم پاکستان میں برسرِ پیکار اپنے مجاہد بھائیوں کو بھی یہ پیغام دیتے ہیں، کہ شہدائے لال مسجد کی عظیم قربانی کے بعد محسن امت شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے حکم پر 'شریعت یا شہادت' کا شعار لے کر جس قتال میں ہم اترے تھے، ہم اس کو پہلے سے زیادہ قوت کے ساتھ جاری رکھنے کے عزم کی تجدید کرتے ہیں، اور یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہ مبارک جہاد مسلمانانِ برصغیر کے نعرے "پاکستان کا مطلب کیا، لا الہ الا اللہ" کو عملی جامہ پہنانے کا اصل راستہ، غزوہ ہند کا دروازہ، اور امارتِ اسلامی افغانستان کا دفاع ہے۔

☆ یہاں ہم اس خطے میں موجود دیگر جہادی تحریکات کی طرف بھی نیک نیتی اور تعاون علی الخیر کا ہاتھ بڑھاتے ہیں اور انہیں یہ یقین دلاتے ہیں کہ آپ کے ساتھ ہمارا تعلق محبت واخوت اور نیکی کے کاموں میں باہمی تعاون ونصرت پر مبنی ہوگا اور اللہ سے قوی امید ہے کہ جماعت قاعدۃ الجہاد برصغیر کا وجود آپ کے لیے خیر اور تقویت کا سبب ہو گا، ان شاءاللہ۔

یا اللہ! ہماری قوم کو اسلام کی بہاریں دکھلا دیں، اس خطے کو شریعت کی ٹھنڈی چھاؤں اور امن سے نواز دیں۔ یارب! دین کی سربلندی، امت کی راحت اور مسلمانوں کی خیرخواہی کے لیے جو بندے میدان جہاد میں ہیں، اللہ ان کی کمزوریوں کی اصلاح فرما دیں، ہدایت پر انہیں قائم رکھیں اور ان کی نصرت فرمائیں۔ یاالٰہی! جو لوگ آپ کی شریعت کو معطل کر کے اس سرزمین کو لادینیت اور ظلم وفساد سے بھرنے کے درپے ہیں، انہیں اپنے مجاہد بندوں کے ہاتھوں مغلوب فرما دیں۔ آمین ثم آمین۔

رَبَّنَا لاَ تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلاَ تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلاَ تُحَمِّلْنَا مَا لاَ طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلاَنَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه محمد آله واصحابه اجمعين

☆☆☆☆☆

21 جولائی: صوبہ ہلمند...............ضلع لشکر گاہ...............ایک فدائی مجاہد نے اپنی بارود بھری گاڑی پولیس چیف کے قافلے سے ٹکرا دی...............9 پولیس اہل کار ہلاک اور 2 ٹینک تباہ

غزہ کی ۵۲ روزہ جنگ اور حاصل ہونے والے اسباق

رب نواز فاروقی

۷ جولائی ۲۰۱۴ء کو غزہ کی پٹی پر مسلط کردہ اسرائیلی فوج کی جنگ ۲۶ اگست کی شام تک باون روز جاری رہی۔ اسرائیل نے وسط جون میں مغربی کنارے میں ۳ یہودی آبادکاروں کے قتل کو بہانہ بنا کر غزہ پر حملے شروع کر دیے، اس عرصے میں صہیونی فوج نے غزہ کی پٹی پر مجموعی طور پر ۵۲۶۳ فضائی، زمینی اور بحری اطراف سے حملے کیے۔ آخر کار حماس اور اسرائیل کے درمیان یہ معاہدہ مصر نے کروایا جس کا اعلان محمود عباس نے کیا جو فلسطین اتھارٹی کا صدر اور بہائی مذہب کا پیروکار ہے۔ معاہدے کی تفصیل یہ ہے غزہ کا حصار مکمل طور پر ختم کیا جائے گا، غزہ میں داخل ہونے کی تمام گزرگاہوں کو کھول دیا جائے گا، حکومتی نگرانی میں تعمیراتی سامان کو غزہ میں لانے کی اجازت دی جائے گی، غزہ میں ایک بندرگاہ بنائی جائے گی، ایک مہینے کے بعد اس کی فنی اور ادارتی امور پر مکمل بحث ہوگی، ایک سال کے اندر بجلی کا بحران ختم کر دیا جائے گا، ایک مہینے کے بعد قیدیوں کا تبادلہ کیا جائے گا، سمندر میں پہلے ۶ میل پھر ۹ میل اور پھر ۶ مہینے کے بعد ۱۲ میل تک شکار کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ حماس کے ترجمان سامی ابو زھری نے جماعت کا باضابطہ موقف جاری کرتے ہوئے کہا:

> ''منگل ۲۶ اگست کو فلسطینی مزاحمتی تنظیموں اور قابض اسرائیلی حکومت کے درمیان غزہ کی پٹی میں ایک طویل المیعاد جنگ بندی کا معاہدہ طے پایا ہے، یہ معاہدہ فلسطینی قوم کی امنگوں کے مطابق طے پایا ہے، اس لیے اسے قوم کی فتح و نصرت قرار دیا جائے گا''۔

اس باون روزہ جنگ کی نمایاں خصوصیات اور واقعات:

۱۔پہلی بار اسرائیل کا اتنازیادہ نقصان ہوا:

۲ اگست کو اسرائیلی کابینہ کے اجلاس میں حالیہ جنگ میں اب تک اسرائیلی فوج کے نقصانات کی یہ رپورٹ پیش کی گئی۔

۴۹۷ سپاہی مردار، ۱۱۳ آفیسرز مردار، ۸۷۹ سپاہیوں کو گہرے زخم پہنچے، ۳۶۲ آفیسرز شدید زخمی جبکہ ۳۱۱ سپاہیوں نے اپنے آپ کو گولی ماردی۔

اس جنگ میں اللہ پاک کی نصرت سے مجاہدین نے یہودی کالونیوں پر مجموعی طور پر ۳۳۶۰ راکٹ داغے، جن میں صرف ۵۸۴ راکٹ آئرن ڈوم کی مدد سے اپنے ہدف تک پہنچنے سے قبل ہی فضا میں تباہ کیے جا سکے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب میں مجموعی طور پر اب تک ۱۱۲ داغے گئے جن میں سے ۶۰ راکٹ آئرن ڈوم کی مدد سے راستے میں تباہ کر دیے گئے جب کہ ۵۲ راکٹ کھلے علاقوں میں گرے ہیں۔ مجاہدین نے خفیہ سرنگوں کا نیٹ ورک قائم کر کے اسرائیلی فوج کے ناک میں دم کیا ہے۔ اسرائیل کی حدود میں بھی کئی مقامات پر گاڑیوں کو تباہ کیا گیا ہے۔ ان واقعات میں کئی اسرائیلی فوجی ہلاک بھی ہوئے ہیں۔ ۲۰۰۸ء اور ۲۰۱۲ء کی جنگوں میں اسرائیل کو اس سے کم جانی نقصان اٹھانا پڑا تھا۔ القسام بریگیڈ نے اسرائیل پر جو حملے کیے ہیں، وہ خاصے حیرت انگیز ثابت ہوئے ہیں۔ جن مقامات کو نشانہ بنائے جانے کا اسرائیل کی حکومت اور فوج نے سوچا بھی نہیں تھا، انہیں بہت خوبی سے نشانہ بنایا گیا ہے۔

اسرائیلی عسکری، سیاسی اور عوامی حلقوں میں اس جنگ میں آئرن ڈوم کے بھاری اخراجات بھی زیر بحث ہیں۔ اسرائیل اب تک اس سسٹم کے ذریعے فلسطینی راکٹ روکنے کے لیے ۳۵ ملین ڈالر کی خطیر رقم پھونک چکا ہے۔ ایک ماہ میں صرف آئرن ڈوم پر ۳۵ ملین ڈالر کے اخراجات اسرائیلی حکومت اور فوج کے لیے سخت پریشانی کا باعث ہیں کیونکہ اسرائیل کو فلسطینی مزاحمت کاروں کا ایک راکٹ روکنے کے لیے آئرن ڈوم پر ۵۰ ہزار ڈالر خرچ کرنا پڑ رہے ہیں......مگر اس بار یہ سسٹم بھی بنیادی طور پر ناکامی سے دوچار رہا اور اس کے مالی اخراجات کا غیر معمولی بوجھ الگ سے ان کے لیے دردِ سر بن گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ امریکہ کی مدد سے اسرائیل کا تیار کردہ دفاعی شیلڈ'' آئرن ڈوم''صہیونی فوج کے لیے غیر معمولی اخراجات کا ایک بوجھ تو ثابت ہوا ہے لیکن اس دفاعی نظام کے ذریعے مجاہدین کے راکٹوں کی روک تھام کے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کیے جا سکے ہیں۔ یاد رہے کہ ۲۰۱۲ء کی ۸ روزہ جنگ میں صہیونی حکومت کے ۷ جنگی طیارے مار گرائے تھے لیکن اب کی بار کا نقصان بہت زیادہ ہے۔

۲۔یہودی آبادیوں پر منظم حملوں کے باعث ان میں خوف پیدا ہوا:

غزہ سے ملحق یہودی مقبوضہ علاقوں کو ہدف بنایا گیا جس کی وجہ سے ان علاقوں میں سے صہیونیوں کی بھاری تعداد بھاگنے اور گھر چھوڑنے پر مجبور ہو گئے یہودیوں پر ایسی افراتفری سوار ہوئی کہ انہوں نے زمینی فوج بھی داخل کر دی اور اس ہیبت کی وجہ سے دوران جنگ تین روزہ عارضی جنگ بندی بھی کی۔

۳۔مصر اور عالم عرب کا ہمیشہ کی طرح مجرمانہ کردار:

مصر کی فوجی حکومت نے غزہ اور اسرائیل کے درمیان پائی جانے والی سرنگوں

کو بند کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا ہے۔ ساتھ ہی بارڈر کراسنگز بھی بند کردی گئی ہیں جس کے نتیجے میں غزہ میں اشیائے خورونوش، ایندھن، ادویہ اور دیگر ضروری اشیا کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے۔ گویا غزہ پر دباؤ بڑھا کر اُس کے باشندوں کو اسرائیل کے سامنے جھکنے پر مجبُور کیا جارہا ہے۔ جب کہ دیگر عرب حکمران چپ سادھے رہے۔

۴۔رافضی عناصر اس جنگ کا کریڈٹ نہ لے سکے:

شام میں بشار کی حکومت کی حمایت کرنے پر ایران اور حزب الات دونوں سے محمد مُرسی نے بُعد رکھا جس کے نتیجے کے طور پر سبھی اخوانی حلقے رافضیوں سے دور ہوگئے یہاں تک کہ قطر کے قرضاوی تک نے ان کی اعلانیہ مخالفت کردی، اس لیے یہ پہلا موقع ہے کہ رافضی عناصر اس جنگ سے لاتعلّق نظر آئے اور اللہ پاک نے اس کے اثرات بھی دکھائے کہ یہودیوں کا اتنا نقصان گذشتہ تیس سالوں میں کبھی نہ ہوا تھا جتنا اس بار ہوا۔

۵۔مجاہدین کی قیادت نے بھی شہادتیں پیش کیں:

۲۱ اگست کو قسام کے تین اہم کمانڈر کمانڈر رائد العطار، کمانڈر ابوشمالہ، کمانڈر محمد برھوم رحمھم اللہ تعالیٰ صہیونی بم باری کی زد میں آکر شہید ہوگئے جب کہ بیس اگست کو ۳۳ ویں مرتبہ قسام کے سپریم کمانڈر محمد الضیف صہیونی دشمن کے حملے میں محفوظ رہے البتہ ان کی اہلیہ اور بیٹا شہید ہوگئے۔

۶۔بڑے پیمانے پر مسلمان آبادی کی ہجرت:

اس جنگ کے دوران میں ایک لاکھ سے زیادہ فلسطینی مسلمان بے گھر ہوئے ہیں۔ غزہ میں کم وبیش اٹھارہ لاکھ افراد انتہائی غربت کی زندگی بسر کررہے ہیں۔ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے والوں کا تناسب ۴۰ فی صد ہے۔ بے روزگاری کا تناسب بھی خاصا بلند ہے۔ اسرائیل کی طرف سے کی جانے والی ناکہ بندی نے غزہ کے شہریوں کو انتہائی مشکلات سے دوچار کیا ہے مگر اب بھی ان کے حوصلے جوان ہیں۔ اب انہوں نے طے کرلیا ہے کہ ناکہ بندی ہر حال میں توڑ کر دم لیں گے۔ کل تک غزہ کے شہری سوچا کرتے تھے کہ اگر انہوں نے اسرائیل سے ٹکرانے کی کوشش کی تو بہت کچھ داؤ پر لگ جائے گا۔ اب ایسا کچھ ہے ہی نہیں جو داؤ پر لگے۔ جب کسی چیز سے محروم ہونے کا خطرہ باقی ہی نہیں رہا تو وہ یقینی طور پر بے فکر ہو کر لڑ سکتے ہیں۔

۷۔جاسوسوں کے خاتمے پر توجہ:

کسی بھی جنگ میں بیرونی دشمن سے زیادہ نقصان اندرونی چھپا دشمن پہنچاتا ہے جو جاسوسی کرکے دشمن کو تمام رازوں اور نقل وحرکت سے آگاہ کرتا ہے۔ مجاہدین کو اس جنگ میں صہیونی جارحیت سے زیادہ غزہ کے جاسوسوں کا خطرہ رہا۔ قسام کے اہم ذمہ دار ان جاسوسوں کی مخبری کی وجہ سے صہیونی بم باری کی زد میں آگئے ہیں اسی لیے قسام نے ''خنق الرقاب'' کے نام سے ایک مہم چلائی ہے اور ان بے ضمیر، دین فروش جاسوسوں کو عبرت ناک سزا دینے کا اعلان کیا اور ۲۲ اگست کو گیارہ جاسوسوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

۸۔اسرائیل کا ہمیشہ کی طرح عام آبادی کو خائف کرنے کے لیے حملے: ہسپتالوں، مساجد اور تعلیمی اداروں کو ہدف بناتا رہا:

۵۲ روز میں اسرائیلی فوج نے ۲۸۷ مساجد کو خصوصی ہدف بنایا جن میں سے ۷۵ مساجد مکمل شہید ہوگئیں جب کہ ۲۰۵ کو شدید نقصان پہنچا، غزہ پر ۸۲۱۰ مرتبہ حملے کئے ہیں اور ان حملوں میں سمندر سے جنگی جہازوں کے ذریعہ ۱۵۷۳۶ گولے اور ۱۸۷۳۶ توپ خانوں کے ذریعہ غزہ کی طرف پھینکے گئے ہیں......اسی طرح اسرائیل کے جنگی طیاروں نے ۱۷۱۳۲ گھروں کو اپنے حملوں کا نشانہ بنایا ہے جن میں سے ۲۴۶۵ گھر مکمل طور پر تباہ ہوگئے ہیں اور جنگ کے آخری دنوں میں غزہ میں ۳ بڑے رہائشی ٹاوروں کو اپنے حملوں کا نشانہ بنایا۔ اسرائیل کے فوجیوں نے غزہ کے ۴۸ خیراتی اداروں پر بھی حملہ کرکے تباہ کردیا ان ۵۲ دنوں میں ۲۱۳۹ افراد شہید ہوئے۔

جب کہ اس سے قبل ۱۴ سے ۲۱ نومبر ۲۰۱۲ء کے دوران آٹھ روزہ جنگ میں یہودیوں نے ۴۱ کم سن بچوں دانستہ طور پر نشانہ بنا کر شہید کیا۔ ان ۸ دنوں میں جنگ کی شدت ۲۰۰۸ء کی ۲۲ روزہ جنگ سے کہیں زیادہ تھی۔ اس ۸ روزہ جنگ میں ۱۸۴ فلسطینی شہید جب کہ ۱۳۹۹ زخمی ہوئے تھے۔ اس جنگ میں اسرائیل نے میزائلوں میں سفید فاسفورس کا استعمال کیا تاہم ۲۰۱۲ء، ۲۰۰۸ء اور موجودہ جارحیت میں ایک قدر مشترک یہ تھی کہ سب سے زیادہ نشانہ بننے والے عام مسلمان تھے۔ ۲۰۱۲ء میں جنگ بندی کے معاہدے کا اعلان مصر کے وزیر خارجہ محمد کامل عمرو نے امریکی وزیر خارجہ ہلیری کلنٹن کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے قاہرہ میں کیا تھا۔ یاد رہے کہ ۲۰۰۸ء میں ۲۲ روزہ جنگ کا ہدف حماس کی حکومت کا خاتمہ اور یرغمال بنائے گئے ایک فوجی کو بازیاب کروانا تھا۔

چھیاسٹھ سالوں سے فلسطین پر مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین جنگ سے حاصل ہونے والے اسباق:

۱۔ارض مقدس فلسطین ہمارے اور یہودیوں دونوں کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے:

ارض مقدس فلسطین کے بارے ہمیں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبریں دیں ہیں اور یہودیوں کی کتابوں میں بھی آخری معرکوں کی خبروں کا اسی سرزمین سے تعلّق ہے اس لیے یہ تو کسی طور بھی ممکن نہیں کہ ہم یا وہ برضا ورغبت یہ سرزمین کسی دوسرے کے لیے

18 جولائی: صوبہ پکتیا.................ضلع زرمت.................مجاہدین کا کرزئی کے سپیشل گارڈز پر گھات لگا کر حملہ..................25 اہل کار ہلاک

چھوڑ دیں، یہ ہماری امت کی زندگی اور موت کا مسئلہ ہے اس لیے اسے پوری امت جہاد ہی کے ذریعے ان شاءاللہ حاصل کرے گی۔سوچنے کی بات یہ ہے کہ اسرائیل کو جلدی کس بات کی ہے کہ وہ دو چار سالوں بعد کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر ارض مقدس کے مسلمانوں پر حملہ کر دیتا ہے؟ اسے جلدی اس امر کی ہے کہ جو کچھ ۲۰۱۲ء تک نہ ہوسکا وہ ۲۰۲۰ء سے پہلے ہوجائے۔صہیونیت کے ''دانا منصوبہ سازوں'' نے ہر دس سالہ منصوبے میں ایک بڑی اور قابل ذکر پیش رفت کی منصوبہ بندی کی ہوئی ہے۔اس مرتبہ انہیں ہر حال میں زرد گنبد کے نیچے موجود چٹان تک پہنچنا ہے۔اس چٹان پر ''تختِ داؤدی'' نامی قدیم تاریخی پتھر لا کر رکھنا ہے۔اس چٹان کے گرد زردی مائل سرخ بچھڑے کی قربانی کرنی ہے جس کی عمر پوری ہو۔عیب کوئی نہ ہو۔اس کی کھال کی چمک پر نظر نہ ٹھہرتی ہو۔وہ نہ ہل میں جوتا گیا ہو نہ اس کے ذریعے پانی سینچا گیا ہو۔اس ساری کارروائی کے نتیجے میں ان کا ''مسیحائے منتظر'' یعنی انسانی تاریخ کا سب سے بڑا فتنہ، سب سے زیادہ عیار و چکمہ باز لیڈر، پوری روئے زمین کو شر و فساد سے بھر کر جھوٹی خدائی کا دعوے دار ''الدجال الاکبر'' اپنے مسکن سے نکل آنے پر مجبور ہوجائے۔ اب تک مسجد کے زیر زمین دس کھدائیاں ہوچکی ہیں۔مسجد اقصیٰ کے زیر زمین چار مستقل سرنگیں تعمیر کی گئی ہیں۔ان کھدائیوں اور سرنگوں کے نتیجے میں مسجد اقصیٰ کی بنیادیں کھوکھلی ہوکر رہ گئی ہیں۔یہ بہت اہم نکتہ ہے کہ گزشتہ چند سالوں سے اسرائیلی حکومت کی یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کو مسجد اقصیٰ سے دور رکھا جائے۔چنانچہ ۱۵ سالہ سے کم اور ۵۵ سال سے زیادہ عمر کا فلسطینی مسلمان تو مسجد اقصیٰ میں سجدہ گذاری کے لیے جاسکتا ہے اس کے علاوہ کوئی نہیں جاسکتا۔

۲۔فلسطین، اسرائیل کیسے بن گیا؟

جس وقت عالم اسلام کو استعماری طاقتوں نے اپنی سازشوں کا ہدف بنایا اور فلسطین کی سرزمین برطانیہ کے استعماری قبضہ میں آنے لگی تو مکار اور شاطر یہودیوں نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر اس خطے کے حصول کی خاطر کوششیں تیز کردیں ۱۸۳۹ء میں سب سے پہلا مغربی سفارت خانہ جو بیت المقدس میں کھلا وہ حکومت برطانیہ کا تھا، جس کا واحد مقصد یہودیوں کی خدمت گزاری تھا، اس کے ساتھ ہی پوری دنیا سے یہودیوں کو بیت المقدس میں جمع کرنا شروع کردیا گیا، اس وقت پورے فلسطین میں صرف نو ہزار کے قریب یہودی تھے۔

۱۸۹۵ء میں ایک یہودی مفکر ''النمساوی ہیرتسل'' نے ایک کتاب شائع کی جس کا عنوان تھا ''یہودی مملکت''......جس میں اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ یہودی قوم کو ایک حکومت کی ضرورت ہے، اس مقصد کے لیے فلسطین سے بہتر کوئی جگہ ان کی نظر میں نہ تھی۔اس دور میں یہودیوں کی عالمی سطح پر دو بڑی کانفرنسیں ہوئیں، پہلی کانفرنس ۱۸۹۷ء اور دوسری ۱۸۹۸ء میں ہوئی......ان کانفرنسوں کا حاصل یہ تھا کہ یہود اپنے قدیم وطن فلسطین کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے منظّم ہوجائیں، چونکہ فلسطین خلافت عثمانیہ کا ایک حصّہ تھا اور وہی اس کے مالک و متصرف تھی، اس کے مقابلے کے لیے قوم یہود نے ہر طرح کے حربے استعمال کرنے شروع کر۔

خلافت عثمانیہ کے آخری خلیفہ سلطان عبدالحمید کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لیے انہوں نے مختلف سطح پر ساز باز شروع کی، جس میں بھاری رقوم دے کر ترکوں کو خریدا گیا، خود خلیفہ عبدالحمید کو لالچ دیے گئے یہاں تک کہ ایک دفعہ ترکی کے یہودیوں کا ایک وفد سلطان سے ملا اور ان کو یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ فلسطین اگر یہودیوں کو دے دیا جائے تو اس کے بدلے ہم خلافت عثمانیہ کے ماتحت رہ کر خلافت کے سارے قرضے اتار دیں گے، جواب میں سلطان نے زمین سے ایک تنکا اٹھا کر ان کو دکھایا پھر فرمایا ''اگر فلسطین کا اتنا حصّہ بھی تم لینا چاہو گے تو نہیں ملے گا''۔

۱۹۰۹ء میں سلطان عبدالحمید کا انتقال ہوا تو گویا اس دن سے اسرائیل کے وجود کی بنیاد پڑ گئی، حکومت میں موجود صہونیت نواز لوگوں کا ایک ایسا طبقہ موجود تھا جو برابر یہودیوں کو فلسطین منتقل کرنے میں مدد دیتا رہا، پہلی جنگ عظیم کے بعد برطانیہ نے دنیا بھر سے یہودی لاکر فلسطین میں بسانا شروع کردیے......نتیجہ یہ نکلا کہ ۱۹۱۷ء میں یہودی آبادی جو صرف ۲۵ ہزار تھی وہ اگلے پانچ سال میں بڑھ کر ۳۸ ہزار کے قریب جا پہنچی۔ ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۹ء تک ان کی تعداد ۴۵۰۰۰۰ تک پہنچ گئی۔جنگ عظیم دوم کے زمانے میں ہٹلر کے مظالم سے بھاگنے والے یہودی ہر قانونی اور غیر قانونی طریقے سے بے تحاشہ فلسطین میں داخل ہونے لگے۔صیہونی ایجنسی نے ان کو ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں فلسطین میں گھسانا شروع کردیا اور مسلح تنظیمیں قائم کیں، جنہوں نے ہر طرف مار دھاڑ کر کے عربوں کو بھگانے اور یہودیوں کو ان کی جگہ بسانے میں سفاکی کی حد کردی۔پہلی جنگ عظیم کے بعد 'امن کانفرنس' کے نام سے پیرس میں دنیا کے ۳۰ بڑے ممالک دنیا کے نئے نقشے کی ترتیب کے نام پر بندر بانٹ میں مصروف کار رہے......وہاں کیے گئے فیصلے کے نتیجے میں فلسطین کے صوبے کو سلطنت عثمانیہ سے کاٹ کر الگ کردیا گیا تھا۔اس کانفرنس کے بعد مشرقِ وسطیٰ میں ایک یہودی ریاست کی کھلم کھلا حمایت برطانوی صلیبیوں نے 'بالفور معاہدہ' کے ذریعے کی......بالفور معاہدہ دراصل نومبر ۱۹۱۷ء میں برطانوی سیکرٹری خارجہ آرتھر جیمز بیلفور کی طرف سے برطانوی یہودی کمیونٹی کے سربراہ برن راتھ چائلڈ کو لکھا گیا ایک خط تھا۔دوسری طرف ایک اور خفیہ معاہدہ تھا جسے 'سائیکس پیکو معاہدہ' کہا جاتا ہے۔یہ معاہدہ سلطنتِ عثمانیہ کے سقوط کے بعد فرانسیسی سفارت کار فرانکس جورجیش پیکوٹ اور برطانوی عہدہ دار مارک سائیکس کے درمیان مئی ۱۹۱۶ء میں طے پایا جس میں ایک صیہونی ریاست کا قیام بھی شامل تھا......صہونی تنظیم نے اسرائیل کے خواب کا پہلا مسودہ ۳ فروری ۱۹۱۹ء کو پیش کیا۔اس مسودے میں پانچ بنیادی نکات تحریر تھے جن کا

19 جولائی: صوبہ ہلمند......ضلع موسیٰ قلعہ......ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ......ایک ٹینک بم تباہ......5 فوجی ہلاک اور زخمی

خلاصہ اور لب لباب یہ تھا کہ فلسطینی علاقے کو یہودیوں کی سرزمین کی حیثیت سے اصولی طور پر تسلیم کیا جائے۔اس کانفرنس میں اس مسودے کو یادداشت کی حیثیت دی گئی گویا دوسرے لفظوں میں ایک طرح سے مان لیا گیا۔یادرہے کہ اسی امن کانفرنس کے نتیجے میں 'لیگ آف نیشن' کا قیام عمل میں آیا تھا۔امن کانفرنس کے نتائج تو غیروں سے تعلّق رکھتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ اسرائیل کے قیام میں اپنوں نے بھی کوئی کم کردار ادا نہیں کیا۔قیام اسرائیل کا پہلا تاسیسی معاہدہ دراصل حجاز کے بادشاہ کے بیٹے شاہ فیصل اور شیم وڑمن یہودی کے درمیان ہونے والا معاہدہ تھا جس پر ۳ جنوری ۱۹۱۹ء کو ان دونوں نے دستخط کیے۔

۱۹۴۷ء میں اقوام ملحدہ کے مشترکہ اجلاس میں قرارداد پاس کی گئی کہ فلسطین کو تقسیم کرکے دو ملک بنا دیے جائیں۔ایک عربی خطہ جو کل اراضی کا ۴۵ فی صد ہو اور یہودی خطہ جو کل فلسطینی اراضی کا ۵۴ فی صد ہو جب کہ قرارداد میں ایک فی صد رقبہ (قدس مبارک یا بیت المقدس) بین الاقوامی عمل داری کے سپرد کرنے کی سفارش کی گئی۔

اس قرارداد کی روشنی میں اسرائیل نے فلسطین پر قابض ہوتے ہی مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ ڈالے جس کی وجہ سے مہاجرین کی تعداد جلد ہی ۱۰ لاکھ تک پہنچ گئی۔یہ پہلی عرب اسرائیل جنگ کہلاتی ہے عرب پوری طرح مسلح یہودی دستوں کا مقابلہ نہ کرسکے اور ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء تک اندرون فلسطین عربوں کی مزاحمت ختم ہوگئی۔۱۴ اور ۱۵ مئی کی درمیانی شب ۱۲ بجے یہودیوں نے تل ابیب میں اپنی خودمختاری کا اعلان کردیا۔جنگ کے بعد اسرائیل فلسطین کی ۷۷ فی صد اراضی کا مالک تھا۔صہیونی ریاست نے اپنے قیام کے ساتھ ہی ۸ لاکھ فلسطینیوں کو ملک بدر کردیا۔ملک بدر ہونے والے فلسطینیوں کے علاقوں میں یہودی آباد کیے گئے۔۱۹۴۸ء میں فلسطینی آبادی ۱۴ لاکھ تھی۔جن علاقوں کو صہیونی ریاست نے فلسطینیوں سے خالی کرایا تھا وہاں ۹ لاکھ سے زیادہ آبادی تھی......۴۷۸ گاؤں تباہ کرکے وہاں اسرائیلی بستیاں بسائی گئی تھیں۔یادرہے کہ مقبوضہ علاقے میں کل ۵۸۵ گاؤں تھے۔کم ازکم ۳۴ مرتبہ فلسطینیوں کا قتل عام ہوا۔باقی ماندہ فلسطینی اراضی کے ایک بڑے حصّے (۵۸۷۶ کلومیٹر) کو ایک معاہدے کے ذریعے اردن نے اپنے اندر سمولیا اور غزہ کے ایک حصّے (۳۶۳ کلومیٹر) پر مصر کا اثرونفوذ قائم ہوگیا۔اقوام ملحدہ نے مسلمانوں کو بے وقوف بناتے ہوئے اس شرط پر اسرائیل کو تسلیم کرلیا کہ وہ ملک بدر کیے جانے والے فلسطینیوں کو ملک واپس آنے کی اجازت دے گا۔اس قرارداد پر آج تک عمل درآمد نہیں ہوا۔

۳۔اسرائیل امریکہ کا ہی ناجائز بچہ ہے اور امریکہ ہی اس کے تحفظ اور مفادات کا ذمہ دار ہے:

صلیبی اور اتحادی قوتوں پر اعتماد اپنے آپ سے ہی دھوکہ ہے: اقوام ملحدہ اور امریکہ وغیرہ کو اپنے تنازعہ میں ثالث بنانے کے نتائج گزشتہ ۶۶ سالوں میں ہم دیکھ ہی چکے ہیں کہ امریکہ نے اسرائیل کے خلاف آنے والی قریباً ۴۲ قراردادوں کو ویٹو کیا ہے۔ان میں اقوام ملحدہ کی ایسی قراردادیں بھی شامل تھیں جنہیں صرف ایک ووٹ سے مسترد کردیا گیا۔اقوام ملحدہ کے بارے یہ حقیقت تو اظہر من الشمس ہے کہ وہ امریکہ کی لونڈی ہے وہ جہاں اور جیسے چاہتا ہے اسے استعمال کرلیتا ہے یہ کتنی مضحکہ خیز صورت حال ہے کہ ایک قرارداد کے حق میں ۱۴۶ ووٹ آئیں لیکن ایک ویٹو ممبر کی مخالفت اس قرارداد کو نیست ونابود کردے۔امریکہ نے دو ایسی قراردادوں کو ویٹو کیا جن میں ووٹوں کی ترتیب ۱۶۴-۱ اور ۱۴۶-۱ تھی۔امریکہ نے اپنے ناجائز بچے اسرائیل کو اپنے دفاع کے لیے ایک مکمل سسٹم تیار کرکے دیا ہے جس کا نام ''آئرن ڈوم'' ہے، یہ سسٹم بیرونی راکٹ حملوں سے بچانے کا کام کرتا ہے اس کے علاوہ امریکہ جنگی امداد اور دیگر رفاہی منصوبوں کی مد میں سالانہ امداد سے دنیا میں سب سے زیادہ اسرائیل ہی کو نوازتا ہے جس کی تفصیلات کی یہ مختصر تحریر احاطہ نہیں کرسکتی۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

مجاہد عالم دین شیخ ابو یحییٰ طالبان افغانستان کا تزکرہ کچھ اس طرح کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے طالبان تحریک، علم اور عمل سے مزین ایک جہادی جماعت ہے۔اس کی قیادت علما کے ہاتھوں میں ہے اور ان کے عام مجاہدین بھی بالعموم طلبائے علوم دینیہ ہیں۔جو کوئی انہیں قریب سے جانتا ہے، یا جنگ وامن اور تنگی وفراخی کے حالات میں ان کے ساتھ رہا ہے، وہ اس بات کا بخوبی ادراک رکھتا ہے کہ طالبان بحیثیت مجموعی اللہ سے ڈرنے والے، متقی اور شریعت پر کاربند لوگ ہیں۔یہ حق کے متلاشی ہیں اور حق کی تلاش میں ایسے شرعی مسائل میں بھی احتیاط سے کام لیتے ہیں جن کے متعلّق بہت سے عام لوگوں سے اگر پوچھا جائے تو وہ بے ساختہ اس کا جواب اپنی طرف سے دے ڈالیں اور کہیں کہ یہ تو بہت سادہ اور آسان سا مسئلہ ہے۔طالبان تحریک کی تعریف میں اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ یہ عصرِ حاضر کی وہ واحد جہادی تحریک ہے، جس کی صفیں ہر سطح پر علمائے کرام اور طلبائے علومِ دینیہ پر مشتمل ہیں۔یہی بابرکت طبقہ امارت کے قیام سے قبل اس تحریک کو چلا رہا تھا، اسی نے دورانِ ایامِ امارت اس تحریک کی قیادت سنبھالے رکھی اور ان شاء اللہ یہی طبقہ امارتِ اسلامیہ کے دوبارہ قیام پر بھی اس جہادی تحریک کو آگے لے کر چلے گا''۔

19 جولائی: صوبہ میدان وردک............صدر مقام میدان شہر..........مجاہدین کا افغان سیکورٹی فورسز کی چوکیوں پر حملہ.................8 فوجی ہلاک اور زخمی

غزہ کی زخمی صبح

محمد حسان

غزہ کے ۵۲ روزہ خونی محاصرے کے بعد بالآخر اسرائیلی ٹینک واپس لوٹنے لگے اور اسرائیل نے تین دن کی جنگ بندی کرتے ہوئے باضابطہ طور پر زمینی دستوں کی واپسی کا اعلان کر دیا، معروف چینل الجزیرہ کی ویب سائٹ نے اس موقع پر ایک فلسطینی بچی کو وکٹری کا نشان بناتے دکھایا اور اس خبر کو ''غزہ کی جیت'' کا عنوان دیا...... بی بی سی کی نمائندہ اورلا گیرن نے کہا کہ ''جنگ بندی کے دوران غزہ کے تباہ حال بازاروں میں ہر طرف القسام کی حمایت ہی نظر آئی''۔ اسرائیلی میڈیا نے فوجوں کی اس طرح واپسی کو شرمناک قرار دیتے ہوئے خوب لعن طعن کی۔

عام آدمی حیران ہے کہ ہزاروں جانیں گئیں، لا تعداد لوگ زخمی ہوئے، عمارتیں کھنڈر بن گئی ......تو غزہ کی جیت کیسے ہوئی؟ اس سوال کے جواب کے لیے پس منظر میں جانا ضروری ہے۔ ایک عام سا پیمانہ تو یہ ہے کہ ماتھے پر شکن ہزیمت اٹھانے والے کے ہوتی ہے اور لبوں پر مسکراہٹ فاتح کی علامت ہوتی ہے! آج غزہ میں ہر طرف عزم، حوصلہ، جرات، عزیمت کے مناظر نظر آ رہے ہیں.....گلیوں سڑکوں پر بچے فتح کے نشان بناتے اور نظمیں گاتے دکھائی دیتے ہیں! جب کہ اسرائیل کی آبادیوں میں خوف، وحشت، غصہ جھنجلاہٹ کے آثار نمایاں ہیں۔ اسرائیل کا میڈیا اہداف حاصل نہ کر سکنے پر حکومت کا میڈیا ٹرائل کر رہا ہے اور اس کے عوام احتجاج کر رہے ہیں کہ ایسی جنگ کیوں چھیڑی گئی جس میں صرف رسوائی ہمارا مقدر بنی؟

۲۸ روز قبل اسرائیلی طیاروں نے غزہ پر بم باری کرتے ہوئے یہ جواز پیش کیا کہ القسام نے تین اسرائیلی لڑکوں کو اغوا کے بعد قتل کیا ہے، لہٰذا ہم نہ صرف اس کا بدلہ لیں گے بلکہ القسام کی عسکری قوت کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ بھی کر دیں گے...... جرمنی کی ٹی وی رپورٹ نے راز فاش کر دیا کہ اسرائیلی لڑکوں کا قتل یہودی آبادکاروں کی مجرمانہ لڑائی اور اغوا برائے تاوان کا شاخسانہ تھا، حکومت نے عوامی ردعمل سے بچنے اور غزہ پر حملے کے پہلے سے ترتیب دیے گئے منصوبے کو شروع کرنے کا بہانہ قرار دے کر جنگ شروع کر دی ......القسام نے بارہا ان لڑکوں کی ہلاکت کے معاملے سے اپنے کسی بھی تعلق کا انکار کیا اور متنبہ کیا کہ جنگ تھوپی جا رہی ہے۔ اسرائیل لڑکوں کی ہلاکت کے الزام کا کوئی ثبوت بھی پیش نہیں کر سکا جب کہ اس کے بدلے میں ۱۲ اسرائیلی فوجیوں نے ایک فلسطینی نوجوان کو اٹھا لیا اور تشدد کے بعد اس کے منہ میں پٹرول ڈال کر آگ لگا دی۔ اس کی خفیہ ویڈیو نے اسرائیلی درندگی کو ساری دنیا کے سامنے واضح کر دیا۔

اب چونکہ اسرائیل نے جنگ چھیڑ دی تو القسام نے اپنی بساط کے مطابق اس کا جواب تو دینا تھا، اس جنگ کے بڑے اہداف اسرائیل کے پیش نظر یہ تھے کہ

۱۔ القسام کی عسکری صلاحیت کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر دیا جائے، یا کمر توڑ دی جائے۔

۲۔ القسام کے مجاہدین کو زیادہ سے زیادہ زندہ گرفتار کیا جائے یا پھر ان کی بڑی تعداد لڑائی میں ماری جائے

۳۔ غزہ میں آمدورفت والی خفیہ سرنگوں کا سراغ لگا تباہ کر دیا جائے۔

۴۔ القسام کے خفیہ اسلحہ ڈپوؤں کو ختم کیا جائے اور وہاں سے میزائیل برآمد کر کے دنیا کے سامنے پیش کیے جائیں۔

۵۔ حماس کی سیاسی اور اخلاقی حمایت ختم کر دی جائے اور اسے تنہائی کا شکار کر دیا جائے۔

ان پانچ بڑے اہداف کا حاصل کرنے کے لیے اسرائیل نے غزہ پر وحشیانہ انداز میں بم باری شروع کر دی۔

عوام پر بے دریغ بم باری کے پیش نظر اسرائیل کے مقاصد یہ تھے کہ وہ سمجھتا تھا کہ غزہ کے عوام ہی القسام کی اصل قوت ہیں، ان کو اتنا دبا دو کہ وہ مایوسی، بے چارگی اور بے بسی کا شکار ہو جائیں۔ اسرائیلی قوت کی دھاک ان پر ایسی بیٹھ جائے کہ وہ کبھی اسرائیل سے جہاد کا خیال دل میں نہ لائیں اور حماس کا ساتھ چھوڑ دیں۔ ان کا انفراسٹرکچر اتنی بری طرح تباہ کر دیا جائے کہ آئندہ سالوں تک وہ معاشی پسماندگی کی دلدل سے نہ نکل سکیں۔ اور لوگ پانی، خوراک، ادویات، رہائش، صحت اور تعلیمی سہولیات کے لیے سسکتے رہیں۔ لیکن ومکرو ومکر الله والله خیر الماکرین کے مصداق اسرائیل اپنے تمام اہداف حاصل کرنے میں بری طرح ناکام ہوا ہے۔

اسرائیل نے ایک دم بے پناہ فضائی حملے کیے جس کے پیچھے یہ حکمت عملی تھی کہ دشمن سنبھلنے نہ پائے......مگر حماس نے حیرت انگیز طور پر تمام تر مشکل حالات اور بے سروسامانی کے عالم میں اپنی ساری قوت اور صلاحیت کو مجتمع رکھا، بلکہ اس میں خاطر خواہ اضافہ کیا، اسرائیل کی فضائی بم باری کا توڑ القسام کے پاس نہ تھا مگر اس نے دو کام کیے، ایک اسرائیلی علاقوں میں راکٹ داغے جس نے ان اٹھائیس دنوں میں تمام یہودیوں کی نقل و حرکت روک دی، اور ان کی زندگی منجمد کر دی، سائرن بجتے رہتے اور وہ بڑے بڑے بم پروف کیبنوں میں جائے پناہ کے لیے دوڑیں لگاتے رہتے......

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

20 جولائی: صوبہ فاریاب.................ضلع قیصار.................مجاہدین کا افغان فوجیوں کے خلاف آپریشن.................7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

شمالی وزیرستان میں محاذ کی اصل صورت حال

استاد عبدالرحیم حفظہ اللہ

استاد عبدالرحیم حفظہ اللہ نے یہ خط ماہِ جولائی کے ابتدائی ایام میں لکھا......جس میں ''ضربِ کذب'' کے ابتدائی تین سے چار ہفتوں کی تفصیلات کا بھی ذکر ہے اور مجاہدین کے احوال کا بھی تذکرہ ہے

الحمدللہ ہم یہاں خیریت وعافیت سے ہیں۔شمالی وزیرستان میں فوج فضائی و زمینی آپریشن شروع کر چکی ہے۔آپریشن کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے نام پر رکھ کر فوج نے اپنے کفر وارتداد میں باقی ماندہ کسر بھی نکال دی ہے۔فوج کے بقول اب تک آپریشن میں ۴۰۰ 'دہشت گرد' مارے گئے ہیں......جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو!الحمدللہ ابھی تک محض چند مجاہد بھائی زخمی ہوئے ہیں جب کہ ایک عرب بھائی شہید ہوئے ہیں، نیز دس کے قریب عام مقامی عوام کی، تین چار ازبک خواتین و بچوں کی، ایک عرب خاتون اور دو عرب بچیوں کی اور تین چار محسودی خواتین و بچوں کی شہادت و زخمی ہونے کی اطلاع ہے (جیٹ طیاروں کی بم باری میں)۔اس کے علاوہ ابھی تک جیٹ کی بم باری میں ایک مرغی، چند گائے بکریاں ماری گئی ہیں۔باقی زمینی یا فضائی کارروائی میں کوئی جانی نقصان الحمدللہ نہیں ہوا، البتہ بہت سے گھر اور کچھ مدارس، مساجد، ہسپتال وغیرہ تباہ ہوئے ہیں۔

فوج میر علی میں مستقل زمینی و فضائی حملے کر رہی ہے، میر علی کی پہاڑیوں پر فوج نے قبضہ کر لیا ہے، مگر مجاہدین میر علی میں ابھی تک مناسب تعداد میں موجود ہیں اور شدید مشکلات کے باوجود مزاحمت کر رہے ہیں، اللہ ان کی مدد فرمائے۔ابھی چند دن قبل ہی پانچ ازبک فدائی ساتھیوں نے میر علی کے بڑے فوجی کیمپ میں گھس کر کارروائی کی اور فوج کو کافی نقصان پہنچایا، اللہ ان کی شہادتیں قبول فرمائے۔رہا میران شاہ، تو چونکہ وہ چاروں اطراف سے پہلے ہی فوج کے گھیرے میں تھا اور تمام پہاڑیوں پر فوج پہلے ہی قابض تھی اس لیے وہاں مجاہدین شہر کے اندر مقیم نہیں ہیں اور شہر چھوڑ چکے ہیں۔ساتھی میران شاہ کے اطراف میں مقیم ہیں اور وہاں سے اندر آ کر کارروائیاں کرتے ہیں اور واپس لوٹ جاتے ہیں۔اس کے علاوہ باقی علاقوں میں بھی فوج کے خلاف کارروائیوں کا بتدریج آغاز ہو چکا ہے۔مثلاً بویا کے علاقے میں فوجی کیمپ پر تعارض ہوا ہے، خزقمر کیمپ پر میزائل، ہاون، ہشتادو، سنائپر وغیرہ سے حملے ہوتے رہتے ہیں، اسی کیمپ سے نکلنے والے ایک قافلے پر کمین بھی لگی ہے جس میں فوج کی چار گاڑیاں تباہ ہوئی ہیں، نیز دتہ خیل کیمپ پر بھی بھاری اسلحے سے کارروائیاں شروع ہو گئی ہیں۔اس کے علاوہ کل کی خبر ہے کہ میران شاہ سے بویا کیمپ کی طرف آنے والے فوجی قافلے پر مقامی طالبان نے ایک کمین لگائی جس میں کم سے کم چار فوجی گاڑیاں اور ایک ٹینک تباہ ہوا اور ۳۵ سے ۴۰ کے قریب فوجی مارے گئے، تباہ شدہ ٹینک ابھی تک وہیں کھڑا ہے، وللہ الحمد۔مگر یہ جنگ ہے اور اس میں دونوں اطراف کو نقصانات اٹھانے پڑتے ہیں، چنانچہ فوج بھی بعض مقامات پر پیش قدمی کر رہی ہے اور بعض جگہوں سے مجاہدین کو پیچھے ہٹنا پڑ رہا ہے۔اللہ تعالیٰ مجاہدین کی مدد فرمائیں اور ان کی حقیر سی کوششوں میں برکت ڈال دیں۔

مقامی آبادی کو ان بدبختوں نے بہت تکلیف دی ہے۔لاکھوں لوگ بے سرو سامانی کے عالم میں محض ایک ایک دن کے نوٹس پر گھر چھوڑ کر پیدل اور گاڑیوں پر نکلے ہیں۔عام لوگ فوج کو کافر منافق کہتے اور گالیاں دیتے یہاں سے روانہ ہوئے ہیں۔شمالی وزیرستان کے بیشتر علاقوں سے آبادی مکمل انخلا کر چکی ہے اور زیادہ تر علاقوں میں صرف مجاہدین اور ان کے اہل وعیال ہی باقی ہیں، البتہ بعض علاقوں میں ابھی تک مقامی آبادی موجود ہے خصوصاً افغان سرحد کے بالکل قریب کے علاقوں میں۔

یہاں کی فضا میں آج کل ہر قسم کے رنگ برنگے طیارے گردش کر رہے ہیں اور ہر طرح کی بھیانک آوازیں نکال رہے ہیں......لگتا ہے ڈرون، جیٹ، اور طیاروں کی دیگر جدید اقسام کی مشقوں اور تجربوں سبھی کے لیے شمال کو تجربہ گاہ بنایا جا رہا ہے۔بظاہر فضائی بم باری امریکی کر رہے ہیں اور زمینی حملے پاکستانی فوج۔جیٹ طیارے اتنی بلندی سے اور بغیر dive لگائے بم باری کر رہے ہیں کہ نظر بھی نہیں آتے۔ہمارے خیال میں یہ پاکستانی جہاز نہیں ہیں۔پاکستانی جہازوں نے کبھی کسی سابقہ آپریشن میں اس انداز سے بم باری نہیں کی۔اس انداز سے تو ہم نے امریکی جہازوں کو افغانستان میں بم باری کرتے دیکھا ہے۔واللہ اعلم......نیز ڈرون حملے بھی شدت سے جاری ہیں۔آپریشن کے آغاز سے اب تک چار مرتبہ ڈرون حملے ہو چکے ہیں جس میں سے آخری کی خبر میڈیا میں بھی نہیں آنے دی گئی تاکہ یہی تاثر دیا جائے کہ اس آپریشن سے امریکیوں کا کوئی واسطہ نہیں۔ڈرون حملوں کا خصوصی ہدف حقانی صاحب کے ساتھی اور عرب ساتھی رہے ہیں، اللہ ان حملوں میں ہونے والی شہادتیں قبول فرمائیں۔یقیناً آزمائش وسختی کا مرحلہ ہے اور آزمائش سے نیک و بد کی تفریق اور چھانٹی بھی ہوتی ہے۔یہ چھانٹی بھی شروع ہو چکی ہے۔اچھوں کی اچھائی، وفا، بہادری، واضح ہو رہی ہے اور بروں کی برائی، دھوکے، خیانت بھی واضح ہو رہی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں نیکوکاروں میں شامل فرمائیں اور خاتمہ بالخیر نصیب فرمائیں، آمین!

شمالی وزیرستان کے امیر حافظ گل بہادر نے فوج کے خلاف ضربِ مومن عملیات کے آغاز کا اعلان کیا ہے اور مخابرے (وائرلیس) پر ایک جوشیلی تقریر کر کے جہاد

کے فرضِ عین ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور ہم سب کو ثابت قدمی دیں۔ ہم بظاہر ایک لمبی چھاپہ مار جنگ میں داخل ہورہے ہیں۔ مہاجرین و انصار اسی اعتبار سے اپنی صفوں کو ترتیب دینے کے لیے کوشاں ہیں۔ اگلے عرصے میں ہمیں جنگی حالت میں اور گوریلا کی سی زندگی میں منتقل ہونا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آسانی کا معاملہ فرمائیں اور ہم سب کو استقامت دیں۔

اگرچہ آزمائش سخت ہے اور ہر سمت سے محاصرہ ہے، مگر ہمیں یقینِ کامل ہے کہ اس آزمائش کے بعد یہ جہادی تحریک مزید صاف ہوکر، نکھر کر سامنے آئے گی۔ یہ اللہ کی سنت نہیں کہ نیک و بد باہم مخلوط ہوں اور ایسے ملغوبے پر اللہ کی نصرت اترے۔ اللہ کی نصرت چھانٹی کے بعد، حق پر ثابت قدم رہنے والے چنیدہ، صاف ستھرے گروہ پر اترتی ہے۔ اللہ سے امید ہے کہ یہ آزمائش اسی نصرت کے اترنے کی تمہید اور فتح کی نوید ہے۔ آپ سب حوصلے بلند رکھیں، ارد گرد والوں کے حوصلے بھی بڑھائیں۔ ہمارا مشن اور منزل کیا ہے، اس تک کیسے پہنچنا ہے اور اس سفر میں کن کھائیوں سے واسطہ پڑتا ہے جن میں گرنے سے خود کو بچانا ہے اور اپنے ایمان کی حفاظت کرنی ہے، امید ہے اب یہ سب آپ پر واضح ہے۔ اس لیے اللہ پر توکل کرتے ہوئے پورے عزم و حوصلے سے اپنا اپنا کام جاری رکھیں۔

باقی، خواتین، بچوں، بزرگوں سے بالخصوص اور ساتھیوں سے بالعموم دعاؤں اور قنوتِ نازلہ کے اہتمام کا کہیے۔ ہماری جنگ اللہ کے سہارے اور اسی کی مدد سے چلتی ہے۔ پس اپنے اعمال سے اور اپنی دعاؤں سے ہماری مدد کیجیے، اللہ آپ کی مدد فرمائے۔ آخر میں پھر سے دہراتا ہوں کہ الحمدللہ ہم بالکل خیریت سے اور اللہ کی رحمتوں اور نعمتوں کے سائے میں ہیں۔ دنیا میں شاید کوئی بھی ہم سے زیادہ مزے میں نہ ہو۔ پس آئی ایس پی آر کے جھوٹ سن کر یہی آیت ذہن میں لایا کریں:

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ

''یہ تو بس شیطان ہے جو اپنے ساتھیوں کو ڈراتا ہے۔ پس تم لوگ ان سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم واقعی مومن ہو''۔

پس جان لیجیے کہ اس پراپیگنڈے سے صرف اولیائے شیطان ڈرتے ہیں۔ اس سے مت پریشان ہویئے اور اللہ سے حسنِ ظن رکھیے اور جمے رہیے۔ یہ بس بے وزن جھاگ ہے اور جلد بیٹھ جائے گی!

☆☆☆☆☆

بقیہ: غزہ کی زخمی صبح

روزانہ کی اس مشق نے اسرائیلی شہریوں کو حواس باختہ کر دیا اور خوف و دہشت کا شکار ہوکر جنگ رکوانے کے لیے حکومت کے خلاف احتجاجی مظاہرے کرنے لگے......

القسام بریگیڈ نے ایک سنائپر گن تیار کی جو دو سے تین کلومیٹر دور تک نشانہ لینے کی صلاحیت رکھتی ہے، بہتر انچ لمبی اس گن نے ایسے حیران کن نتائج دیے کہ اسرائیلی فوجوں کو غزہ کی آبادیوں میں گھسنے نہیں دیا۔ ان ۲۸ دنوں کی جنگ میں اسرائیلی ٹینک مسلسل غزہ کے شہری علاقوں میں داخلے کی کوشش کرتے رہے مگر وہ القسام کی مزاحمت کی وجہ سے کامیاب نہیں ہوسکے...... یوں مجاہدین کے اسلحہ ڈپوؤں پر قبضہ کرنا، ان کے میزائل حاصل کرنا، اور ان کی آمد و رفت والی خفیہ سرنگوں کا سراغ لگانا اسرائیلی فوج کا خواب ہی رہا...... البتہ اسے اپنے چونسٹھ فوجیوں کی ہلاکت کا زخم چاٹنا پڑ گیا۔ جو حماس کے مطابق ڈیڑھ سو کے لگ بھگ ہیں۔ اسرائیلی ٹینکوں نے یوں تو غزہ کے بارڈر کا مسلسل محاصرہ کیے رکھا مگر اس دوران دو مرتبہ غزہ میں داخل ہونے کی بھرپور کوشش کی ...... دوسری مرتبہ تو القسام کے مجاہدین ایک خفیہ سرنگ سے اسرائیلی ٹینکوں کے عقب میں نکل آئے اور ایک ہی کارروائی میں اٹھارہ فوجی مار دیے، یوں اسرائیل نے زمینی طور پر غزہ میں داخلے کا خیال ترک کر دیا اور واپس لوٹ گئے۔ اسرائیلی میڈیا نے فوجی دستوں کی ناکام واپسی کو شرمناک قرار دیا۔ اس جنگ کا اگر جائزہ لیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اسرائیلی فوجیں اپنا ایک بھی جنگی ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہیں ...... اسرائیل نے صرف بم باری کر کے غزہ کو کھنڈر بنایا اور عوام کا قتلِ عام کیا جس میں زیادہ تعداد بچوں اور عورتوں کی تھی۔

اس جنگ نے جہاں امریکہ اور اقوام متحدہ کی ڈھٹائی اور بے شرمی واضح کر دی وہیں عرب حکمرانوں اور مصر کے ڈکٹیٹر کی منافقت عیاں کرتے ہوئے میر جعفروں کو بھی نمایاں کر دیا...... غزہ کی گلیاں کھنڈر بن چکی گھر تباہ ہوچکے، قبرستانوں میں جگہ نہیں رہی، کل کا منظر یہ تھا کہ سولہ دن پہلے ایک قبر کو کھودا گیا کہ اس کے عزیز کو بھی ساتھ ہی دفنا دیا جائے تو شہید کا کفن صاف، چہرہ تر و تازہ، ماتھے پر خون کی تازہ بوندیں اور ہونٹوں پر میٹھی مسکراہٹ نے دیکھنے والوں پر عجیب سرشاری کی کیفیت طاری کر دی، کل غزہ کی ایک گلی میں سیکڑوں لوگ جمع تھے، ایک دس سالہ بچہ زار و قطار بہنے والے آنسو پونچھتا جا رہا تھا اور اونچی آواز میں نظم گنگنا رہا تھا!

ہم جھکنے والے اور دبنے والے نہیں ہیں
اللہ کی نصرت ہمارے ساتھ ہے
ہمارے جسم چھلنی ہوچکے
مگر ہمارا عزم دم نہیں توڑا ہے

☆☆☆☆☆

20 جولائی: صوبہ نیمروز............ ضلع خانشین............ مجاہدین کے چوکیوں پر حملے............ 8 اہل کار ہلاک............ مجاہدین نے بھاری ہتھیار بھی اپنے قبضے میں لے لیے

''ضربِ کذب''......عالمی کفر کی پشت پناہی میں!

کاشف علی الخیری

عربی کا معروف محاورہ ہے کہ تعرف الاشیاء باضدادھا......یعنی ''اشیا اپنی مخالف چیزوں سے پہچانی جاتیں ہیں''......حق کی پہچان مدمقابل باطل سے ہوتی ہے، ایمان کی قیمت کا اندازہ کفر کی تاریکیوں میں گم ہو کر اخروی خسارہ کے شکار ہونے والوں کو دیکھ کر بخوبی ہوتا ہے، روشنی کی قدر اُس کے حریف اندھیرے کے چھا جانے سے ہوتی ہے، علم کی اہمیّت کا احساس جُہل کی ظلمتوں سے پالا پڑنے پر ہی ہوتا ہے......اسی فطری پیمانے پر پاکستانی فوج کی مجاہدین کے خلاف شروع کردہ فوجی کارروائی کو پرکھا جائے تو گتھیاں سلجھنے میں دیر لگتی ہے نہ ہی کذب وافترا کے بل بوتے پر اٹھائے جانے والے پروپیگنڈا کے طوفان پریشان کرتے ہیں!

کفار کی امیدیں اور تمنائیں!

امریکہ، برطانیہ، چین، بھارت، روس، آسٹریلیا، ایساف اور نیٹو اتحاد کے تمام ممالک ''ضربِ کذب'' سے امیدیں لگائے بیٹھے ہیں......حالات کی ''ستم ظریفی'' ملاحظہ ہو کہ جو کفریہ طاقتیں طاقت کے نشہ میں مدہوش، توپ وتفنگ کی طاقت پر گھمنڈ کرتے ہوئے اور ٹیکنالوجی کے غرور کے پندار میں مبتلا تھیں' وہ ہر میدان میں مجاہدین کے مقابلے میں کُلّی طور پر عاجزی وبے بسی کی تصویر بن گئیں......کفار کے منہ زور اور بد دماغ لشکروں پر اللہ تعالیٰ کی ایسی مار پڑی ہے کہ اُن کی تمام تر عسکری مہارتیں اور جنگی منصوبے اُن کے لیے از اول تا آخر ناکامی ونامرادی ہی لے کر آئے ہیں......اب ان شکست خوردہ لشکروں کی آس وامید کا واحد مرکز ''ضربِ کذب'' ٹھہرا ہے! اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شمالی وزیرستان میں کی جانے والی چڑھائی اور فوجی کارروائی کی اصل کیا ہے' جسے متبرک ناموں میں ''ملفوف'' کر کے عامۃ المسلمین کے ہاں معتبر بنانے کی نامراد کوششیں کی گئیں!

۱۶ ستمبر کو امریکی خفیہ ادارے کے سابق سربراہ مائیکل ہیڈن نے شمالی وزیرستان میں آپریشن کو سراہتے ہوئے کہا کہ ''پاکستانی فوج شمالی وزیرستان میں داخل ہوئی اور مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی''۔ یکم اگست کو وائٹ ہاؤس کے ترجمان جوش ایرنسٹ نے کہا ''قبائلی علاقے امریکہ پر حملوں میں استعمال ہوئے، یہ اصل ایشو ہے۔ ان علاقوں میں موجود القاعدہ کے ہمدرد عناصر امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے لیے حقیقی معنوں میں خطرہ بنے ہوئے ہیں''۔ ۷ اگست کو افغانستان میں امریکہ اور نیٹو افواج کے نئے کمانڈر جنرل جان ایف کیمبیل نے کہا کہ ''شمالی وزیرستان میں پاکستانی فوج کی کارروائی درست اقدام ہے اور ضروری ہے کہ اس طرح کے اقدامات جاری رکھیں جائیں، عسکریت پسندوں کو شکست دینے کے لیے پاکستان اور افغانستان کے درمیان تعاون ضروری ہے، دہشت گردی ان ملکوں کے عوام اور ان کے طرزِ زندگی کے لیے خطرہ بنی ہوئی''۔

راحیل شریف نے اگست کے اوائل میں آسٹریلیا کا دورہ کیا، ان جرنیلوں کو ہر چھوٹے بڑے کافر کے پاؤں دھونے اور چرن چھونے پڑتے ہیں، آسٹریلیا کا دورہ بھی اسی سلسلے کی کڑی تھا...... جہاں راحیل نے شمالی وزیرستان آپریشن کی تمام کارگزاری پیش کی، آسٹریلوی وزیر دفاع ڈیوڈ جانسن، وزیر خارجہ جولی بشپ، سیکرٹری دفاع ڈینس رچرڈ، آرمی چیف جنرل ڈیوڈ موریسن کے پاس طلبی ہوئی اور ''ضربِ کذب'' پر ان صلیبیوں کو تفصیلی بریفنگ دی گئی......اگلے روز آسٹریلوی وائس چیف آف ڈیفنس فورسز ایڈمرل رے گریگز سمیت آسٹریلوی سروسز چیفس نے ''گول میز عدالت'' سجائی، جہاں ''وقار'' کی پیشی ہوئی اور ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں افواج پاکستان کی ''قربانیوں کی تفصیلات بیان کی گئیں! انہی ''قربانیوں'' کا تذکرہ سی آئی اے کے سابق افسر اور ''امور دہشت گردی'' میں خصوصی مہارت کے حامل مائیکل شیور نے ۲۸ اگست کو ان الفاظ میں کیا ''پاکستانی فوج ہماری قیمتی ترین اتحادی ہے، یہاں تک کہ اسرائیل سے بھی زیادہ! حتیٰ کہ اُس نے ہماری خاطر اپنے ملک کو خانہ جنگی کی نذر کر دیا ہے''! اس سے زیادہ بیّن، واضح اور دوٹوک الفاظ کیا ہوں گے' اس جنگ کی حقیقت بیان کرنے کے لیے؟؟؟

چین کی بے چینی!

عام طور پر مسلمان' چین کے الحاد وکفر کو سمجھتے ہیں نہ ہی اسے اپنا دشمن گردانتے ہیں، حالانکہ مشرقی ترکستان کے کروڑوں مسلمانوں پر چینی طواغیت نے جو ہولناک مظالم، جور وجفا، جبر وتشدد اور ستم کے ویسے ہی کوڑے برسائے جیسے صلیبی صیہونی اتحادیوں نے عراق، افغانستان، صومالیہ اور یمن کے اہل ایمان پر برسائے......مشرقی ترکستان کے مسلمانوں کا چینی کفار کے ہاتھوں ایمان محفوظ ہے نہ شعائرِ اسلام، وہ ارکانِ دین پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں نہ ہی سنن نبوی کی پیروی کر سکتے ہیں، وہاں مساجد کو کچھ تحفظ حاصل ہے نہ ہی مدارس کا نظام کافر چینی نظام کی دست برد سے محفوظ ہے! ایسے میں ترکستانی مجاہدین نے چین کے خلاف جہاد وقتال کا راستہ اختیار کیا تو وہ بھی ''دہشت گردی'' کے زمرے میں شمار ہونے لگے! اور یہ بھلا کیسے ہوسکتا ہے کہ آج کے دور میں کوئی بھی 'دہشت گردی' کا مرتکب ہو اور ''فرنٹ لائن اتحادیوں'' کے شر سے مامون رہ سکے! پھر یہ فوج تو ہرایرے غیرے کافر کے لیے اپنے کندھے پیش کرنے کی تاریخ مسلسل کی وراثت رکھتی ہے تو ''ہمالیہ سے

21 جولائی: صوبہ پکتیکا......صدر مقام......ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ......ایک فوجی گاڑی تباہ......5 فوجی ہلاک

بلند اور سمندروں سے گھرے کفر'' کی چاکری کرنا تو اس کا اولین فرض منصبی قرار پاتا ہے!

۲/اگست کو چینی سفارت خانے میں چین کی پیپلز لبریشن آرمی کے ۸۷ ویں یوم تاسیس کے موقع پر منعقد کی گئی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے جوائنٹ چیفس آف سٹاف کمیٹی کے چیئرمین جنرل راشد نے کہا'' پاکستان دہشت گردی کے خلاف جنگ میں چین سے مکمل تعاون کرے گا''...... ۵/اگست کو پاکستان میں چینی سفیر وائی ژونگ نے کہا'' پاکستان اور چین دہشت گردی کے خلاف تعاون کر رہے ہیں، سنکیانگ میں عسکری کارروائیاں کرنے والی ترکستان اسلامی مومنٹ کے لیے مشترکہ کارروائی ہوگی''......اس سے قبل ۲۲ جولائی کو افغانستان کے لیے چین نے خصوصی ایلچی سن یوژی نے کہا'' پاکستانی حکومت اور فوج کی ایجنسی کے طور پر آئی ایس آئی دہشت گردی کے خلاف جنگ میں موثر کردار ادا کرتی رہی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ کسی مخصوص دہشت گرد گروپ کے ساتھ شامل ہونے کی بجائے پاکستانی حکومت یا اس کی کوئی بھی ذمہ دار ایجنسی صرف دہشت گردی کے خلاف جنگ کرے گی''۔

مذاکرات کی ناکامی کا ذمہ دار کون؟

حکومت نے طالبان کے ساتھ مذاکراتی مکر کئی مہینے تک جاری رکھا اور اس مکر کی آڑ میں طالبان قیادت کی شہادتیں، خفیہ عقوبت خانوں میں موجود مجاہدین کی تشدد زدہ لاشیں اور مجاہدین کے مابین افتراق وانتشار کی فضا پیدا کرنے کی سعی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہوسکا! اس کی بنیادی وجہ یہی رہی کہ'' پنڈی سرکار'' مذاکرات کو'' وقار کے سودے'' کے مترادف سمجھتی رہی اور جمہوری حکومت بھی مسلسل منافقت سے کام لیتی رہی! مذاکرات کی ناکامی کا ذمہ دار حکومتی کمیٹی کے رکن رستم شاہ مہمند نے بھی حکومت کو قرار دیا اور طالبان کمیٹی کے رکن پروفیسر ابراہیم نے بھی حکومتی کہہ مکرنیوں کو ہی مذاکرات کی ناکامی کی وجہ قرار دیا۔ یکم اگست کو کرک میں خطاب کرتے ہوئے پروفیسر ابراہیم نے کہا'' پاکستان میں پاکستانی فوج کے ہاتھوں پاکستانیوں کا خون بہایا جا رہا ہے، امن مذاکرات اس لیے ناکام ہوئے کہ مذاکرات شروع ہی نہ ہوسکے کیونکہ فوج یہ نہیں چاہتی تھی! حکومت میں اتنی ہمت نہیں کہ وہ فوج کی مرضی کے بغیر مذاکرات کرتی اور یہ باتیں حکومت صاف صاف عوام کو نہیں بتا سکتی''۔

اربوں روپے فوج کے لیے جاری:

ایک طرف یہ حقیقت ہے کہ حکومت فوج کی مرضی کے بغیر کچھ بھی کرنے کی ہمت نہیں کر پاتی جب کہ دوسری جانب فوج ہے کہ حکومت کو گردن سے دبوچ کر اربوں روپے وصولتی ہے! ۱۴/اگست کو عمران اور پادری کی سرکس شروع ہوئی اور اسی تماشے کو'' ڈراوے'' کے طور پر استعمال کر کے فوج نے فوری طور پر ۱۵/ارب روپے حاصل کر لیے......ظاہر ہے کہ حکومت میں 'جراتِ انکار' کی ہمت کیونکر پیدا ہوسکتی تھی جب بوٹ والوں کے اشاروں پر ایک چھوڑ دو دو فساد مارچ اسلام آباد کی سڑکوں پر جاری وساری تھے! ۱۶/اگست کو وزارت خزانہ نے یہ رقم جاری کر دی......یاد رہے کہ یہ ۱۵/ارب روپے امریکی آقاؤں کی طرف سے جاری کردہ کولیشن سپورٹ فنڈ کے علاوہ ہیں جو جرنیلوں کے خراب ہوتے منہ کے ذائقے میں'' مٹھاس'' پیدا کرنے کے لیے ادا کیے گئے ہیں......لیکن یہ جرنیل بھلا اتنے میں کیوں راضی رہیں گے......لہٰذا تادم تحریر دونوں فسادی اسلام آباد میں کھل کر کھیل رہے ہیں اور کوئی اُنہیں روکنے ٹوکنے والا نہیں، یہ کھیل اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک'' عوامی اور جمہوری'' حکومت بالکل بے دست وپا نہیں کر دی جاتی اور پردے کے پیچھے بیٹھے پُتلیاں نچانے والے اپنی ہر چھوٹی بڑی بات منوا نہیں لیتے!

مجاهدین کی عملیات:

ان جرنیلوں اور طواغیت کے غلام فوجیوں کا علاج مجاہدین کے پاس ہی ہے! اور مجاہدین اس علاج کو خوب اچھی طرح کر رہے ہیں! وہ الگ بات ہے کہ جن کی آنکھوں اور دلوں پر فوجی ترجمانوں کے زبان وبیان کی پٹیاں چڑھی ہوں اُن کے لیے مجاہدین کے بیان کردہ حقائق ناقابل اعتبار ہی ہوتے ہیں......آئی ایس پی آر کے دعووں پر یقین کرنا تو دور کی بات اب ان 'خاکی پریس ریلیزوں' کے لیے لغت کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ ناگزیر ہے کہ جھوٹ، دروغ گوئی اور کذب بیانی جیسے الفاظ فوجی بیانات کے آگے بے وقعت وبے معنی ہو چلے ہیں! آج ملکی وبین الاقوامی ذرائع ابلاغ، تجزیہ نگار اور مبصر حیران وپریشان ہیں کہ مجاہدین کی طرف سے طویل خاموشی کے آخر معنی کیا ہیں! یہ بے وقوف چاہتے ہیں کہ مجاہدین' ان کے مزاج اور'' بریکنگ نیوز'' کی چیخ وچنگھاڑ کے مطابق ردعمل ظاہر کریں......لیکن مجاہدین کی قیادت' اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق اور اُس کی ودیعت کردہ بصیرت سے جنگی حکمت عملی بناتی ہے اور اسی حکمت عملی کے تحت جنگ کے میدان میں اترا جاتا ہے! یکم اگست کو غلام خان روڈ سے گزرنے والے فوجی قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۲۶ فوجی اہل کار ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔ ۳/اگست کو میر علی میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں ۸ فوجی ہلاک ہوگئے۔ ۵/اگست کو دتہ خیل میں مجاہدین اور پاکستانی فوج کے مابین جھڑپوں میں ۲۰ فوجی مردار جب کہ ۳ فوجی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔ ۸/اگست کو دتہ خیل میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۵ پاکستانی فوجی مارے گئے۔ ۱۰/اگست کو مجاہدین نے میر علی میں فوجی قافلے پر راکٹ حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۳ فوجی مارے گئے۔ ۱۴/اگست کو شوال میں مجاہدین کے حملے میں ۵ پاکستانی فوجی ہلاک ہوئے۔ ۲۱/اگست کو میران شاہ میں پاکستانی فوج کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے شدید حملے کے نتیجے میں ۶۳ فوجی ہلاک ہوگئے جب کہ ۲۳ زخمی فوجیوں کو گرفتار کر لیا گیا جن میں سے ۱۲ فوجیوں نے مجاہدین کی صفوں میں شمولیت کا اعلان کیا۔

آج پاکستانی فوج کے عام سپاہی سے لے کر جرنیلوں تک ہر کوئی بخوبی جانتا ہے کہ میدان میں مجاہدین کے ہاتھوں ان کی کیسی درگت بن رہی ہے! لیکن ان میں سے کوئی بھی قبر کے جھٹکوں اور اندھیروں میں جانے سے پہلے اپنی انا کے خول سے باہر آنے کو ہرگز تیار نہیں!

21 جولائی: صوبہ بلمند.................ضلع لشکر گاہ.................ایک فدائی مجاہد نے اپنی بارود بھری گاڑی پولیس چیف کے قافلے سے ٹکرا دی.................9 پولیس اہل کار ہلاک اور 2 ٹینک تباہ

امرائے جہاد کے نام

شیخ عطیۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ

اس سے ملتا جلتا دوسرا اہم امر جس پر ہمیں توجہ کی ضرورت ہے وہ استشہادی عملیات کی فقہ' جسے فقہائے کرام' قاعدہ تترس' سے موسوم کرتے ہیں' اس کی حدود و قیود کو واضح کرنا ہے۔ہم اپنے ساتھیوں کے سامنے اس کی تشریح کریں بالخصوص وہ ذمہ داران جو ان کارروائیوں کی منصوبہ بندی اور تنفیذ کرتے ہیں اور وہ فدائیین جو' ان عملیات میں شریک ہوتے ہیں ان پر ان مسائل کا واضح ہونا بہت ضروری ہے۔بعض اوقات ہم دیکھتے ہیں کہ فدائی مجاہد اس حوالے سے لاپرواہ اور لاعلم ہوتے ہیں اور عوام کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔بالخصوص ایسے کم سن فدائی جو علم و معرفت سے نابلد ہوتے ہیں اور ان کی کوئی دینی تربیت نہیں ہوتی اور اس سے بھی بڑھ کر وہ خطرناک ہدایات ہوتی ہیں جو انہیں عین موقع پر دی جاتی ہیں جو العیاذ باللہ دین کے مخالف ہوتی ہیں۔جیسے مجاہدین میں سے بعض لوگ انہیں یہ پڑھا دیتے ہیں کہ'' بازاروں میں پھرنے والے عوام چونکہ اہلِ حق اور مجاہدین کی نصرت نہیں کرتے اور طاغوت اور مرتدین کے ساتھ رہنے پر راضی ہیں اس لیے منافق ہیں۔چنانچہ ان میں سے جتنے بھی مارے جائیں فدائی پر اس کا کوئی وبال نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کے خون کے بارے میں اس سے کوئی پوچھ ہوگی''۔بلاشبہ یہ مطلقاً ایک عظیم خطا، واضح گمراہی ہے اور ایک بڑے فساد کا پیش خیمہ بن سکتی ہے۔

بے شک وہ مسلمان ممالک جہاں مرتد حکومتیں قائم ہیں وہاں کی عام آبادی، سڑکوں اور بازاروں میں پھرنے والی عوام بالاصل اور مجموعی طور پر مسلمان ہیں۔پھر ان میں صالحین اور دیگر آپس میں ملے ہوئے ہیں، ان میں کچھ ایسے ہیں جو مرتد کافر ہیں اور ان کا خون حلال ہے۔لیکن مسلمان ممالک میں بسنے والے عوام مجموعی طور پر مسلمان ہیں جو کتاب و سنت اور مسلمانوں کے مشہور مذاہبِ اربعہ کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں اور یہ مسئلہ متعدد کتب اور ابحاث سے ثابت ہے۔جو کوئی اس کے خلاف کہتا ہے تو وہ یقیناً غلو اور گمراہی کا شکار ہے اور اہلِ علم کی متفقہ رائے کا مخالف ہے۔

مسلمان عوام کے فسق و فجور، کمی و تقصیر یا جہاد کی نصرت سے پیچھے بیٹھ جانے کے باوجود اگر کوئی اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنیاد پر جان بوجھ کر ان پر قتل کا حکم لگاتا ہے اور اس زعم میں ہے کہ ان کے خون کے بارے میں اس سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی تو وہ صریح گمراہی میں مبتلا ہے اور علم و فقہ کی حدود سے خارج ہے۔ایسا شخص حرام کا مرتکب ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی ناراضی، غضب اور پکڑ کو دعوت دے رہا ہے۔وہ اس بات کا حق دار ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کو ناکام کر کے دشمن کو اس پر مسلط فرما دے۔

محترم بھائی! اگر آپ کو اپنے مامور مجاہدین میں ایسے کسی معاملے سے واسطہ پڑے تو مجھے امید ہے آپ شرعی علمی طریقے سے اسے حل کریں گے۔بلاشبہ یہ ایک ذمہ داری ہے جسے فوراً ادا کرنا چاہیے۔آپ کو چاہیے کہ فوراً ان کا ہاتھ روکیں، نہیں تو میں آپ کو اس کے برے انجام اور مضر اثرات سے خبردار کرتا ہوں۔فوراً اس کی اصلاح کا اہتمام کریں اور اس مسئلے کو اولین ترجیح بنائیں...... اللہ سبحانہ تعالیٰ آپ کے حالات کی اصلاح فرمائے اور آپ کی نصرت کرے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنصُرُوا اللَّهَ يَنصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ

پھر دینی و دنیوی دونوں اعتبار سے دیکھا جائے تو کسی بھی سیاسی، عوامی انقلابی تحریک کی کامیابی کیوں کر ممکن ہے کہ اس کی قیادت اور افراد، عامۃ الناس (عوام، اکثریت اور اپنی قوم) کی ہمدردی اور حمایت حاصل کرنے اور انہیں اپنے ساتھ ملانے کی محنت نہ کریں۔وہ کیسے اپنی تحریک کی کامیابی کی امید رکھ سکتے ہیں جب کہ لوگ ان سے متنفر ہوں اور ہر آنے والے دن کے ساتھ ان سے دور ہوتے جا رہے ہوں اور ان کی زبانِ حال کہہ رہی ہو

وجدناهم اخبُرْ تَقْلُهُ۔

کسی بھی فرد کا منصوبہ کیسے کامیاب ہو سکتا ہے جب کہ لوگوں کی رائے اس کے بارے میں یہ ہو

إن تريد إلا أن تكون جبّاراً في الأرضِ وما تريد أن تكون من المصلحين

''تم چاہتے ہو کہ زمین میں ظلم و ستم کرتے پھرو اور یہ نہیں چاہتے کہ نیکوکاروں میں ہو''۔

روز بروز اس کے بارے میں یہ تاثر عام ہوتا جائے اور وہ خود بھی اپنے افعال سے اس کی تصدیق کرے اور اس کی غلطیوں کی اصلاح ہوتی ہوئی نظر نہ آئے نہ ہی اس کے اندر، شفقت رحمت اور احسان کا کوئی مادہ پایا جائے!

جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ اکرم الخلق ہیں، انہیں بھی اللہ سبحانہ تعالیٰ فرما رہے ہیں:

وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لاَنفَضُّواْ مِنْ حَوْلِكَ

''اور اگر آپ بدخو اور سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے پاس سے بھاگ

21 جولائی: صوبہ فاریاب......... ضلع قیصار.......... مجاہدین کے حملے.......... 21 افغان فوجی ہلاک اور زخمی.......... 5 گاڑیاں بھی تباہ

کھڑے ہوتے''۔

بہت ضروری ہے کہ قائدین جہاد اپنے مامورین کو یہ سکھائیں، ان کی اس نہج پر تربیت کریں اور اس سے پہلے اپنے اندر یہ صفت پیدا کریں کہ انہیں عامۃ الناس کے ساتھ مشفقانہ رویہ اختیار کرنا چاہیے، عوام کے ساتھ رحمت اور آسانی والا معاملہ کرنا چاہیے۔ قائدین اپنے ساتھیوں کی تربیت کریں کہ وہ عوام کو سزا دینے، قتل کرنے یا ان سے انتقام لینے میں جلدی کرنے کی بجائے ان کی خطاؤں، نقائص اور کوتاہیوں پر صبر کریں اور محبت اور رفق کے ساتھ بتدریج ان کی اصلاح کے لیے کوشاں رہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کوئی مہم روانہ کرتے یا کسی کو کسی سریہ یا جیش کا امیر مقرر کرتے تو ہمیشہ یہ نصیحت کرتے جو متعدد احادیث میں وارد ہوئی ہے:

يسّروا ولا تعسّروا وبشّروا ولا تنفّروا

''آسانیاں پیدا کرو، مشکلیں نہ بناو، خوش خبریاں سناو اور نفرتیں مت پھیلاؤ''

کیا کبھی ہم نے اس نصیحت میں تدبر کیا ہے اور اس کا صحیح فہم حاصل کر کے اس پر عمل کی کوشش کی ہے؟

اگلا اہم معاملہ جو توجہ طلب ہے: ہم پر واجب ہے کہ ہم مجاہدین کی نگرانی کریں کہ ان کے اندر دین کے معاملے میں ہرگز غلو پیدا نہ ہو۔ بالخصوص لوگوں پر کفر کا حکم لگانے (یعنی مسئلہ تکفیر) کے بارے میں! بے شک اس مسئلے میں غلو ایک عظیم مصیبت ہے۔ یہ ان خبیث ترین امراض میں سے ہے جن میں مجاہدین کے مبتلا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں کچھ مجرب باتیں عبرت والوں کے لیے ذکر کرتا ہوں۔ غلو بالعموم ہر دین میں ایک مہلک اور خطیر مرض رہا ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إياكم والغلوَّ في الدين فإنما أهلك من كان قبلكم الغلوُّ في الدين(رواه أحمد والنسائي وغيرهما)

''تم دین کے معاملے میں غلو سے بچو، بے شک تم سے پہلے والوں کو دین میں غلو کرنے ہی نے ہلاک کیا''۔

اور فرمایا:

"هلك المتنطعون" قالها ثلاثاً.(رواه مسلم)

''ہلاک ہو گئے غلو (بے جا شدت) کرنے والے اور اس کو تین دفعہ دہرایا''۔

یہ ارشادات مطلق دین میں غلو کے بارے میں ہیں، جب کہ اگر یہ غلو ''مسلمانوں کی تکفیر'' کے مسئلے میں پیدا ہو جائے اور پھر اسے بہت ہلکا معاملہ سمجھ کر بے خطر اپنا لیا جائے تو یہ اس سے بھی کئی گنا زیادہ مہلک اور تباہ کن ہو جاتا ہے۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں کہ وہ ہمیں، آپ کو یا ہمارے کسی بھائی کو اس میں مبتلا کرے۔

اگر ہمیں پتہ چلے کہ بعض مجاہدین، دیگر مجاہدین یا عوام کی بے دھڑک تکفیر کرنا شروع ہو گئے ہیں تو لازم ہے کہ ہم اس سے مکمل احتراز کریں اور اپنی پوری قوت سے مجاہدین کی اس مسئلے میں صحیح منہج پر تربیت کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں میں نے کئی امور کا تجربہ کیا...... ان میں سے ایک آزمودہ طریقہ آپ کے لیے بیان کرتا ہوں جو ان شاء اللہ نفع بخش ہو گا۔ ہم اپنے بھائیوں کی تربیت اس انداز میں کریں کہ ان کی توجہ اپنے عیوب پر مرکوز رہے اور وہ اپنے نفس کی اصلاح اور تزکیہ میں اس قدر مشغول ہوں کہ ان کی نظر لوگوں کے عیوب کی طرف اٹھے ہی نہیں۔ ہم بھائیوں کی یوں تربیت کریں کہ وہ ہر وقت اپنے دین کی سلامتی اور عافیت کے لیے دعا گو رہیں، ان کے دلوں میں بغیر علم دینی معاملے میں حکم لگانے کا خطرہ واضح ہو جائے، اس میں سے اہم ترین یہ کہ بغیر ضروری علم کے کسی مسلمان کی تکفیر کا حکم لگایا جائے، بھائیوں کو یہ بات سکھائی جائے کہ یہ مسئلہ ایسے اہل علم فقہا کے سپرد کرنا چاہیے جن کی دیانت اور ورع معلوم ہو۔ غیر عالم عوام کو ان مسائل میں پڑنے سے مطلقاً روکا جائے۔ امرا کی ذمہ داری ہے کہ اگر وہ عام مجاہدین میں سے کسی کو اپنے اجتہاد سے عوام میں سے فلاں فلاں کی تکفیر پر کلام کرتا ہوا سنیں تو اس کو سختی سے منع کریں۔ اگر ہم ان بنیادوں پر کام کریں تو ان شاء اللہ پھر کامیابی یقینی ہے۔

مجاہدین کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی اس حدیث کے معنی سمجھائیں:

طوبى لمن شغله عيبُهُ عن عيوب الناس

خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس کے اپنے عیوب کی مشغولیت نے اسے دوسروں کے عیب ٹٹولنے سے باز رکھا''۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

المسلمُ من سلم المسلمون من لسانه ويده(رواه البخاری و مسلم)

''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''۔

اسی طرح یہ حدیثِ نبوی:

المجاهد من جاهد نفسه في ذات الله

''مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس کو اللہ کے لیے فنا کر دے''

والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه

اور مہاجر وہ ہے جو اس چیز کو ترک کر دے جس سے اللہ سبحانہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہو''۔

اسی طرح حضرت معاذ بن انس الجہنی رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں وہ بیان فرماتے ہیں:

21 جولائی: صوبہ بدخشاں.................ضلع جرم.................ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ.................ایک ٹینک تباہ.................5 فوجی ہلاک

غزوتُ مع نبيّ الله صلى الله عليه وسلم غزوةَ كذا وكذا فضيق الناسُ المنازلَ وقطعوا الطريقَ، فبعث نبيُّ الله صلى الله عليه وسلم منادياً ينادى في الناس أنَّ مَنْ ضيّقَ منزلاً أو قَطَعَ طريقا فلا جهادَ له .رواه أبو داود وأحمد وغيرهما، وورد في بعض ألفاظ هذا الحديث في بعض المصادر ......أو أذى مؤمناً فلا جهادَ له

''میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں گیا (پھر غزوے کی رووداد بیان کی اور فرمایا) لوگ غزوے کے دوران لوٹ مار کرتے اور دوسروں کو پریشان کرتے رہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی بھیجا جس نے لوگوں میں آکر اعلان کیا کہ جس نے لوٹ مار کی یا منزل کو تنگ کیا اس کا کوئی جہاد نہیں، بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں '' یا مومن کو اذیت دی تو اس کا کوئی جہاد نہیں''۔

اسی طرح مجاہدین کے قائدین پر واجب ہے کہ وہ اپنی اور اپنے مامورین کے نفوس کی ان تمام روحانی بیماریوں سے حفاظت کے لیے بھرپور اور انتھک محنت کریں جس میں ان کے مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔ان بیماریوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان میں سے چند ایک: عُجب، غرور، کِبر، لوگوں سے خود کو اعلیٰ سمجھتے ہوئے ان پر ظلم کرنا ہیں۔ بے شک یہ تمام امراض ایمان کے لیے مفسد اور انسان کے لیے ہلاکت کا موجب ہیں۔(العیاذ باللہ)

اس کا سبب یہ ہے کہ اگر مجاہد تزکیہ نفس کے علوم اور معارف نافعہ سے مسلح نہ ہو تو اس راستے کی طوالت اور وحشت، فتح، قوت اور غلبہ اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کی طرف سے ملنے والے طعنِ جوامت کے بیٹوں کو اس کی معاونت سے پیچھے رکھتے ہیں اور پھر جہاد کے راستے میں پیش آنے والی لگاتار لڑائیاں اور مزاحمتیں...... یہ سب عوامل مجاہد کے ان امراض میں مبتلا ہونے کا خدشہ پیدا کر دیتی ہیں اور مجاہد کی غربت اور وسائل کی کمی کی وجہ سے شیطان کے لیے مجاہد کو ان بیماریوں میں مبتلا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ یوں مجاہد ایک عظیم شر کا شکار ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے جہاد کو فاسد کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبردار فرمایا ہے کہ شیطان، ابنِ آدم کے لیے اللہ کی راہ میں ہر موڑ پر گھات لگا کر بیٹھتا ہے تاکہ اس کے دین، ہجرت اور جہاد کو تباہ کر سکے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: خصائص مومن

منکر کی اصلاح کیسے کرے؟ اس کے طریقے ہیں، آداب ہیں، ہر حال کا حکم الگ ہے، جیسا موقع ہو ویسا معاملہ کرنا چاہیے۔اس کو علما سے معلوم کرے، جس کا جو حال ہو اس کے بارے میں پوچھے کہ میرا یہ حال ہے، یہ حال ہے اور فلاں منکر ہے اس کی اصلاح کیسے کروں؟ اصلاح کرتا ہوں اپنے کو منکر سے بچاتا ہوں تو یہ نقصان کا اندیشہ ہے تو ایسے موقع پر کیا کروں؟ شریعت نے آسانیاں دی ہیں، ہر ایک کے لیے ضروری نہیں قرار دیا کہیں فتنہ کا اندیشہ ہے، کہیں کٹنے کا اندیشہ ہے، مارے جانے کا اندیشہ ہے تو شریعت کہتی ہے کہ ایسے موقع پر ضروری نہیں نصیحت کرنا، ہاں اگر صبر کی طاقت اور کسی سے شکوہ شکایت نہیں کرے گا تو پھر نصیحت کرنے پر جہاد کا ثواب ملے گا، حق کی خاطر جان دو گے تو شہادت کا درجہ پاؤ گے۔

اپنی اصلاح کی بھی فکر رھنی چاھیے:

ہاں بھائی! منکرات کی اصلاح اور اس سے روک ٹوک کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی بھی اصلاح کی فکر چاہیے اور اپنے کو دیکھنا چاہیے کہ ہمارے اندر کتنی کمی و کوتاہی ہے ان کو پورا کرنے کی فکر کرے۔ اصل تو یہی ہے۔ جس طرح جسمانی اعتبار سے کوئی کمی محسوس ہوتی، مثال کے طور پر پھیپھڑے میں داغ ہو یا دل کی بیماری ہے یا کوئی اور شکایت ہوتی ہے تو فوراً معالج کے پاس رجوع کرتے ہیں۔ ایسے ہی روحانی اعتبار سے جو بیماریاں ہیں ان میں دینی معالج کے پاس رجوع کرنا چاہیے۔ اگر ایسی جگہ ہے کہ اس کا موقع نہیں ملتا تو فکر رہے، تلاش رہے جب تک اس کا انتظام نہیں ہوتا اس وقت تک چار کتب پڑھے ان سے مدد ملے گی۔ ایک تو جزاء الاعمال پڑھے، دوسری کتاب حیوۃ المسلمین ہے اس کو پڑھے، تیسری کتاب حکایاتِ صحابہ ہے، چوتھی حقوق الاسلام ان کو پڑھے۔ یہ کتابیں آسانی کے ساتھ ملتی ہیں ان کتابوں کو پڑھتا رہے اور اس کے موافق عمل کرتا رہے۔ اس کے ساتھ کسی اللہ والے کی خدمت میں یعنی معالج روحانی کے پاس جائے اور اس کی فکر رکھے، ان شاء اللہ تعالیٰ وہاں جاؤ گے تو وہ حضرات جیسا مرض دیکھیں گے ویسا علاج کرتے ہیں۔

علاج کے ساتھ مریض کے حسب حال غذا بھی چاہیے!

اسی کے ساتھ ایک بہت ہی اہم چیز ہے اور سب ہی اس کی تلقین کرتے ہیں۔ وہ یہ کہ علاج کے ساتھ ساتھ مریض کے حسبِ حال غذا بھی ضروری ہوتی ہے تاکہ دونوں کام ہوں کہ مرض کا ازالہ بھی ہو اور قوت بھی پیدا ہوتی رہے۔ چنانچہ اہل اللہ، مریض کے حسبِ حال علاج تجویز کریں گے، نسخہ بتلائیں گے، ساتھ ہی غذا بھی بتلائیں گے۔ وہ غذا کیا ہے؟ سنت کا اہتمام......سنت کا جتنا اہتمام ہو گا اتنا ہی ان شاء اللہ نفع ہو گا، اللہ تعالیٰ کا قرب بڑھے گا اور محبت میں اضافہ ہو گا۔ اور ان شاء اللہ اس پر عمل کی برکت سے گناہوں سے بچنے کی طاقت و ہمت پیدا ہو جائے گی...... بڑی خاص چیز ہے، سنت کا اہتمام بڑی اہم چیز ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

22 جولائی: کابل.................خفیہ ادارے کے اہم مرکز پر مجاہد کا فدائی حملہ.................15 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

لہو میں بھیگی ایک اور عید مبارک ہو!

استاد احمد فاروق حفظہ اللہ

بسم الله والحمدلله والصلوة والسلام علی رسول الله وبعد،

سرزمینِ پاکستان میں بسنے والے میرے عزیز بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زخموں سے چور چور امت نے ایک اور عید گزار دی، فلسطین وشام سے لے کر وسطی افریقی ریاست تک اور برما و کشمیر سے لے کر وزیرستان تک مسلم لہو بہتا رہا...... آپ سب کو لہو میں بھیگی یہ عید مبارک ہو! الحمدللہ ہم نے بھی امریکی ڈرون طیاروں اور پاکستانی جیٹ طیاروں کے سائے میں، عام آبادیوں پر ٹینکوں اور توپوں کی وحشیانہ گولہ باری تلے اور ملبے کے نیچے سے معصوم خواتین و بچوں کی لاشیں نکالتے عید منائی! **ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔**

اس سب کے باوجود یہ سوچ کر عید کا مزہ تازہ ہو گیا کہ الحمدللہ عالمِ کفر کے سارے تیروں کا رخ ہمارے سینوں کی طرف ہے اور ہمارا وجود ان کے لیے اذیت کا باعث ہے۔ ایسا نہ ہوتا، تو شیطان اپنی کرائے کی فوج لے کر، اپنے سارے پیادہ وسوار، حامی و مددگار لے کر آج ان مٹھی بھر بے سروسامان مجاہدین پر اور کچے گھروں پر مشتمل ان چھوٹی چھوٹی بستیوں پر کبھی یوں چڑھ نہ دوڑتا۔ آخر ان کچے گھروں کے مکینوں میں کوئی چیز تو ایسی ہے نا کہ عالمِ کفر کے سردار بڑے بڑے شہروں اور قدرتی وسائل سے مالا مال، زرخیز علاقوں کو چھوڑ کر سنگلاخ پہاڑوں میں موجود ان سادہ سی بستیوں کے درپے ہیں!...... آخر کچھ تو ہے کہ یہود و نصاریٰ جدید اسلحے و وسائل سے لیس نام نہاد مسلم افواج کو اپنے لیے خطرہ نہیں سمجھتے لیکن ان جنگلوں اور غاروں میں بسنے والے کمزور لوگوں سے لرزاں و پریشاں ہیں اور ان کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے مستقل کوشاں ہیں؟ یقیناً اس میں نشانیاں ہیں غور کرنے والوں کے لیے!

یوں محسوس ہوتا ہے کہ قرآن کے بیان کردہ مناظر پھر سے دہرائے جا رہے ہیں۔ ہر قسم کے دنیوی وسائل سے لیس، بڑے بڑے لشکروں اور عالی شان محلات کے مالک، زمین میں خدائی کے دعوے دار فرعون کے سامنے جب محض دو بندگانِ خدا دو نہتے انبیائے کرام علیہما السلام ایک سچی دعوت کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں تو وہ اور اس کے حواری حواس باختہ ہو جاتے ہیں اور پریشانی میں اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں:

قَالُوا إِنْ هَـٰذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَيَذْهَبَا بِطَرِيقَتِكُمُ الْمُثْلَىٰ ۔ فَأَجْمِعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوا صَفًّا وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَنِ اسْتَعْلَىٰ (طٰہٰ ۶۴،۶۵)

’’کہنے لگے: یہ دونوں تو محض جادوگر ہیں اور چاہتے ہیں کہ اپنے جادو (کے زور) سے تمہیں تمہارے ملک سے نکال باہر کریں اور تمہارے بہترین طریق (زندگی) کا خاتمہ کر دیں۔ پس اپنے سارے داؤ جمع کر لو اور صف باندھ کر (میدان میں) اتر آؤ اور یقین رکھو کہ جیت اسی کی ہے جو آج غالب رہا‘‘۔

سبحان اللہ! کیا حضراتِ موسیٰ و ہارون علیہما السلام واقعی اتنی قوت رکھتے تھے کہ وہ فرعون اور آلِ فرعون کو ان کے ملک سے نکال باہر کریں؟ پھر فرعون کو اس قدر خوف اور پریشانی کیوں تھی؟ یہ خوف موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کی سچّائی سے تھا، ان کے برحق ہونے سے تھا۔ فرعون جانتا تھا کہ وہ باطل پر ہے اور حق کی حقانیت وسچّائی خود اپنے اندر اتنی قوت رکھتی ہے کہ اسلحے میں ڈوبا باطل بھی نہتے حق کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آج کے فرعون بھی اسی ذہنی کیفیت میں مبتلا ہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی حق بات ہوتی، کوئی سچّی اقدار، کوئی پاکیزہ دعوت ہوتی تو وہ مجاہدین کی بات امتِ مسلمہ اور انسانیت تک پہنچنے سے روکنے میں اتنے وسائل نہ کھپاتے۔ اگر ان کے پاس بھی کوئی سچّی دعوت ہے تو پھر تو معاملہ بہت آسان ہے، یہ ہمارے اور عوام کے درمیان حائل نہ ہوں اور ہماری بات دنیا تک پہنچنے دیں۔ ہم اپنی دعوت کے برحق ہونے کی دلیل بیان کریں اور یہ اپنے دلائل لائیں، حق خود ہی واضح ہو جائے گا۔ لیکن امریکہ اور اس سے وفادار پاکستانی حکمران طبقے کی اصل کمزوری ہی یہ ہے کہ وہ بے چارے مفلس ہیں، ہر دلیل، ہر شرعی و اخلاقی جواز، ہر قسم کی سچّائی و حقانیت سے تہی دامن۔ تبھی وہ ان مٹھی بھر اہلِ ایمان سے خوف زدہ ہیں۔ انہیں بھی وہی خوف لاحق ہے کہ جو فرعون کو لاحق تھا کہ یہ سچّی دعوت جاری رہی تو ان کے پیروں تلے موجود زمین بھی کھینچ لی جائے گی اور ان کا رائج کردہ شیطانی طرزِ حیات اور باطل نظام بھی پیوندِ خاک ہو جائے گا۔ اور ان شاء اللہ یہ سب ہو کر رہے گا، چاہے ان کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ گزرے! ان شاء اللہ اب وہ حقیقی عید بھی زیادہ دور نہیں جب امت شرق تا غرب کفار اور ان کے آلۂ کاروں کی غلامی سے مکمل آزاد ہو گی اور شریعت کی آزاد فضاؤں میں سانس لے گی۔

واللہ غالب علی امرہ ولکن اکثر الناس لا یعلمون۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

(یکم شوال، ۱۴۳۵ھ)

☆☆☆☆☆

22 جولائی: صوبہ بدخشاں..................ضلع جرم..................ایک فوجی مرکز پر میزائل حملہ..................10 فوجی ہلاک..................2 ٹینک تباہ

عید تو اُن کی ہے جو اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدے وفا کر گئے

مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ کا عید الفطر کے موقع پر امت مسلمہ کے نام پیغام

الحمدلله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی وسید المرسلین وعلی آله وصحبه اجمعین، اما بعد!

مسلمانوں پر یہ عید ایک مرتبہ پھر حال میں آئی ہے کہ ابھی امت کے جسم پر لگے پرانے زخموں سے خون رِس رہا تھا کہ مزید زخم لگا دیے گئے......سرزمینِ فلسطین لہولہان ہے، غزہ کے ابھی پچھلے زخم بھرنے نہ پائے تھے کہ اللہ کے دشمنوں نے عالم اسلام کو عید کا تحفہ اس طرح دیا کہ غزہ کے مسلمانوں کے گھروں ہی میں اُن کی قبریں بنا دی گئیں......طیاروں سے بم باری کرکے اُن کے گھروں کی چھتیں اُنہی پر گرا دی گئیں......

اسی طرح وزیرستان کے غیور مسلمانوں پر یہ عید اس طرح آئی کہ معصوم بچے گلیوں میں 'ابو ابو' پکارتے پھرتے ہیں، جب کہ اُن کے ابو کفر و اسلام کی اس جنگ میں پاکستانی فوج کے ہاتھوں ٹکرے ٹکرے کرکے منوں مٹی میں دفن کردیے گئے...... پھول کے مانند چھوٹی چھوٹی معصوم بچیاں 'ماں ماں' پکارتی گھر کے ملبے کی مٹی کو اپنے ننھے ہاتھوں سے کریدتی پھرتی ہیں کہ شاید عید کے چاند کی خبر سن کر اُن کی ماں اس ملبے سے نکل کر ان بچیوں کو نہلا دُھلا کر عید کے نئے کپڑے پہنا کر رشتے داروں کے گھر لے جائے......

ہاں! یہ عید ہم پر اس حال میں آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے لڑنے والوں کو امریکی اور پاکستانی مشترکہ آپریشن کا سامنا رہا، سارا رمضان مجاہدین پر ڈرون اور فوج کی بم باری میں گزرا ہے...... ہمارے ساتھیوں نے عید پر گھروں کی صفائی کے بجائے اپنے گھروں کے ملبے اٹھانے میں دن رات ایک کیا ہے......اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں خود کو شمار کرنے والو! تمہارے بھائی اور اُن کے بچے، یہ مجاہدین اور مہاجرین عید کی تیاری اس لیے نہیں کرسکے کہ سارا رمضان اپنے بچوں اور عورتوں اور جوانوں کی لاشیں اٹھانے، قبریں بنانے اور اُن کو دفنانے میں گزرا ہے......جی ہاں! شریعت یا شہادت کا نعرہ لگانے والے بھی بال بچے دار ہیں! لیکن اپنے بچوں کے لیے ایک بار پھر اس عید پر کھلونے نہ خرید سکے کہ اپنے بچوں کے کٹے پھٹے جسم تلاش کرنے میں بہت دیر لگ گئی! کیونکہ احتیاط ضروری تھی کہ بچوں کا جسم بہت نازک ہوتا ہے، کھلونے کیسے خریدتے کہ کھلونے اٹھانے والے ہاتھ ملبے کے ڈھیر میں مل ہی نہ سکے! کسی کی ٹانگ ملی، کسی کا دانت ملا، کسی کا دھڑ ملا اور کسی کا سر ملا......

تمہاری فوج کے برسائے بم اور تمہاری فیکٹریوں میں بنائے میزائل اتنے شریف کہاں تھے کہ جوانوں اور بچوں میں تمیز کرسکتے! پینٹا گون اور جی ایچ کیو والوں نے اپنے پائلٹوں کی ایسی تربیت کا انتظام کہاں کیا تھا کہ وہ صرف عسکری ٹھکانوں پر بم برسائیں اور گھروں کے صحن میں کھیلتے معصوم بچوں پر پہچاننے کے باوجود بم نہ گرائیں!

ہاں! میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیو! ہمارے بال بچے اپنے ابو کے ساتھ عید کی نماز کے لیے سج دھج کر اس لیے نہ نکل سکے کہ اُن کے ابو شریعت کے دشمنوں کی قید میں سورج کی روشنی اور عید کے چاند سے بھی محروم کردیے گئے......ظلم ہے! بے پناہ ظلم! اور اس سے بھی بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی اس کو ظلم کہنے کی جرأت نہیں کررہا......منبر و محراب خاموش ہیں، قلم جامد ہوگئے......حالانکہ اللہ کا قرآن پکار رہا ہے

وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاء وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَـذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا (النساء: ۷۵)

اے ایمان والو......! اے خود کو مسلمان سمجھنے والو......! اے قرآن پر ایمان لانے والو......! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں خود کو شمار کرنے والو! وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ ......کیا ہوا؟ کیا عذر تمہارے پاس ہے؟ کون سا بہانہ، کون سا حیلہ تمہارے پاس ہے؟ کہ تم اللہ کے راستے میں قتال نہیں کرتے! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بتایا کُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ......اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر قتال کو فرض کیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قتال پر ترغیب دینے کے لیے ابھارا، کہا کہ ایمان والوں کو جہاد کے لیے تیار کیجیے! ان کو ابھاریے! تم پھر بھی جہاد میں نہیں نکلتے! اللہ رب العزت یہاں تمہیں معصوم بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کا واسطہ دے رہا ہے وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّهِ کہ تمہیں کیا ہوا

> جنگ مردوں اور جوانوں ہی کے درمیان خوب صورت لگتی ہے! اس جنگ کو ہمارے گھروں تک نہیں لے کر آؤ! تم اس جنگ کو اور اس کی حرارت کو اپنے گھروں میں برداشت نہیں کرسکتے! اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے دیوانے دیے ہیں جو کسی رکاوٹ اور کسی حصار کی پرواہ نہیں کرتے! تو بہتر ہے کہ تم اس جنگ کو اخلاق اور شرافت کے ساتھ لڑو!

22 جولائی: صوبہ بادغیس اور کنڑ میں 19 افغان فوجیوں نے مجاہدین میں شمولیت کا اعلان کیا

(بلوچستان) گومازی اور تمپ کے علاقوں میں نا پاک فوج نے خاص طور پر بمباری کی :: بمباری سے شہید ہونے والے قرآن پاک (۳۱اگست ۲۰۱۴)

پاکستانی "اسلامی" فوج کی نظر میں شریعت اور جمہوریت میں فرق

پاک فوج کا ایک ڈاکٹر پاکستان عوامی تحریک کے ایک زخمی کارکن کا معائنہ کر رہا ہے

پاک فوج کے جوان انقلاب مارچ کے شرکا کو پانی پیش کر رہے ہیں

قندھار میں مجاہدین کے حملوں میں زخمی ہونے والا امریکی فوجی

بارودی سرنگ کا نشانہ بننے والی افغان فوجی گاڑی

جلال آباد میں مجاہدین کا نشانہ بننے والا امریکی پریڈیٹر ڈرون

۱۹ جون ۲۰۱۴ء۔طورخم میں نیٹو ٹرمینل پر مجاہدین کے کامیاب حملے کے بعد کا منظر

قندھار میں مجاہدین کے حملوں میں زخمی ہونے والے امریکی فوجی

۲ جون کو ننگرہار میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجی کی لاش وطن روانہ کی جارہی ہے

۱۴ جون ۲۰۱۴ء۔قندھار شہر میں افغان فوج کے ہیڈکوارٹر پر حملے کے بعد دھواں اٹھ رہا ہے۔

۹ جون کو ننگرہار میں نیٹو ٹرمینل پر مجاہدین کے حملے میں تباہ ہونے والے ٹریلرز میں امریکی بکتر بند گاڑیاں لدی ہوئی تھیں۔

۱۰اگست۔کابل میں نیٹو کانوائے پر فدائی حملے کے بعد کا منظر

۲۹ اگست کو جلال آباد میں افغان انٹیلی جنس مرکز پر فدائی حملے کے بعد تباہی کے آثار واضح ہیں

۵ ستمبر ۲۰۱۴ء۔میوند میں فوجی کانوائے پر فدائی حملے کے بعد کا منظر

۴ ستمبر ۲۰۱۴ء۔غزنی میں افغان انٹیلی جنس مرکز پر حملے کے بعد دھواں اٹھ رہا ہے

16جولائی 2014ءتا15اگست 2014ءکے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	7 عملیات میں 12 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	67
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	55	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	140
ٹینک، بکتر بند تباہ:	54	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	17
کمین:	31	جاسوس طیارے تباہ:	0
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	43	ہیلی کاپٹر وطیارے تباہ:	2
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1089	صلیبی فوجی مردار:	53
سپلائی لائن پر حملے:	22		

کہ تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتال نہیں کرتے حالانکہ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ ......کمزور مرد یعنی بوڑھے، بچے اور عورتیں پکار رہے ہیں...... الَّذِينَ يَقُولُونَ ......پکار رہے ہیں......رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا......اے اللہ! اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال لیجیے، جس کے رہنے والے ظالم ہیں! جو عورتوں کو معاف کرتے ہیں، نہ بچوں کو معاف کرتے ہیں، نہ بوڑھوں کو معاف کرتے ہیں، نہ مسجدوں کو چھوڑتے ہیں، نہ مدارس کو چھوڑتے ہیں......وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا ......اور خاص ہمارے لیے اپنی جانب سے کوئی ولی اور کوئی مددگار بھیج دیجیے!

اللہ رب العزت قرآن کریم میں عورتوں اور بچوں کا واسطہ بھی رے رہے ہیں! اس لیے کہ عورتوں اور بچوں کی خاطر لوگ جہاد کے لیے نکل آتے ہیں...... جنگ کے لیے تیار ہو جاتے ہیں...... یہ وجہ ہے کہ مہاجرین اور مجاہدین عید کی تیاری نہیں کرسکے! عید کی خوشیاں نہ منا سکے......ورنہ مسئلہ یہ نہیں کہ ان مہاجرین اور مجاہدین کے سینوں میں دل نہیں دھڑکتا، یہ بات بھی نہیں کہ ان کے دل جذبات واحساسات سے عاری ہیں، یہ انسان ہیں! عید کی خوشیاں اِنہوں نے اپنے بچپن میں دیکھی تھیں......لیکن جب سے امت کا غم اِن کو لگا، جب سے اللہ تعالیٰ کے دین کی فکر اِن کو لگی، جب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو عزت دلانے کی دُھن اِن پر سوار ہوئی، اُنہوں نے اس امت کی خوشیوں کی خاطر اِس کے سارے غم اپنے چھوٹے سے سینے میں سمو لیے! یہ بھی تو اس امت کا حصّہ ہیں...... یہ بجا ہے کہ ان میں بعض ایسے بھی ہیں کہ بیس تیس عیدیں گزر گئیں، کسی کی پندرہ اور سولہ عیدیں اس حال میں گزر گئیں کہ عید کے موقع پر پیشانیاں ماں کی ممتا کے بوسے سے محروم ہیں، حالانکہ یہ وہ تھے جو اپنے گھروں کے چاند تھے......ان کے گھروں میں داخلے ہی سے گھر میں عید آجایا کرتی......اور گھروں میں یہ نہ رہے تو عید کے چاند کو بھی ایسا گہن لگا کہ ان کے گھروں کے صحن میں ان کے بعد کبھی عید لوٹ کر نہیں آسکی!

یہ سب کس لیے ہے؟ اس امت کو عزت دلانے کے لیے! اے مسلمانو! یہ آپ کی عزت بچانے کے لیے، آپ کے دین کو بچانے کے لیے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو غالب کرنے کے لیے ہے! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر ایمان لانے والو!

عید تو اُن کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید کا نعرہ لگانے کے بعد پھر اس پر ڈٹ گئے......اور باطل فوجوں اور خودساختہ معبُودوں کے سامنے جھکنے پر تیار نہ ہوئے...... جیے تو اس نعرے کے ساتھ جیے اور جان دی تو یہی نعرہ لگاتے ہوئے گئے......عید تو اُن کی ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے اپنے بیٹوں کو دین پر قربان کر دیا، اپنے بچوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نچھاور کر دیا، اپنے سہاگ اللہ کے راستے میں قربان کر گئیں......جنہوں نے ہجرت کی زندگی اختیار کی اور اپنے رب کو راضی کرنے کے لیے ہر غم کو اپنے سینے سے لگا لیا......

تھوڑی دیر کے لیے سوچیے! یہ عید کا چاند اس قدر مختلف کیوں ہو جاتا ہے؟ کہیں یہ نکلتا ہے تو رونقیں، ہنگامے، قہقہے اور کلکاریاں......اور غزہ اور وزیرستان میں نکلتا ہے تو ویرانیاں، تاریکیاں، آہیں، سسکیاں اور تباہیاں! ایک ہی امت، ایک ہی کلمہ، قرآن بھی ایک، نبی بھی ایک، اللہ بھی ایک......پھر یہ فرق کیسا؟ غم اور خوشی کے پیمانے مختلف کیوں؟ رنج اور غم کے پیمانے مختلف کیوں؟ ایک طرف ہنگامے اور رونقیں، شہر میں جگمگاہٹیں اور ایک طرف تاریکیاں، تباہیاں، کھنڈرات اور قبریں ہی قبریں، لاشیں ہی لاشیں! بکھرے ہوئے ملبے سے پانچ پانچ چھ چھ دن بعد کسی بچے کا کان ملتا ہے اور کسی کا ہاتھ ملتا ہے! کیا عید ان کے لیے نہیں؟؟؟ یہ فرق کیوں؟ حالانکہ تمہارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سب مسلمانوں کے بارے میں فرمایا:

ترى المؤمنين فى تراحمهم وتوادهم وتعاطفهم كمثل الجسد إذا اشتكى عضو تداعى له سائر جسده بالسهر والحمى(رواه احمد)

''تم مسلمانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت، شفقت اور رحم میں ایک جسم کے مانند پاؤ گے، کہ جب جسم کا کوئی بھی حصّہ تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم بے خوابی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے''۔

پھر یہ فرق کیسا؟ یہ غم اور خوشی کے پیمانے مختلف کیوں؟ ایک ہی عید کا چاند کہیں اتنی خوشیاں لایا اور وہیں عید کا چاند کچھ دوسرا پیغام لے کر آیا...... پھر کیا وجہ ہے کہ آپ نے خود کو اس جسم سے کاٹ لیا؟ یا ان دیوانوں کو اپنوں سے کاٹ لیا حالانکہ یہ تو آپ کو اپنانے کے لیے تمام اپنوں سے کٹ گئے! کیا آپ نے اُن کو غیر سمجھ لیا؟ حالانکہ یہ تو آپ کا بننے کے لیے تمام کفریہ طاقتوں کو اپنا دشمن بنا بیٹھے! اپنے گھر بار چھوڑ بیٹھے اور غربا بن گئے پہاڑوں میں چلے گئے!

اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے دشمنو! تم تو فرعونِ موسیٰ سے بھی بدتر نکلے کہ جس کے بارے میں قرآن نے فرمایا:

يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءكُمْ(البقرة: ۴۹)

کہ فرعون اور اُس کی فوج اپنے دشمن کے بیٹوں کو ذبح کرتے لیکن عورتوں کو زندہ رکھتے تھے......لیکن تم تو وہ ہو جو عورتوں اور معصوم بچیوں کو بھی اپنے ڈرون اور جیٹ طیاروں سے

23 جولائی: صوبہ قندوز...................فدائی مجاہد نے پولیس چیف کو نشانہ بنایا...................جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا...................جب کہ اس کے 2 اہل کار ہلاک

قتل کر ڈالتے ہو! تم نے تو اُن جنگی اخلاقیات کا بھی جنازہ نکال دیا جن کا خیال چنگیز و ہلاکو کی فوجیں بھی کیا کرتی تھیں! سو جان لو! اور یاد رکھو! کیا تم ہم سے ایسی ہی جنگ کرنا چاہتے ہو؟

اے شریعت کے دشمنو! یہ سب ہماری جہادی زندگی کا حصّہ ہے! آئے روز اپنے پیاروں کو اپنے ہاتھوں سے دفن کرنا، اپنے معصوم بچوں کی بوٹیاں اور کٹے پھٹے اعضا ڈھونڈ ڈھونڈ کر دفنانا! لیکن کیا تم ایسی جنگ برداشت کر سکتے ہو؟ کیا تم اپنے گھروں کو جلتا ہوا دیکھنے کی طاقت رکھتے ہو؟ کیا تم اپنے جوان بیٹوں کے جسم کی بوٹیاں دیکھنے کی ہمت رکھتے ہو؟ اگر تم ہم سے ہمارے گھروں کی جنگ کرنا چاہتے ہو، جان لو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب نے ہمیں اسلام کے دشمنوں کے گھروں میں جنگ کرنے کے اخلاق اور مسائل بھی سکھلائیں ہیں، شریعت نے ہمیں اس بارے میں بھی اصول وضوابط سکھلائے ہیں...... تمہارے انگریز کے قانون میں بے شک اخلاقیات نہ ہو لیکن ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور فقہ کی کتابوں میں ہی مسائل تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں! سو ہم تم کو میدان جنگ میں یہ مسائل دکھائیں گے! ذرا انتظار کرو یا باز آجاؤ! کہ جنگ مردوں اور جوانوں ہی کے درمیان خوب صورت لگتی ہے! اس جنگ کو ہمارے گھروں تک نہیں لے کر آؤ! تم اس جنگ کو اور اس کی حرارت کو اپنے گھروں میں برداشت نہیں کر سکتے! اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے دیوانے دیے ہیں جو کسی رکاوٹ اور کسی حصار کی پرواہ نہیں کرتے! تو بہتر ہے کہ تم اس جنگ کو اخلاق اور شرافت کے ساتھ لڑو!

اے میرے مسلمان بھائیو! مانا کہ آج عید کا دن ہے اور مانا کہ **لکل قوم عید فھذا عیدنا**...... آپ کا اور آپ کے بچوں کا حق ہے کہ وہ نئے کپڑے پہن کر، عطر لگا کر، سج دھج کر عید منائیں، قسما قسم کے کھانے تیار کریں!

لیکن اتنا تو بتائیے کہ اس گھر والوں کی کیا عید جن کے گھر میں لاشیں پڑی ہوں اور دفنانے والے بھی میسر نہ ہوں! جن کے گھر کا کُل مال ومتاع طیاروں کی بمباری میں ملبے تلے دب گیا ہو اور اب جسم پر چیتھڑوں کے سوا کچھ نہ ہو! جنہوں نے پھول سے بچے ابھی ابھی اپنے ہاتھوں سے قبر میں دفنائے ہوں اور جن کے ہاتھوں میں اُن کی چھوٹی بچیاں زخمی حالت میں دم توڑ رہی ہوں! اس قوم کی کیا عید جس کا دین آزاد نہ ہو، جس کا قرآن مسجدوں میں قید کر دیا گیا ہو، جس کے قرآن کو جلایا جا رہا ہو اور اس کے نظام کی بات کرنے والوں کو گھروں سے اٹھا کر سروں میں گولی مار کر سڑکوں میں پھینکا جا رہا ہو...... جہاں حاکمیت اللہ تعالیٰ کی بجائے اقوام متحدہ اور پارلیمنٹ کی ہو، جہاں عبادات پر پابندی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیاں سرکاری سرپرستی میں چلائی جا رہی ہوں...... اس قوم کی کیا عید جس کی بہنیں اور بیٹیاں ہندوؤں کے ہاتھوں لٹ جانے کے بعد پناہ گزین کیمپوں میں ذلت کی زندگی گزار رہی ہوں...... جہاں قرآن کی بجائے کفر کا قانون رائج ہو، جہاں مسلمانوں کی آزادی پر دشمنان اسلام نے قبضہ کیا ہوا ہو، جہاں پر بم برسائے جا رہے ہوں...... اُس امت کی کیا عید، اُس قوم کی کیا عید اور اُس قوم کی کیا خوشی؟!!!

عید تو اُن کی ہے جو اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدے وفا کر گئے اور اُن کے رب کے اُنہیں مبارک باد دی!

فَاسْتَبْشِرُواْ بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

(التوبة: ۱۱۱)

عید تو اُن کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید کا نعرہ لگانے کے بعد پھر اس پر ڈٹ گئے...... اور باطل فوجوں اور خود ساختہ معبُودوں کے سامنے جھکنے پر تیار نہ ہوئے...... جئے تو اس نعرے کے ساتھ جئے اور جان دی تو یہی نعرہ لگاتے ہوئے گئے...... عید تو اُن کی ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کرنے کے لیے اپنے بیٹوں کو دین پر قربان کر دیا، اپنے بچوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر نچھاور کر دیا، اپنے سہاگ اللہ کے راستے میں قربان کر گئیں...... جنہوں نے ہجرت کی زندگی اختیار کی اور اپنے رب کو راضی کرنے کے لیے ہر غم کو اپنے سینے سے لگا لیا......

یا پھر عید کی خوشی اُس دن ہو گی جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین آزاد ہو جائے گا، جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس محفوظ ہو جائے گی، جب فلسطین کے مسلمان یہود کے ظلم سے نجات پا جائیں گے اور ہمارا قبلۂ اول ہمارے ہاتھ میں ہو گا، اور جب مسلمان بہن کی عزت کو کوئی خطرہ نہیں رہے گا، جب قرآن کو جلانا بند کر دیا جائے گا، جب مسلمانوں کو گھروں سے غائب کرنے والے خود غائب ہو جائیں گے، جب مسلمان جہاد اور شریعت کا نعرہ لگا کر بھی امن سے رہے گا اور اُس کو سو فی صد قرآن پر عمل کرنے میں بھی کوئی خطرہ محسوس نہیں ہو گا، اُس کو اس لیے ٹارچر سیلوں میں نہیں ڈالا جائے گا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے نفاذ کی بات کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق فیصلوں کی بات کرتا ہے، وہ امریکہ کے کفریہ نظام کو للکارتا ہے اور اللہ اور اُن کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے جہاد کو فرض قرار دیتا ہے!

يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ...... يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ

اُس دن اہل ایمان خوش ہو جائیں گے...... یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی عید کا دن ہو گا...... جس دن سینے ٹھنڈے ہو جائیں گے...... مظلوموں کو ظلم سے نجات ملے گی...... کمزوروں کو انصاف دیا جائے گا، اللہ تعالیٰ کی زمین پر اللہ تعالیٰ کا نظام نافذ کر دیا جائے گا!

يَوْمَئِذٍ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنصُرُ مَن يَشَاء وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

اے امتِ نصر! نکل آؤ، اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور خوش خبریاں سناؤ!

ادارہ السحاب

بسم اللہ والحمدللہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ و آلہ و صاحبہ ومن والاہ

اے ہماری قابلِ قدر امتِ مسلمہ آپ کی خدمت میں آپ کے ساری دنیا کے مجاہد بیٹوں کی جانب سے رسالہ ''النفیر'' پیشِ خدمت ہے:

ہم اس کے پہلے شمارے کی ابتدا محترم امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی بیعت کی تجدید سے کرتے ہیں۔ ہم اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ جماعت قاعدۃ الجہاد اور دنیا بھر میں اس کی تمام شاخیں ان کے سپاہیوں میں سے سپاہی ہیں۔ ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ کی توفیق اور نصرت سے اس وقت تک ان کے فاتح جھنڈے تلے جہاد کرتے رہیں گے جب تک کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا کلمہ بلند نہ ہو جائے، شریعت کی ایسی غیر محکوم حاکمیت قائم ہو جائے جس میں صرف اللہ سبحانہ تعالیٰ کا امر نافذ ہو۔ یہاں تک کہ اسلام کی تمام مقبوضہ سرزمینوں کا چپہ چپہ آزاد کرا لیا جائے اور نصرت و جہاد کا علم گروزنی سے لے کر کاشغر، ثمر قند و بخارا، کابل، منیلا، جکارتہ، بغداد و دمشق، مکہ، مدینہ، صنعاء، مقدیشو، الجزائر، قاہرہ، سبتہ اور ملیلیا میں لہرا دیا جائے۔ حتیٰ کہ اسلامی فتوحات کا دور لوٹ آئے اور ہم مقبوضہ اندلس اور مسجدِ اقصیٰ کو آزاد کرا کر ان دونوں کو اور تمام مقبوضہ سرزمینوں کو اللہ کے اذن سے عنقریب قائم ہونے والی خلافت کی ریاست کے تابع نہ کر دیں۔

نفیر اپنے پہلے شمارے کی ابتدا دنیا بھر کے اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کے نام اس پیغام سے کرتا ہے کہ ''ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کو بھولے نہیں ہیں، آپ کا خون ہمارا خون اور آپ کے زخم ہمارے زخم ہیں۔ آپ کے شہدا، زخمی، یتامی اور بیوائیں، ہمارے بیٹے، بھائی اور بہنیں ہیں۔ بے شک خون کا بدلہ خون اور تباہی کے بدلے تباہی ہوگی''۔

وہ تمام سنگین جرائم اور مظالم جن کا ارتکاب فلسطین، وسطی افریقہ برما، احمد آباد، نائیجیریا، مالی، مغربی ساحل کے ممالک، گجرات، کشمیر، فلپائن، شیشان، مشرقی ترکستان سمیت مسلمانوں کے تمام مقبوضہ علاقوں میں کیا گیا ان کو بالکل بھی فراموش نہیں کیا جائے گا اور ان شاء اللہ مظلوم مسلمانوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔

کفر کی آلہ کار حکومتیں جو ہماری سرزمینوں پر کفر کے تسلط کے تسلسل کی ذمہ دار ہیں اور یہ مرتد ٹولہ جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برسرِ جنگ ہے...... ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی مدد و نصرت سے اس کو بالکل معاف نہیں کریں گے اور اس کا راستہ روک کر امت کو اس خلاف جہاد کے لیے اٹھائیں گے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ شیشان میں اسلام کے شیروں کو سلامت رکھے! جو ساڑھے چار سو سال سے روسی تسلط کے سامنے سینہ سپر ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ مشرقی ترکستان میں اسلام کے شیر دل مجاہدین کو استقامت عطا کرے! جو اپنے دین، عصمت و حرمت کے دفاع میں ڈٹے ہوئے ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ انڈونیشیا کے بہادر مجاہدین کا حامی و ناصر ہو! جو دینِ اسلام کی نصرت کے لیے اپنا بیش قیمت خون بہا رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ عراق میں اسلام کے شیروں کو قائم و دائم رکھے! جو امریکہ کی حمایت یافتہ صفوی حکومت کا راستہ روک کر کھڑے ہیں، جس نے بے دریغ اہلِ سنت مسلمانوں کا قتلِ عام کیا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ شام کی سرزمینِ جہاد و رباط کے جری مجاہدین کی حفاظت فرمائے! جو دمشق کی طرف پیش قدمی کر رہے ہیں اور وہاں سے اقصیٰ کی طرف بڑھیں گے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فلسطین و غزہ کے صابر اور اولوالعزم مجاہدین کا حامی و ناصر ہو! جنھوں نے صہیونی تسلط کی بربریت کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکے اور شریعت کی حاکمیت کی دعوت کو زندہ رکھنے کے لیے قتل، قید و بند اور اذیتوں کو برداشت کیے جا رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ زمین پر اپنے تیروں کی کمان سرزمینِ مصر میں اسلام کے شیروں کو سلامت رکھے! جو وہاں امریکی و صہیونی اتحادی لادین فوجی حکومت کا راستہ روک رہے ہیں تاکہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور مصر کو آزاد کرا کر اسے بیت المقدس کی آزادی کے لیے ایک مضبوط قلعہ بنایا جائے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ مشرقی افریقہ میں مجاہدینِ اسلام کی پاسبانی فرمائے! جو افریقہ کے خطے میں امتِ مسلمہ کے دفاع کے لیے شدید ترین معرکے لڑ رہے ہیں۔ جو اپنے چٹان جیسے سینوں پر مرتدین اور صلیبیوں کے پے در پے حملوں کو روک رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ گہوارۂ وحی جزیرۃ العرب اور یمن کی سرزمینِ ایمان و حکمت میں اسلام کے شیروں کی مدد و نصرت فرمائے! بے شک امریکی بم باریاں اور بے دین حکومتوں کی خیانتیں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کے ثبات و استقامت، ترقی اور حمایت و نصرت میں اضافے کا سبب ہی بنی ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ معزز مجاہد قبائل کی حفاظت فرمائے! جو اپنے بیٹوں سمیت امریکہ اور اس کے کاسہ لیس غلاموں کی حکومت کے سامنے ڈٹ گئے ہیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ مغربِ اسلامی کے شیروں کی پشتی بانی کرے! جو اسلام کے مغربی مورچے کے دفاع میں مصروف ہیں۔ جو ان خائن حکومتوں کا راستہ روکنے میں مصروف ہیں جن کی حقیقی عمل داری واشنگٹن اور پیرس کے ہاتھوں میں ہے......

(بقیہ صفحہ ۴۳ پر)

24 جولائی: صوبہ ہلمند............ضلع سنگین............ایک ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بنا............4 فوجی ہلاک

شہدائے گیارہ ستمبر کا تعارف......شیخ اسامہ بن محمد بن لادن حفظہ اللہ کی زبانی

آسمان پہ سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اور زہر میں بجھے تیروں کی بارش جاری تھی
خون کا سیلاب بام و در کو عبور کر چکا تھا
غاصبوں کا ستم اپنے عروج پر تھا
جب کہ ہماری طرف کے میدان تلوار کی جھنکار، اور گھوڑوں کی ٹاپ سے خالی تھے
یہاں صرف چیخیں تھیں اور وہ بھی ڈھول باجوں کی آواز میں دب چکی تھیں
ایسے میں غیرت کی آندھیاں چلیں
اور ان کے قلعوں کو مٹی کا ڈھیر بنا گئیں اور جابروں کو یہ سمجھا گئیں
کہ ہم تم سے یونہی ٹکراتے رہیں گے
یہاں تک کہ اسلام کی ایک ایک زمین تم سے واپس چھین نہ لیں!

''جب بھی پنٹاگون اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے معرکوں کی بات ہوگی، ان نوجوانوں کا تذکرہ ضرور سامنے آئے گا جنہوں نے تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ دیا۔ آج لوگ ان کے ناموں سے واقف ہوں یا نہ ہوں، تاریخ بہر حال یہ بات ثبت کرے گی کہ یہی وہ شہدا تھے جنہوں نے ملت فروش حکمرانوں اور ان کے آلۂ کاروں کے لگائے ہوئے داغ اپنے خون سے دھوئے۔ معاملہ صرف اتنا نہیں کہ انہوں نے پنٹاگون اور ٹریڈ سنٹر کے برج تباہ کر دیے، یہ تو ایک آسان سی بات تھی۔نہیں! بلکہ ان نوجوانوں کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے وقت کے ایک جھوٹے خدا کا بت پاش پاش کر کے رکھ دیا، اس کی اقدار کو ملیامیٹ کر دیا، اور یوں طاغوتِ زمانہ کا اصل چہرہ لوگوں کے سامنے آ گیا۔کل اگر فرعونِ مصر کا دامن معصوم بچوں کے لہو سے داغ دار تھا تو آج کا فرعون کفر و سرکشی میں اس سے دو ہاتھ آگے ہے۔ یہی قاتل ہے جو ہمارے معصوم بچوں کو فلسطین، افغانستان، لبنان، عراق، کشمیر اور دیگر خطوں میں قتل کرنے کے ذمہ دار ہے۔

ان شہیدی جوانوں نے خوابیدہ امت کے دلوں میں ایک بار پھر ایمان کی آگ بھڑکائی اور انہیں عقیدۂ ولاء و براء کا مطلب سمجھا دیا۔ صلیبیوں اور ان کے مقامی دُم چھلوں کی عشروں سے جاری سازشوں کا توڑ کیا اور مسلمانوں سے وفاداری اور کفار سے بےزاری کے عقیدے کو مٹانے کی مذموم کوششوں پہ پانی پھیر دیا۔

ان نوجوانوں کی عظمتِ کردار کا کما حقہٗ تذکرہ ممکن نہیں، قلم اس سے عاجز ہیں۔ اسی طرح ان مبارک معرکوں کے نتائج و برکات کا پوری طرح احاطہ کرنا بھی مشکل ہے، تاہم میں ان شہدا کا مختصر تعارف آپ کے سامنے پیش کروں گا، کیونکہ جس بھلائی کا سب کچھ سمیٹا نہ جا سکے، اُس کا بہت کچھ چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں!

(۱)محمد عطا:

ٹریڈ سنٹر کے پہلے برج کو نشانہ بنانے والے جانباز تھے۔ یہ اس پورے سریّے کے امیر تھے۔ مصر سے تعلّق رکھنے والے کنانہ کے اس سپوت کی زندگی کا ہر لمحہ سچّائی کا نقیب تھا۔ جد و جہد اور انتھک محنت ان کی سیرت کا سب سے نمایاں پہلو تھا۔ امت کی حالتِ زار انہیں بے چین کیے رکھتی۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت قبول فرمائے۔

(۲)زیاد سمیر الجراح:

سرزمینِ شام کے علاقے لبنان سے تعلّق رکھنے والے سرفروش تھے۔ سچّائی کے علم بردار، کھرے کردار کے مالک **زیاد**، **ابو عبیدہ بن الجراح**ؓ کے سچّے پیرو کار تھے۔

(۳)مروان الشحی:

دوسرے برج کو گرانے والے ہوا باز مجاہد، **مروان الشحی** کا تعلّق امارات سے تھا۔ دنیا اپنی ساری رنگینیوں کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوئی، مگر یہ اس کے دامِ فریب میں آنے سے صاف بچ نکلے۔ اور اپنے ربّ کی جنتوں اور اس کی رضا کی تلاش میں چل دیے۔

(۴)هانی حنجور:

وادیٔ طائف کے بطل **هانی حنجور** نے امریکی دفاعی مرکز پنٹاگون کو برباد کیا۔ یہ پاک دل و پاک باز نوجوان پختگیٔ کردار کی ایک مثال تھا، ہم انہیں ایسا ہی جانتے ہیں، اور حسیبِ اصلی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

(۵)ماجد بن موقد الحنف:

سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے تعلّق رکھنے والے **ماجد بن موقد الحنف**! رزم ہو یا بزم، یہ شہید دل و نگاہ کی پاکیزگی کا ایک چلتا پھرتا نمونہ، تواضع اور اعلیٰ اخلاق کی ایک روشن مثال تھے۔ یقیناً ایمان اور حیا دونوں باہم متلازم ہی ہوتے ہیں!

(۶)احمد بن عبداللّٰه النعمی:

ابہاء کے رہنے والے **احمد بن عبداللّٰه النعمی** ایک عبادت گزار مجاہد تھے۔ قیام اللیل کا والہانہ شوق رکھتے تھے۔ یہ خاندانِ قریش کے چشم و چراغ تھے، نبی صلی

24 جولائی: صوبہ قندہار..................ضلع خاکریز..................مجاہدین نے ہیلی کاپٹر سے اترنے والے فوجیوں کو نشانہ بنایا..................7 فوجی ہلاک

اللہ علیہ وسلم کی آل میں ہونے کا شرف انہیں حاصل تھا، اخلاقِ حسنہ کی تصویر تھے۔ اس نوجوان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ خود بھی گھوڑے پر سوار ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اُتر کر دشمن سے قتال کرنے اور اپنی زمین کو ان سے چھڑانے کا حکم صادر فرما رہے ہیں۔

(۷)سطام السقامی:

ارضِ حرمین کے باسی **سطام السقامی** کا تعلّق نجد سے تھا، عزم و شجاعت کے پیکر اس نوجوان کو جو بھی دیکھتا، اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آجاتی کہ

هُمْ (بَنُوْ تَمِيْم) اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ(مسلم: باب من فضائل غفار و أسلم وجهينة وأشجع ومزينة وتميم ودوس وطئ)

''میری امت میں سے دجال کے لیے سب سے زیادہ سخت بنو تمیم کے لوگ ہوں گے۔''

(۸)خالدالاضار:

حرمِ کعبہ کے پڑوسی **خالد الاضار**، مکہ مکرمہ کے رہائشی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں ہونے کا شرف انہیں بھی حاصل تھا۔ خانوادۂ قریش کے اس مجاہد کی سب سے بڑی تمنا بس یہی تھی کہ اسے اللہ کے راستے میں شہادت مل جائے۔

(۹)ربیعہ نواف الحازمی:

ربیعہ نواف الحازمی بھی مکہ مکرمہ سے تعلّق رکھتے تھے۔ عزیمت و ہمت، اور صبر و استقامت اور حیا کی روشن مثال، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے یہ نوجوان موت کے ٹھکانوں کی تلاش میں سرگرداں رہتا تھا۔

(۱۰)سالم الحازمی(بلال)،نواف الحازمی:

مکہ مکرمہ ہی کے **سالم الحازمی(بلال)،نواف الحازمی** کے سگے بھائی تھے۔ ایمان کی بہار آئی تو آپ نے ساری دنیا تج دی۔ ''جنت تلواروں کے سائے تلے ہے''، یہی ان کا شعار تھا۔

(۱۱)فائز قاضی:

افغانستان میں احمد کے نام سے مشہور، **فائز قاضی** کا تعلّق بنی حماد سے تھا۔ جُود و سخا، حیا اور تواضع ان کی خاص پہچان تھی۔

''**بنی اسیر**'' کے تمام قبیلے، چاہے وہ قبیلۂ **زہران** ہو یا **غامد** یا **بنی شہر**، ان سب کا نیویارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں میں وہی کردار ہے جو شیروں کا میدان میں ہوتا ہے!

(۱۲)احمد الحزنوی الغامدی:

احمد الحزنوی الغامدی، غیرت و حمیت اور بہادری و شجاعت کی صفات سے آراستہ تھے۔ بڑی سے بڑی آزمائش بھی ان کے قدم نہ ڈگمگا سکی۔ راہِ عزیمت کے یہ شہ سوار، مجاہدین کے امام اور خطیب بھی تھے، ہمیشہ لوگوں کو جہاد پر ابھارتے رہتے تھے۔

(۱۳)حمزہ الغامدی:

حمزہ الغامدی کا دل شوقِ شہادت سے سرشار تھا۔ ان کے روز و شب اللہ کے ذکر سے پرنور رہتے۔ عبادت کا ذوق و شوق اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے، ادب اتنا کہ گفتگو کریں تو منہ سے پھول جھڑیں۔

(۱۴)عِکرمہ احمد الغامدی:

عِکرمہ احمد الغامدی، بے مثال عزیمت کے مالک اور صبر و استقامت کا پیکر تھے۔

(۱۵)معتز سعیدالغامدی:

معتز سعیدالغامدی، تعلّق مع اللہ سے آراستہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا۔ قدم زمین پر مگر دل سبز پرندے کے ساتھ رحمٰن کے عرش تلے۔ ہمارا گمان یہی ہے، دلوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔

(۱۶،۱۷)وائل اور ولیدالشہری:

وائل اور **ولیدالشہری**، دونوں بھائی یکساں خوبیوں کے مالک، عبادت کے شوقین اور اپنے ربّ کے حضور قیام و سجود میں راتیں گذارنے والے، جد و جہد اور ان تھک محنت کے خوگر، ادب اور حیا کی ایک روشن مثال تھے۔ ان دونوں شہیدی جوانوں کے والد حجاز کے ایک بڑے تاجر اور اپنے قبیلہ کے سردار ہیں۔ دنیا دھوکے کا سامان لیے ان کی طرف بڑھی مگر یہ اپنا دامن صاف بچا گئے اور افغانستان کے چٹیل پہاڑوں میں جنت کی خوشبو ڈھونڈنے نکل آئے۔

(۱۸)مہنّد الشہری:

مہنّد الشہری، بلند اخلاق اور صبر و عزیمت کے کوہِ گراں، فی سبیل اللہ شہادت ہی اس نوجوان کی سچّی آرزو تھی، جو پوری ہوئی۔ ہم انہیں ایسا ہی جانتے ہیں اور اصل حسیب تو اللہ ہی ہے۔

(۱۹)ابو العباس عبد العزیز الزہرانی:

ابو العباس عبد العزیز الزہرانی، علمائے عصرِ حاضر کے لیے ایک بے مثال نمونہ۔ اسلاف کی یادگاروں میں سے ایک! ایک ایسا عالمِ باعمل، جس نے طاغوت کا تنخواہ دار بن کر اپنے علم کو آلودہ نہیں کیا، اور نہ ہی اسے باطل کی خواہشات کا غلام بنایا۔''

☆☆☆☆☆

24 جولائی: صوبہ قندہار.........سانگین.........مجاہدین اور افغان فوج کے مابین شدید جھڑپ.........20 فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے.........4 رینجر زگاڑیاں بھی تباہ

معرکۂ گیارہ ستمبر کی کہانی......شیخ اسامہؒ کی زبانی

معرکہ گیارہ ستمبر کے بعد شیخ اسامہؒ کے پہلے انٹرویو سے اقتباس۔ شیخ رحمہ اللہ نے یہ انٹرویو معروف عرب صحافی تیسیر علوانی کو دیا۔ اس انٹرویو میں شیخ رحمہ اللہ نے گیارہ ستمبر کے معرکے کے نتیجے میں ہونے والے امریکی نقصانات مفصل ذکر کیا اور مجاہدین کی اس کامیاب ترین کارروائی کے ہمہ جہت فوائد کو بیان کیا۔

میں سمجھتا ہوں کہ گیارہ ستمبر، بروز منگل نیویارک اور واشنگٹن میں جو واقعات رونما ہوئے' یہ ہر لحاظ سے کامیاب کارروائی ہے۔ اور اس کے نتیجے میں کفر کو پہنچنے والے نقصانات ابھی تک جاری ہیں۔ جڑواں برجوں (ٹوِن ٹاورز) کا گرنا از خود ایک انتہائی عظیم واقعہ ہے چہ جائیکہ اُس کے بعد رونما ہونے والے واقعات! ہم اقتصادی نقصانات کے بارے میں بات کرتے ہیں، جو ابھی تک مسلسل جاری ہیں۔ اُن کے اپنے اعتراف کے مطابق وال اسٹریٹ مارکیٹ میں خسارے کی شرح ۱۶ فی صد تک بڑھ گئی ہے' اور اُنہی کے ذرائع کے مطابق یہ ایک ریکارڈ خسارہ ہے، جو اس سے پہلے مارکیٹ کی ۲۳۰ سالہ تاریخ میں کبھی بھی رونما نہیں ہوا۔ اِس مارکیٹ میں گردش کرنے والا اصل زر ۴ ٹریلین ڈالر تک پہنچا ہوا ہے۔ اگر ہم خسارے کا حجم معلوم کرنے کے لیے ۴ ٹریلین ڈالر کا ۱۶ فی صد نکالیں' تو یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے ۶۴۰ بلین ڈالر تک پہنچتا ہے۔ یہ رقم سوڈان جیسے ملک کے ۶۴۰ سال کے بجٹ کے مساوی ہے۔ امریکیوں نے اللہ کے فضل سے یہ نقصان اُس حملے کے نتیجے میں اُٹھایا جو اللہ کی توفیق سے ایک گھنٹے میں مکمل ہو گیا۔

امریکہ کی یومیہ قومی آمدن ۲۰ بلین ہے اور (حملے کے بعد) پہلے ہفتے اُنہوں نے نفسیاتی صدمے سے دوچار ہونے کی وجہ سے قطعاً کوئی کام نہ کیا۔ اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو آج دن تک دہشت اور صدمے کی وجہ سے کام پر نہیں جا رہے۔ اگر آپ ۲۰ بلین ڈالر کو ایک ہفتے سے ضرب دیں تو ۱۴۰ بلین ڈالر بنتے ہیں۔ اصل میں یہ رقم اِس سے بھی زیادہ ہے، پھر اِسے ۶۴۰ بلین میں جمع کر دیں تو کتنے ہو گئے؟ ہم نے تقریباً ۸۰۰ بلین ڈالر مالیت کے خسارے سے امریکہ کو دوچار کیا۔ اس کے علاوہ تباہ ہونے والی عمارتوں اور تعمیرات کا خسارہ ۳۰ بلین ڈالر سے زیادہ ہے۔ مزید برآں امریکی ایئر لائن کمپنیوں نے اپنے ایک لاکھ ستر ہزار سے زائد ملازمین کو فارغ کیا۔ یہ کمپنیاں یہ سامان بردار (کارگو) اور مسافر بردار (کمرشل) دونوں اقسام پر مشتمل ہیں۔

نیویارک اسٹاک ایکسچینج، امریکن اسٹاک ایکسچینج اور ناسڈاک اسٹاک مارکیٹ ۱۱ ستمبر سے لیکر ۱۶ ستمبر تک مکمل طور پر بندر ہیں۔ جب یہ اسٹاک مارکیٹیں دوبارہ کھلیں تو اس وقت تک مجموعی طور پر وال سٹریٹ مارکیٹ کے حصص ۷.۱ فیصد گر چکے تھے۔ جب کہ مزید ایک ہفتے میں ''ڈاؤ جونز انڈسٹریل ایوریج'' (Dow Jones Indutrial Average) میں ۱۴.۳ فیصد کی کمی کے ساتھ ۱۳۶۹ پوائنٹس کی کمی واقع ہو چکی تھی۔ اسٹاک مارکیٹوں میں اس کمی سے صرف پندرہ دنوں میں امریکی معیشت کو ۱۴۰۰ ارب (۱.۴ trillion) ڈالر کا نقصان پہنچ چکا تھا۔ خود امریکی معاشی تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ یہ اسٹاک مارکیٹ کی ۲۳۰ سالہ تاریخ کا بدترین خسارہ تھا۔

امریکی تجزیہ نگار اپنی تحریروں میں یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ......اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے......گیارہ ستمبر کے معرکے کے بعد امریکی عوام میں سے ۷۰ فی صد آج دن تک ڈپریشن اور نفسیاتی اضطراب سے دوچار ہیں۔ مشہور امریکی ہوٹل کمپنیوں میں سے ایک کمپنی انٹر کانٹی نینٹل نے بیس ہزار ملازمین کو برخاست کیا۔ اِن نقصانات کی بہتات اور کثرت کی وجہ سے اِن کا صحیح اور مکمل مالی تخمینہ لگانا کسی کے بس میں نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے اِن نقصانات میں بتدریج اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بس دیکھتے رہیے یہ رقم کم از کم ایک ٹریلین ڈالر سے اوپر جائے گی۔ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اِن مبارک اور کامیاب حملوں میں جان دینے والے بھائیوں کو شہدا میں قبول فرمائے اور اُنہیں فردوسِ اعلیٰ عطا فرمائے۔

اِس کارروائی کے اور بھی بہت سے انتہائی اہم اثرات مرتب ہوئے ہیں' جو ٹاورز کے گرنے سے بھی زیادہ اہم ہیں۔ اور وہ یہ مغربی تہذیب......امریکہ جس کا سردار ہے......کی اقدار منہدم ہو گئی ہیں اور وہ بلند و بانگ اخلاقی بُرج زمین بوس ہو گئے ہیں جو آزادی، انسانی حقوق اور انسانیت کی باتیں کرتے ہیں......سب خاک بن کر بکھر گئے ہیں۔ یہ حقیقت اُس وقت پوری طرح منکشف ہوئی جب امریکہ نے میڈیا ایجنسیوں کو ہمارا چند منٹ پر مبنی موقف نشر کرنے سے منع کر دیا۔ اُنہیں خطرہ تھا کہ اب امریکی عوام کے سامنے حقیقت واضح ہونا شروع ہو گئی ہے اور ہم در حقیقت اُن معنوں میں دہشت گرد نہیں ہیں جن معنوں میں وہ ہمیں ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم پر فلسطین، عراق، لبنان، سوڈان، صومالیہ، کشمیر، فلپائن، اور ہر جگہ ظلم ڈھایا جا رہا ہے' تو یہ امت کے بیٹوں کی طرف سے امریکی حکومت کی اس جارحیت کا ردِعمل ہے۔

لہٰذا امریکیوں نے ذرائع ابلاغ پر پابندی کا جو اعلان کیا اُس وقت اُن کی آزادی اظہار رائے اور اِن جیسے تمام امور پر مبنی دعووں کی قلعی کھل گئی۔ امریکہ میں آزادی

24 جولائی: ہرات صوبے......ایئر پورٹ......مجاہدین کے میزائل حملے میں 4 اہل کار ہلاک......ایک طیارہ بھی تباہ

اور انسانی حقوق کے علم بردار چکی کے دو پاٹوں کے درمیان آچکے ہیں۔ امریکی حکومت اپنی عوام کو دہکتی ہوئی جہنّم میں دھکیل دے گی اور مغرب بھی گھٹن زدہ زندگی میں داخل ہو جائے گا' کیونکہ ان کی قیادتیں آپس میں گہرے روابط اور تعلقات رکھتی ہیں اور وہ صیہونی لابی کے اثر ونفوذ کے تحت اسرائیل......جو ہمارے بیٹوں اور بچوں کو ناحق قتل کر رہا ہے' کے مفادات کی حفاظت پر مامور ہیں تا کہ وہ اپنے اقتدار کو طول دے سکیں۔

ان واقعات نے دنیا بھر میں جاری امریکی دہشت گردی کو بھی پوری طرح واضح کر دیا ہے۔ اسی لیے بش نے واضح طور پر کہہ دیا کہ دنیا میں صرف دو ہی قسم کے لوگ ہو سکتے ہیں: ایک جو بُش اور اُس کا ساتھ دینے والے ہیں اور دوسرے جو بُش حکومت کے ساتھ عالمی صلیبیت کا ساتھ نہیں دیتے......یہی لوگ لامحالہ دہشت گردوں کے ساتھ ہیں۔ تو اِس امریکی دہشت گردی سے زیادہ واضح اور کون سی دہشت گردی ہے؟ لہٰذا ایسے بہت سے کمزور ممالک امریکی دہشت گردی میں اُس کا ساتھ دینے پر مجبُور ہو گئے۔ اُنہوں نے بش کی چاپلوسی کرنے میں ہی عافیت جانی اور یہ کہنے پر بھی مجبُور ہو گئے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

یہ ممالک خوب اچھی طرح جانتے تھے کہ مجاہدین اپنے مظلوم بھائیوں اور مقدس مقامات کا دفاع کر رہے ہیں۔ دنیا بھر کے تمام حکمران......چاہے مغربی ہوں یا مشرقی......اعلانات کر رہے ہیں کہ دہشت گردی کی بنیادی جڑوں اور مشکلات کا حل ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ مشکلات ہیں کیا؟ سب سے پہلے تو فلسطین کا مسئلہ۔ اِس کا مطلب ہے کہ اُن کے نزدیک بھی ہم صحیح موقف اختیار کیے ہوئے ہیں۔ لیکن امریکہ کے خوف سے وہ حکمران یہ نہ کہہ سکے کہ صحیح موقف رکھنے والے لوگ ہیں۔ اب ہمارے بارے میں کہتے ہیں کہ ہم دہشت گرد ہیں لیکن ساتھ ہی کہتے ہیں کہ مسئلہ فلسطین حل کرو۔

اِن حملوں اور اِن کے بعد کے اثرات کی بنیاد پر بُش اور بلیئر متحرک ہوئے اور اُنہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ فلسطین کے لیے ایک مستقل ریاست قائم کی جائے......سبحان اللہ!......اتنے عشروں سے یہ وقت نہ آیا اور اب اِن حملوں کے بعد آ گیا؟ بس وہ حملے کی زبان اور قتل کی زبان کے علاوہ کوئی زبان نہیں سمجھتے۔ جس طرح وہ ہمیں قتل کرتے ہیں تو ہمیں بھی اُنہیں قتل کرنا چاہیے حتیٰ کہ طاقت کا ایک توازن قائم ہو جائے۔ یہ پہلی بار ہوا ہے کہ مسلمانوں اور امریکیوں کے مابین طاقت کا پیمانہ توازن کے قریب پہنچا ہے......

امریکی حکمران ہمارے ساتھ جو جی چاہتا تھا کرتے تھے اور اُن کے ستم پر شور کرنے اور رونے کی بھی اجازت نہیں ہوتی۔ مسلمانوں کے لیے تباہی برپا کی جاتی تھی اور پھر قانا (لبنان، ۱۹۹۶ء) کی خوں ریزی کے بعد کلنٹن نے پوری ڈھٹائی سے کہا کہ یہ 'اسرائیل' کا حق ہے کہ وہ اپنا دفاع کرے اور حتیٰ کہ اسرائیل کو زبانی طور پر بھی ملامت نہیں کی گئی۔

جب بُش اور وزیر خارجہ کولن پاول نے حکومت سنبھالتے ہی اسرائیل کا دورہ کیا تو اُنہوں نے کہا کہ ہم اپنا سفارت خانہ تل ابیب سے قدس (یروشلم) منتقل کر دیں گے اور قدس ہمیشہ کے لیے 'اسرائیل' کا دارالحکومت رہے گا، کانگرس اور سینیٹ اراکین نے اس موقع پر تالیاں بجائیں۔ یہ ایسی منافقت ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی منافقت نہیں ہے، یہ واضح اور صریح ظلم ہے۔ یہ اُس وقت تک نہیں سمجھتے جب تک تلوار آ کر اُن کے سروں پر نہ آ جائے۔ اب الحمدللہ یہ جنگ امریکہ کے اندر منتقل ہو گئی ہے اور ہم باذن اللہ اِس کو جاری رکھنے کی کوشش کریں گے تاوقتیکہ کامیابی حاصل ہو جائے یا پھر ہم اس راستے میں اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر دیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: اے امتِ نصر! نکل آ ؤ، اللہ کے راستے میں جہاد کرو اور خوش خبریاں سناؤ!

جن کی حکومتوں پر دین کا سودا کرنے والے باؤلے حکمران براجمان ہیں۔ جنہیں اپنے مفادات اور تکبر کے تسلسل کے لیے خائن حکام اور بے ضمیر فوجوں کی حمایت حاصل ہے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ ساری دنیا کے مجاہدین اور توحید و جہاد اور شریعت کی حاکمیت کے داعین کا حامی و ناصر ہو۔ آپ اپنی امت کی تلوار و ڈھال بن جائیں۔ ساری امت کے لیے رحمت، حلم وصبر، وحدت و جماعت، سمع و اطاعت، عدل و شوریٰ اور شریعت کی حاکمیت کی مثال قائم کر دیں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ امتِ مسلمہ کی حفاظت فرمائے جس کی حرمت کے دفاع کے لیے مجاہدین اپنا قیمتی خون بہا رہے ہیں۔

اے ہماری امتِ مسلمہ! یقیناً آپ نے دیکھ لیا ہے کہ جو کوئی جمہوریت کے سراب کے پیچھے ہلکان ہوا اسے دین و دنیا کے خسارے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ بے شک آپ کے حقیقی محافظ اور حمایتی آپ کے مجاہد بیٹے ہیں! جو شریعت کی حاکمیت کی دعوت دیتے ہیں۔ شاید آپ پر یہ بھی واضح ہو گیا ہو کہ عرب بہار کے سارے ثمرات پر بے دین سیکولر قوتوں نے ڈاکہ ڈالا اور ان کے ہمراہ غیر شرعی طریقے سے شریعت کی حاکمیت کے لیے جدوجہد کرنے والی تحریکوں کو کچھ ہاتھ نہ آیا۔ اس لیے اے ہماری امتِ مسلمہ! آپ اسلامی بہار کی طرف قدم بڑھائیں، دعوت و جہاد، آزادی و حریت اور عدل و عزت کی ایسی بہار جو کتاب اللہ کی رہ نمائی میں ہو اور جسے تلوار کی حمایت حاصل ہو۔

و آخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین

و صلی الله علیٰ سیدنا محمد و آله و صاحبه وسلم

☆☆☆☆☆

25 جولائی: صوبہ میدان وردگ......ضلع نرخ......مجاہدین کا ایک چوکی پر حملہ......6 سیکورٹی اہل کار ہلاک

معرکہ گیارہ ستمبر......تیاری سے حملے تک!

سعود میمن

اسلام کا اصل تصادم مغربی تہذیب سے ہے:

امت مسلمہ کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ گذشتہ کئی صدیوں میں اسلام کا اصل مقابلہ اپنی مدمقابل مغربی تہذیب سے رہا ہے۔مغرب اور اہل مغرب نے اسلام اور اہل اسلام پر ایک ہمہ جہتی یلغار کر رکھی ہے۔تقریباً پانچ سو سال سے علمی، ثقافتی، سیاسی، عسکری، اقتصادی غرض ہر شعبہ میں مغربی تہذیب کا اہل اسلام سے تصادم رہا اور مجموعی طور پر مسلمانوں کی کمزوریوں اور غفلت کے سبب مغرب کو اہل اسلام پر غلبہ حاصل رہا۔مغرب کے ہمہ گیر تسلط کو دیکھ کر مسلمان ان سے اتنے مرعوب ہوتے چلے گئے کہ یہ سوچنا بھی جرم تصور ہونے لگا کہ کسی میدان میں ان سے مقابلہ بھی کیا جاسکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ انیسویں اور بیسویں صدی میں مغرب کو اہل اسلام پر سیاسی غلبہ پانا آسان ہوگیا تھا اور مسلمان کہیں بھی ان کے مقابلے میں اپنی سیاسی اور معاشی آزادی برقرار نہ رکھ سکے۔اس کے بعد جہاں مسلمانوں کو بظاہر سیاسی آزادی حاصل بھی ہوئی تو وہ ذہنی اور اخلاقی طور پر مغرب کے غلام ہی رہے۔ جہاں سیاسی یا ذہنی غلامی سے کام نہ چلتا وہاں مغرب نے مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام بھی جاری رکھا۔اس مغربی تہذیب اور اسلامی تہذیب کے تصادم اور مسلمانوں پر مغرب کی غلامی کے اسباب بیان کرنے کے لیے ایک ضخیم کتاب کی وسعت درکار ہے۔میں نے یہ تذکرہ تمہید کے طور پر کیا ہے تاکہ معرکہ ۱۱ ستمبر کے اسباب اور اس کے اہداف ومقاصد کو سمجھنے میں آسانی ہوجائے۔

مغربی تہذیب امریکہ کے سہارے پر قائم ہے:

دوسری طرف ماوراء النہر اور وسط ایشیائی ریاستوں پر 'عظیم سوویت یونین' کی پروردہ کمیونسٹ حکومتیں مسلط تھیں، جو امریکہ کے بعد دوسری عظیم طاقت تصور کی جاتی تھی۔۱۹۸۸ء میں جہاد افغانستان کے خاتمہ پر جہاں عظیم سوویت یونین کا شیرازہ بکھرا اور وہ سمٹ کر روس رہ گیا وہیں افغانستان کے حالات میں بڑی تبدیلیاں رونما ہوئیں اور یہ تبدیلیاں عالمی منظرنامے پر بھی اثرات مرتب کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ جب طالبان کی قیادت میں امارت اسلامیہ وجود میں آئی تو 'جدید مغربی تہذیب' یعنی 'عالمی کفریہ نظام' کو پہلی مرتبہ سنگین خطرات کا احساس ہوا اور اس نے کھل کر امارت اسلامیہ کے خلاف کارروائیوں کی منصوبہ بندی شروع کردی۔ یہ حقیقت یاد رہے کہ موجودہ عالمی کفریہ نظام اور اسلام کے مقابل مغربی تہذیب دنیا بھر میں امریکہ کے سہارے کھڑی ہوئی ہے۔ یہ بات ڈھکی چھپی نہیں کہ جہاں بھی مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیلی گئی امریکہ کی سرپرستی اس میں شامل رہی ہے۔امریکہ کو مجاہدین سے خطرہ اسی لیے لاحق ہوا تھا کیونکہ اس دوران فلپائن، ملایا، کشمیر، بوسنیا، شیشان، فلسطین، عراق، صومالیہ، الجزائر، سوڈان، مصر، انڈونیشیا سمیت دیگر بہت سے اسلامی خطوں میں مسلمانوں کے خلاف قتل وغارت گری بپا کی جاچکی تھی اور اس تمام ظلم وستم کے پیچھے امریکہ کا بلاواسطہ یا بالواسطہ ہاتھ ضرور تھا۔لیکن اس ظلم وبربریت کے سامنے امت پر خوف اور مایوسی کی ایسی فضا طاری تھی کہ عام مسلمانوں میں ان مظالم کا جواب دینے کی ہمت اور جرات نہ تھی۔

امریکہ کے خلاف اعلان جہاد [۱۹۹۶ء]:

چنانچہ محسن امت شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے ۱۹۹۶ء میں امریکہ کے خلاف جہاد کا اعلان نشر کیا۔اس اعلان میں واضح کیا گیا تھا کہ امریکہ کے خلاف جہاد پوری امت مسلمہ پر فرض عین ہو چکا ہے۔اس اعلان میں شیخ اسامہ نے امریکہ کو خبردار کیا کہ سرزمین مقدس حجاز سے اپنی فوجوں کو نکال لے ورنہ اس کے خلاف کارروائیوں کا آغاز کردیا جائے گا۔اس کے دو سال بعد ۱۹۹۸ء میں آپ کی جانب سے ایک اور اعلان جاری کیا گیا جس میں امریکہ کو اسرائیل کی پشت پناہی سے باز آنے اور فلسطین میں مسلمانوں کے قتل عام سے باز رہنے کا کہا۔اس بیان میں بھی شیخ اسامہ نے مسلمانوں کو امریکہ کے خلاف جہاد پر ابھارا اور اس کی فرضیت اور اہمیت یاد دلائی۔ان دونوں بیانات کے بعد بھی شیخ اور آپ کے ساتھیوں کی طرف سے جہاد کے لیے گھروں سے نکلنے کی دعوت مسلسل جاری رہی۔آپ کے ۱۹۹۶ء سے ۲۰۰۰ء تک کے اُن خطبات کو اکٹھا کیا جائے جو ریکارڈ پر موجود ہیں تو معلوم ہوگا کہ شیخ اسامہ نے امریکہ کے خلاف جہاد کی دو بنیادی وجوہات بیان کیں ایک یہ کہ دنیا بھر میں اور خصوصاً فلسطین میں مسلمانوں کے قتل عام میں امریکہ کی سرپرستی براہ راست شامل ہے اور دوسری یہ کہ مقدس سرزمین حجاز میں امریکی فوجی اڈوں کا مستقل قیام عمل میں لایا جاچکا ہے۔جو صریحاً شریعت کے اس حکم کے خلاف ہے جس میں جزیرۃ العرب میں دین اسلام کے پیروکاروں کے سوا کسی دوسرے دین کے ماننے والوں کا مستقل قیام ممنوع قرار دیا گیا ہے۔کجا یہ کہ پوری فوجی شان وشوکت کے ساتھ اسلام کی دشمن سپاہ کو اڈے فراہم کردیے جائیں۔اس حکم کی اہمیت ایک یہ بھی ہے کہ یہ حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت میں تاکیداً ارشاد فرمایا تھا۔شیخ اسامہؒ کی اس دردانگیز صدا نے بہت سے نوجوانوں میں قربانی اور مزاحمت کی نئی روح پھونک دی اور ان کے دلوں میں شہادت کی تڑپ پیدا کردی۔شیخ اسامہ نے اپنے ان خطبات میں امت کے

25 جولائی: صوبہ ہلمند......ضلع سنگین......فوجی کاروان پر مجاہدین کی فائرنگ......10 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی......2 ٹینک بھی تباہ

حقیقی مسائل کی طرف توجہ مبذول کروائی اور مسلمانوں کو امریکہ اور مغرب کے خلاف فیصلہ کن جنگ کی ابتدا کرنے کی دعوت دی۔مقدس مقامات کے دفاع کے حوالے سے شیخ اسامہ نے فرمایا:''آخر کب تک مسلمان اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی نصرت اور اس کے گھر کے دفاع سے غافل ہو کر بیٹھے رہیں گے؟ دنیا بھر کے اہل ایمان آخر کب اٹھیں گے؟ کب صلیبی وصہیونی فسادیوں کی نجاست سے اس مقدس زمین کو پاک کریں گے؟ یہ تو اللہ رب العالمین کا حکم ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلاَ يَقْرَبُواْ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَـذَا (التوبہ:۲۸)

''اے ایمان والو! مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں، پس وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پھٹکنے پائیں''۔

اور کیا مسلمان بھول گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آخری بیماری میں ایسا ہی حکم صادر فرمایا تھا۔ایک حدیث میں مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:''ہائے جمعرات کا دن، ہائے افسوس جمعرات کا دن''۔پھر آپ رضی اللہ عنہ اتنا روئے کہ آپؓ کے آنسوؤں سے کنکریاں تر ہو گئیں، آپؓ نے فرمایا کہ اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدت اختیار کر گئی تھی اور اس عالم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ وصیت فرمائی اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب''مشرکین کو جزیرۃ العرب سے نکال دو''(بخاری: کتاب الجہاد والسیر)۔قیامت کے دن جب ان احکامات کے بارے میں پوچھا جائے گا تو ہم کیا جواب دیں گے؟ یوم حساب میں اللہ کا سامنا کرنے کے لیے ہم نے کیا تیاری کی ہے؟ کیا ہم یہ بہانہ بنائیں گے کہ ہم مستضعفین تھے؟ بے بس تھے؟ اللہ تو ہمارے دلوں تک کے احوال سے باخبر ہے۔پس یہ امت آج تباہی اور بربادی کی تاریک اور گہری کھائی کے کنارے کھڑی ہے''۔

اسی طرح شیخ اسامہ نے ایک اور مقام پر جہاد کی طرف بلاتے ہوئے فرمایا:

''یہ ذلت جو آج ہم پر مسلط ہے اور کفر جو بلاد اسلامیہ پر قبضہ کر کے ہر سمت اپنے پنجے گاڑھ چکا ہے اس کی گرفت توڑنے کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے سوائے جہاد کے، گولیوں کے، اور شہیدی حملوں کے۔۔۔ان کے بغیر ذلت کی جڑیں نہیں اکھیڑی جاسکتیں۔غیرت مند لوگ کبھی ظالم نافرمان کے لیے قیادت نہیں چھوڑا کرتے، اور خون بہائے بغیر پیشانیوں سے ذلت کے داغ نہیں مٹائے جاسکتے''۔

اس بارے میں عالم اسلام کے چند نامور علما نے کلمہ حق بلند کرنا فرض سمجھ کر جہاد کی فرضیت پر فتاویٰ جاری کیے جن سے شیخ اسامہ کی دعوت کو بہت فائدہ پہنچا۔ان نامور علما میں سے جزیرۃ العرب سے تعلق رکھنے والے عالم ربانی شیخ حمود بن عقلا الشعیبی رحمہ اللہ، مفتی نظام الدین شامزئی رحمہ اللہ، شیخ عبداللہ بن جبرین، شیخ سلمان العلوان، شیخ حسن ایوب، شیخ محمد بن محمد، شیخ سلمان ابوغیث اور شیخ سلمان التنیان حفظہم اللہ شامل ہیں۔ان علما سے فتاویٰ لینے کے بعد بہت سے نوجوانوں نے فلک پوش چوٹیوں اور سنگلاخ پہاڑوں کی زمین افغانستان کا رخ کیا اور مجاہدین کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگے تاکہ عراق، افغانستان اور دوسرے مسلم خطوں میں بہنے والے لہو کا بدلہ چکایا جائے۔

تنظیم القاعدہ میں جماعۃ الجہاد کا انضمام [۱۹۹۸ء]:

ادھر امارت اسلامیہ کے سائے میں افغانستان کی زمین، سرزمین ہجرت اور مرکز جہاد میں تبدیل ہو چکی تھی، اس سرزمین نے اپنی طرف لپک کر آنے والے فرزندان توحید کا آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ان کے لیے تربیتی مراکز کھولے، معسکرات قائم ہونے لگے اور امارت اسلامیہ نے ان کی ہر طرح حفاظت کی تاکہ یہ دشمن کے خلاف کھل کر تیاری کرسکیں۔یہاں مجاہدین نے امریکہ اور اہل مغرب کے خلاف جنگ کی حکمت عملی تیار کی۔فیصلہ کیا گیا کہ عالمی کفر کا مقابلہ عالمی جہاد سے ہی ممکن ہے چنانچہ عالمگیر جنگ کے خلاف عالمی جہادی تحریک کا آغاز کرنے کے لیے دو بڑی جہادی جماعتوں میں اتحاد عمل میں لایا گیا۔اس وقت تک افغانستان میں دنیا بھر سے مجاہدین کی ایک قابل ذکر تعداد اکٹھی ہو چکی تھی چنانچہ دو بڑی جہادی تحریکوں کے درمیان اتحاد اور وحدت کی بنیاد رکھی گئی۔علما اور قائدین کی مخلصانہ کوششوں کے نتیجے میں تنظیم القاعدہ اور جماعت الجہاد (مصر) کی وحدت ۱۹۹۸ء میں خوست کے مقام پر ہوئی اور''عالمی اتحاد برائے قتال یہود ونصاریٰ'' کا قیام عمل میں لایا گیا۔نئی جماعت کا نام''تنظیم قاعدۃ الجہاد'' رکھا گیا اور اس کی امارت کی ذمہ داری شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ پر ڈال دی گئی۔دراصل مجاہدین کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ دنیا پر امریکہ کے یک قطبی تسلط کے خاتمے کے لیے مجاہدین کو بھی اپنی صفوں میں وحدت پیدا کرنی ہو گی۔ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ نے اس اتحاد پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

''عالمی اتحاد برائے قتال یہود ونصاریٰ کا قیام ہی مجاہدین کے خلاف کفار کی عالم گیر یلغار کا درست جواب تھا۔کیونکہ مجاہدین کے خلاف یہ جنگ محض چند علاقوں تک محدود نہ رہی تھی بلکہ اب تو یہ ایک عالم گیر معرکہ بن گیا تھا جس کے ایک طرف مجاہدین تھے تو دوسری جانب ان کے بالمقابل امریکہ، اسرائیل اور مسلمانوں پر مسلط کٹھ پتلی حکمرانوں کا اتحاد تھا۔چنانچہ مقابلے کی حکمت عملی تبدیل کرنا بھی ناگزیر ہو چکا تھا اور 'عالمی اتحاد برائے قتال یہود و نصاریٰ' کا قیام ہی ہماری نئی حکمت عملی تھی''۔

الحمدللہ القاعدہ نے یہ حکمت عملی آج بھی جاری رکھی ہوئی ہے۔اسی کا نتیجہ ہے کہ بعض اسلامی خطوں میں مزاحمتی تحریکیں اب اسی نام کے ساتھ مصروف جہاد ہیں۔اور

25جولائی: صوبہ ننگرہار.....................ضلع اسپین.....................مجاہدین کی دعوت پر 29 اہلکار افغان فوج کو چھوڑ کر جہاد کے میدان میں آن ملے

جہاں دیگر تحریکیں بھی موجود ہیں وہاں شوریٰ اتحاد مجاہدین کے نام سے وحدت عمل میں لائی گئی ہے۔اس پر تفصیلی بحث ان شاءاللہ آئندہ کسی وقت کے لیے ادھار چھوڑتا ہوں۔

افریقہ اور جزیرۃ العرب میں واقع امریکی اڈوں پر حملے [۱۹۹۸ء]:

امریکہ خوب اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ یہ ستم رسیدہ قوم ہر قسم کے احساس وشعور سے عاری ہے، یہ نہ ہی اس سے قصاص لے گی اور نہ ہی ان مظالم کا جواب دے سکی گی۔لیکن عالمی کفر کو اصل خطرہ اس کے مجاہد بیٹوں سے تھا اور انہیں ختم کرنے کے لیے وہ اپنے پر تول رہا تھا۔لیکن اسے خود بھی یہ اندازہ نہیں تھا کہ فرزندان توحید اس کے ناپاک ارادوں سے پہلے ہی اس پر کسی بڑے حملے کے قابل ہو جائیں گے۔امریکہ کو ابتدائی ہزیمت اور نفسیاتی جھٹکے اس وقت لگے جب مجاہدین نے کینیا اور تنزانیہ میں واقع امریکی سفارت خانوں پر جو در پردہ اسرائیلی اور امریکی جاسوسی اداروں کے بڑے مراکز تھے یکے بعد دیگرے حملہ کر کے تباہ کر دیا۔اس موقع پر شیخ اسامہ بن لادن حفظہ اللہ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا:

> ''یہ نوجوان کل تک افغانستان کے کسی ایسے ہی معسکر میں زیر تربیت تھے پس جب اللہ نے ان کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے تو انہوں نے اٹھ کر اس نام نہاد 'سپر طاقت' کی شوکت وہیبت کو توڑ ڈالا۔ ہمارے لیے یہ بات اتنی اہمیّت کی حامل نہیں ہے کہ نیروبی اور دارالسلام میں امریکی سفارت خانوں میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد کتنی تھی۔ بلکہ اصل اہمیّت کا حامل تو وہ قوی پیغام ہے جو دھماکوں کی زوردار لہروں نے 'وائٹ ہاؤس' اور پوری امریکی قوم تک پہنچایا ہے۔ یہ پیغام ہے کہ اہل ایمان اپنے دین کے معاملے میں مزید ذلت برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں''

اس کے کچھ عرصے بعد اللہ کی نصرت سے مجاہدین نے یمن میں موجود دنیا کے سب سے طاقت ور بحری بیڑے یو ایس ایس کول کو بھی نشانہ بنایا، جس نے امریکہ کو شدید نفسیاتی کوفت میں مبتلا کر دیا۔اسی طرح ریاض میں امریکی سفارت خانے پر ایک عظیم الشان فدائی حملہ ہوا جس میں سیکڑوں فوجی مردار ہوئے اور سفارت خانہ کی عمارت تباہ ہو گئی۔ان چار پانچ سالوں میں امریکہ کے خلاف ہونے والے یہ چند بڑے حملے ہیں۔یہ تمام حملے مادی اعتبار سے زیادہ معنوی اور نفسیاتی اعتبار سے اس کے لیے سنگین تھے۔لیکن اس سب کچھ کے باوجود اب تک امریکہ اپنی ہی سرزمین پر بڑی ہزیمت سے محفوظ رہا تھا۔

امریکہ پر ایک بڑے حملے کی منصوبہ بندی :

جو مجاہدین افغانستان میں جمع ہو چکے تھے انہیں امریکہ کے خلاف دعوت جہاد دی گئی تھی چنانچہ انہیں معسکرات میں ایک طویل اور صبر آزما جنگ کے لیے تیار کرنے کی تربیت دی جارہی تھی۔ساتھ ساتھ امریکہ پر ایک بڑے حملے کی منصوبہ بندی بھی جاری تھی۔تاکہ اس کے ذریعے امریکہ کو معرکوں کے لیے موزوں میدان یعنی افغانستان میں دھکیلا جا سکے اور اس طرح اسے ایک طویل جنگ میں الجھا کر کمزور کر دیا جائے۔مجاہدین کے پیش نظر یہ بھی تھا کہ نوجوانوں میں جذبہ شہادت بیدار کرنے اور جہاد کے لیے گھروں سے نکالنے کے لیے بھی یہ ضروری ہے کہ امریکہ کے خلاف میدان جنگ سجایا جائے ورنہ یہ امت سوتی رہے گی اور عالم اسلام پر مغرب کا تسلط ہمیشہ برقرار رہے گا۔یہ حالات بدلنے کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ امت میں جہادی بیداری عام ہو جائے، اور وہ ہر جگہ ظالموں سے بدلہ لینے کے لیے تیار ہو جائیں۔

خالد شیخ محمد [اللہ تعالیٰ انہیں جلد رہائی دلائے] جو ۱۱ ستمبر کے معرکہ کے اصل محرک سمجھے جاتے ہیں، انہوں نے ایسا ایک منصوبہ عمل ۱۹۹۶ء میں پہلی مرتبہ شیخ اسامہ کے سامنے پیش کیا تھا۔لیکن شیخ اسامہ اس وقت اپنے ساتھیوں کے ساتھ سوڈان سے نئے نئے سرزمین افغانستان دوبارہ منتقل ہوئے تھے۔اس لیے حالات کی ناموافقت کی وجہ سے اس وقت اس حملے پر عملدرآمد روک دیا گیا تھا۔۱۹۹۸ء میں افریقہ میں ہونے والے دھماکوں کے بعد حالات قدرے بہتر ہوگئے تو دوبارہ منصوبہ بندی شروع ہوئی۔ امریکی خفیہ اداروں نے دعوی کیا ہے کہ انہوں نے دسمبر ۱۹۹۸ء میں صدر بل کلنٹن کو ایک رپورٹ پیش کی جس میں خدشہ ظاہر کر دیا گیا تھا کہ القاعدہ امریکہ پر بڑے حملے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے اور ممکنہ صورتوں میں سے امریکی طیاروں کے اغوا کا منصوبہ بھی شامل تھا۔

خالد شیخ محمد نے ۱۹۹۹ء کے اوائل میں شیخ اسامہ حفظہ اللہ اور اس وقت کے عسکری کماندان ابوحفص المصری شہید رحمہ اللہ سے دوبارہ ملاقاتیں کیں۔خالد شیخ محمد نے ابتدا میں تجویز دی تھی کہ جیٹ طیاروں کو اغوا کیا جائے اور امریکہ کے نیوکلیر پلانٹس پر حملہ کیا جائے۔لیکن شیخ اسامہ نے ان کی اس تجویز کو رد کر دیا، کیونکہ اس کی قابل عمل صورت نظر نہ آتی تھی اور اندازے غلط ہونے پر بہت بڑی تباہی پھیلنے کا خطرہ موجود تھا۔اسی طرح بیک وقت ۱۲ جہازوں کو اغوا کر کے اپنے مطالبات منوانے کی تجویز بھی اپنی جگہ نہ بنا سکی۔بالآخر چار کمرشل جہازوں کو اغوا کر کے امریکہ کی بعض خصوصی عمارتوں کو ہدف بنانے کی تجویز قبول کر لی گئی۔

غزوہ نیویارک و واشنگٹن :

اس حملے سے متعلّق شرعی فتاویٰ حاصل کرنے کا ابتدائی کام ابوحفص المصری نے مکمل کر کے شیخ اسامہ کے حوالے کیا۔جس میں امریکی عمارتوں کو نشانہ بنانے اور اس کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والے امریکیوں کی ہلاکت کے متعلّق شرعی فتاویٰ شامل تھے۔اس کام کے لیے بیس فداکاروں کی تجویز دی گئی تھی جنھوں نے منصوبے کے مطابق ۴ مختلف ہوائی جہازوں کو ایک ہی وقت میں اغوا کرنا تھا اور ۴ مختلف مقررہ اہداف سے ٹکرانا

25 جولائی:صوبہ ہلمند..............ضلع ساوران اور سنگین..............مجاہدین کی افغان فوج کے خلاف کارروائیاں..............23 فوجی اہل کار ہلاک اور 12 زخمی

تھا۔ ہر جہاز میں پانچ شہیدی حملہ آوروں کو شامل ہونا تھا، جن میں سے ایک ہواباز اور بقیہ چار کو جہاز کے اغوا کیے جانے میں مدد دینی تھی اور اپنے فدائی ہواباز ساتھی کو اتنا موقع فراہم کرنا تھا کہ وہ طے شدہ وقت سے پہلے جہاز کو ہدف سے ٹکرا دیں۔

بیسویں فدائی حملہ آور رمزی الشیبہ (اللہ ان کو رہائی دے) آخری وقت میں اس مجموعے میں شامل نہ ہو سکے لہٰذا کارروائی میں کل انیس فدا کاروں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا۔ رمزی کو زیاد الجراح والے مجموعے میں شامل ہونا تھا، جسے امریکی صدر مقام واشنگٹن ڈی سی میں تباہی مچانی تھی لیکن یہ طیارہ ہدف تک نہ پہنچ سکا اور پنسلوانیا میں گر کر تباہ ہو گیا تھا۔ اس بات کا قوی امکان ہے کہ مسافروں اور عملے کے یرغمالیوں نے یہ جان کر کہ اس سے پہلے اغوا ہونے والے جہاز عمارتوں سے ٹکرا دیے گئے ہیں اور شہیدی نہتے ہیں اور ان کے پاس صرف پھل یا پیپر کاٹنے والے تیز دھار آلے موجود ہیں ان سے دست بدست لڑائی شروع کر دی ہو جس کے نتیجے میں جہاز کا انتظام واپس جاتا دیکھ کر زیاد الجراح نے جو اس مجموعے کے فدائی ہواباز تھے، جہاز کو گرا دینا بہتر سمجھا ہو۔ واللہ اعلم

جن انیس شہیدی مجاہدین نے اس حملے میں حصّہ لیا ان میں سے چار شہیدی ہوابازوں کے نام یہ ہیں:

انجینئر محمد عطاء، زیاد الجراح، مروان الشحی اور ہانی ہنجور رحمہم اللہ

دیگر پندرہ شہیدی اغوا کار جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس عظیم سعادت کے لیے منتخب کیا تھا وہ یہ ہیں:

احمد بن عبداللہ النعمی، سطام السقامی، ماجد بن موقد، خالد المحضار، فائز بن احمد، سالم الحازمی، نواف الحازمی، احمد الحزنوی الغامدی، حمزہ الغامدی، عکرمہ احمد الغامدی، معتز سعید الغامدی، وائل الشہری، ولید الشہری، مھند الشہری، ابوالعباس عبدالعزیز الزہرانی رحمہم اللہ۔

ان انیس فدائین میں سے پندرہ کا تعلّق سعودی عرب سے تھا جب کہ دو عرب امارات، اور ایک ایک لبنان اور مصر سے تعلّق رکھتے تھے، جب کہ حملے کے ماسٹر مائنڈ خالد شیخ محمد (اللہ ان کو رہائی عطا فرمائے) ہیں جو بلوچی پاکستانی ہیں لیکن کویت میں پیدا ہوئے اور پلے بڑھے ہیں۔ خالد المحضار اور نواف الحازمی، شیخ اسامہ کے انتہائی قابل بھروسہ اور دیرینہ ساتھیوں میں سے تھے ابتدا میں شیخ اسامہ نے انہیں بھی ہوابازوں میں شامل رکھا تھا لیکن اگست ۲۰۰۰ء میں سان ڈیاگو میں ابتدائی فضائی تربیت ٹھیک طرح مکمل نہ کر سکنے کی وجہ سے انہیں اغوا کاروں میں شامل کر لیا گیا۔

شیخ اسامہ ذاتی طور پر منصوبہ کے ہر ہر مرحلے کی نگرانی کرتے رہے۔ ہوابازوں کے مجموعے کی تیاریوں پر نگاہ رکھنے کے لیے آپ حملوں کے منتظم شیخ ابوعبیدہ، شیخ رمزی بن الشیبہ اور لاجسٹک اعانت کے ذمہ دار شیخ ظاہر زکریا الھوساوی سے مسلسل رابطے میں رہتے۔ شیخ اسامہ کی ترغیب پر فدائین کی ایک بڑی فہرست تیار ہو چکی تھی لیکن اس حملے کے لیے کل انیس فدا کار منتخب کیے گئے جنہیں شیخ اسامہ نے خود منتخب کیا تھا۔ یہ شہیدی حملہ آور بلاشبہ آج کی امت کے معمار بن گئے ہیں۔ یہ وہ ابطال ہیں جنہوں نے تاریخ کے دھارے کا رخ بدل کر رکھ دیا۔ جب ساری امت بیٹھ کر کسی خوابی جنت کا نظارہ کر رہی تھی اس وقت یہ معمار امریکہ پر حملے کے لیے پر تول چکے تھے اور تیزی سے اپنے ہدف کی جانب بڑھ رہے تھے۔ جب شکوک وشبہات نے دلوں میں گھر کر لیا تھا اور جہاد کو ناقابل عمل قرار دیا جا چکا تھا یہ ابطال امریکہ کے اندر گھس کر اس پر حملہ کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھے۔

> اگر ہم ان شہیدی جوانوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ان شہدا کی عظیم فدا کاری اُن جہلا کے منہ بند کروانے کے لیے کافی ہے جو یہ خرافات پھیلاتے آرہے ہیں کہ شہیدی حملے زندگی سے تنگ، ناکام اور بے روزگار لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔ تقریباً ان تمام ابطال کو پرتعیش زندگی گزارنے کے سارے اسباب مہیا تھے، دنیا اپنے سارے دروازے ان پر کھول چکی تھی لیکن انہوں نے دنیا بیچ کر آخرت خریدنے کا فیصلہ کیا۔

دیوانے کی بڑ:

۱۹۹۶ء میں جب امریکہ کے خلاف اعلان جہاد کیا گیا تو اسباب کے پجاریوں نے اسے دیوانے کی بڑ قرار دیا تھا۔ مجاہدین نے افغانستان کے پہاڑوں میں ٹھکانہ بنا کر جب امریکہ کو ہدف بنانا شروع کیا تھا تو مادی اعتبار سے کوئی قابل ذکر کارروائی عمل میں نہ آسکی تھی اگرچہ معنوی اعتبار سے چند قابل ذکر حملے ہوئے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ یہ حملے اسے پیغام دے چکے تھے کہ مجاہدین اسلام اس سے فیصلہ کن معرکہ کے لیے تیار ہو چکے ہیں۔ بالآخر ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو مجاہدین اس کے گھر میں گھس کر اس کی ناک کو خاک آلود کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ گیارہ ستمبر کے مبارک حملے نے دنیا کی واحد سپر پاور کی چولیں ہلا کر رکھ دیں۔ اور مجاہدین دنیا بھر میں ان کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم کا بدلہ لینے میں کسی حد تک کامیاب ہو گئے۔ اس حملے نے امریکہ کو عظیم مادی، اقتصادی، عسکری اور نفسیاتی شکست سے دوچار کر دیا۔

تیاری کہاں اور کیسے کی گئی:

یہاں ہم اس حملے کی تیاری اور اس میں شرکت کرنے والے مخلص مجاہدین کی کوششوں کا مختصر جائزہ لیں گے۔

عالمی ذرائع ابلاغ نے امریکہ کے جاسوسی اور حفاظتی نظام سے متعلّق ایک مافوق الفطرت نقشہ کھینچ رکھا تھا، لیکن یہ مجاہد بھائی اس سے قطعاً مرعوب نہ ہوئے۔ ان

26 جولائی: مجاہدین.........صوبہ ننگرہار.........مجاہدین کے افغان فوج پر شدید حملے.........8 اہلکار ہلاک اور کئی زخمی

ہوابازوں نے پورے اطمینان اور سکون سے امریکہ کے اندر بیٹھ کر اپنی تیاریاں جاری رکھیں۔امریکہ ہی میں فضائی ہواباز کمپنیوں کے تربیتی مراکز میں داخلہ لیا اور اپنی فضائی تربیت کئی ماہ میں اس طرح پوری کی کہیں بھی منصوبے کی بھنک نہ پڑسکی۔ادھر اغوا کاروں کی عسکری تربیت قندھار کے معسکرات میں جاری تھی۔ان کی تربیت شیخ ابوتراب اردنی نے کی تھی جو ہر قسم کے فنون سپہ گری میں ماہر تھے۔ان فدائین کو مارشل آرٹ کے چند مفید گر سکھائے گئے جس میں تیز دھار چاقوؤں کی مدد سے سیکورٹی کی دستوں پر قابو پانے کی خصوصی تربیت بھی شامل تھی۔اس کے علاوہ انہیں انگریزی زبان میں گفتگو کرنے کا ہنر بھی سکھایا گیا۔امریکہ میں سفر اور قیام کرنے کے لیے جعلی دستاویزات تیار کرلی گئی تھیں۔جب یہ تیاری مکمل ہوگئی تو روانگی سے قبل بیشتر شہدا کی وصیتیں فلم بند کی گئیں جنہیں القاعدہ کے میڈیا ڈیپارٹمنٹ 'السحاب' نے پہلی مرتبہ دوسال بعد ۲۰۰۳ء میں پیش کیا۔

ان شہدا کو کچھ عرصے تک کراچی اور انڈونیشیا میں مغربی طرز زندگی کے مطابق رہنا سکھایا گیا۔تاکہ امریکہ میں قیام کے دوران یہ مغربی طرز زندگی کے اندر گھل مل جائیں۔۲۰۰۶ میں القاعدہ کے میڈیا ڈیپارٹمنٹ 'السحاب' کی جانب سے ایک خصوصی دستاویزی فلم 'العلم للعمل' کے نام سے عربی اور انگریزی زبانوں میں جاری کی گئی جس میں پہلی مرتبہ ان تیاریوں کے مناظر کو پیش کیا گیا تھا۔اس سے پہلے ۲۰۰۳ء میں السحاب کی جانب سے ان فدائین کی وصیتوں کی ویڈیوز جاری کی جاچکی تھیں۔لیکن اس تازہ ویڈیو میں شیخ اسامہ کے اس وقت کے کلمات بھی پیش کیے گئے جو حملے کی تیاریوں کے وقت فلم بند کیے تھے لیکن اب تک پیش نہیں کیے گئے تھے۔

اگر ہم ان شہیدی جوانوں کے حالات زندگی کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ ان شہدا کی عظیم فداکاری اُن جہلا کے منہ بند کروانے کے لیے کافی ہے جو یہ خرافات پھیلاتے آرہے ہیں کہ شہیدی حملے زندگی سے تنگ، ناکام اور بے روزگار لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔تقریباً ان تمام ابطال کو پرتعیش زندگی گزارنے کے سارے اسباب مہیا تھے،دنیا اپنے سارے دروازے ان پر کھول چکی تھی لیکن انہوں نے دنیا بیچ کر آخرت خریدنے کا فیصلہ کیا۔

آدم یحییٰ غدن عزام امریکی حفظہ اللہ ان بھائیوں کے محاسن بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

''امریکہ پر حملوں میں حصّہ لینے والے تمام ہی بھائی بہت پرعزم، بلند ہمت، دینی حمیت کے جذبے سے سرشار، اسلام اور اہل اسلام کے غم میں تڑپنے والے تھے ان میں یہ اعلیٰ اوصاف موجود تھے تب ہی تو وہ اس مشکل مہم کے لیے چنے گئے تھے۔بلاشبہ یہ ایسے لوگ نہ تھے جو ناکام زندگی گزارنے کے بعد کسی راہ فرار کی تلاش میں ہوں۔ذرا ان ہوابازوں پر ایک نگاہ تو ڈالیے......شہید انجینئر محمد عطا، شہید مروان الشحی، شہید زیاد الجراح اور شہید ہانی ہنجور۔یہ چاروں شہدا مغربی ممالک میں رہ چکے تھے۔

انہوں نے وہیں تعلیم حاصل کی تھی۔دنیا ان کی پہنچ میں تھی، اگر یہ اس کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہتے۔لیکن ان کا ضمیر کیسے گوارا کرلیتا کہ یہ خود تو دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں جب کہ ان کی امت آگ میں جلتی رہے۔

گیارہ ستمبر کا حملہ دفاعی رد عمل تھا:

یہ تفصیلات جاننے سے واضح ہوجاتا ہے کہ مجاہدین کا اصل ہدف اسلام کے مدمقابل جدید مغربی کفر ہے جس کا سرخیل امریکہ ہے۔اور اس کو ہدف اس لیے بنایا گیا تاکہ دنیا بھر میں بہنے والے مسلمان لہو کا بدلہ لیا جائے۔اس کارروائی کے ذریعے امریکہ اور اہل اسلام کے مابین فیصلہ کن جنگ شروع کردی جائے۔جو لوگ ان حملوں کو دہشت گردی کے واقعات قرار دیتے ہیں وہ درحقیقت ان اسباب سے صرف نظر کرتے ہیں جنہوں نے دنیا کو ۱۱ ستمبر کا دن دکھایا۔یہاں ہم شیخ اسامہ کے چند کلمات پر اکتفا کرتے ہیں جس میں انہوں نے امریکہ کے خلاف اس جہادی اقدام کا جواز فراہم کرتے ہوئے کہا:

''اس حملے کو دہشت گردانہ کہنا کسی طور درست نہیں......حقیقت میں یہ ایک مدافعانہ کارروائی تھی۔ہمیں [امریکی سرپرستی میں] عراق، فلسطین، صومالیہ شیشان، فلپین اور دنیا کے کونے کونے میں روندا جارہا تھا، لہٰذا یہ امت کے نوجوانوں کا امریکہ کے خلاف ایک قابل فہم ردعمل تھا''

ایک اور غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے شیخ اسامہ نے کہا کہ:

''یہ کہنا درست نہیں کہ یہ جنگ امریکہ اور القاعدہ کے مابین ایک جنگ ہے، درحقیقت یہ جنگ عالمی کفر اور اہل اسلام کے مابین ہے، ایک طرف امریکہ اور اس کے حواری ہیں جو عالمی کفر کے نگہبان ہیں اور دوسری طرف اسلام کا دفاع کرنے والے مخلص مجاہدین اور ان کے ساتھی ہیں، خواہ وہ کسی قوم، قبیلے اور جماعت سے تعلّق رکھتے ہوں، اسلام کا دفاع ہم سب کے لیے یکساں طور پر سنگین مسئلہ ہے، القاعدہ تو محض ایک تنظیم ہے جو مسلمانوں کو اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے تحریض دلاتی اور اس کی بجا آوری کے لیے ایک اجتماعی پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے''۔

☆☆☆☆☆

26 جولائی: صوبہ قندہار..................ضلع ژڑی..................مجاہدین نے کئی چوکیوں پر بیک وقت حملہ کیا..................20 افغان اہل کار ہلاک

مسئلہ تکفیر کو علمائے حق کے لیے چھوڑ دیں!

محسنِ امت شیخ اسامہؒ کا مسئلہ تکفیر کے موضوع پر بیان

اہل السنۃ والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جب انسان دین (اسلام) میں یقین کے ساتھ داخل ہوتا ہے، تو بعینہٖ یہ دین سے بغیر یقین کے خارج نہیں کیا جاسکتا! مسلمانوں سے متعلّق اصل یہ ہے کہ وہ مسلمان ہی ہیں، یہ ہرگز جائز نہیں ہے کہ ان کی تکفیر کی جائے بلکہ یہ تو مذہبِ خوارج کی علامات میں سے ہے، ولا حول ولاقوة الا بالله (نہیں ہے نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی طاقت مگر اللہ کے اذن سے)۔

حدیثِ صحیح میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے کہتا ہے کہ اے کافر! تو یہ (تکفیر) ان میں سے کسی ایک کی طرف ضرور لوٹتی ہے۔ اگر جس کو اس نے کافر کہا ہے، وہ اگر کافر ہی تھا تو پس وہ تو کافر ہی کہلائے گا، لیکن اگر وہ کافر نہ ہوا، تو یہ تکفیر اسی کی طرف واپس لوٹے گی، جس نے یہ جملہ کہا ہے''۔

پس مسئلہ (تکفیر) کی اس قدر حساسیت کی بنا پر یہ معاملہ بہت ہی خطرناک ہے، بہت ہی خطرناک ہے، بہت ہی خطرناک ہے اور خاص طور پر تکفیرِ عام کے معاملہ میں اور بھی خطرناک ہے۔ اس معاملہ میں آپ لوگ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں، ہم اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس نصرت کا انتظار کر رہے ہیں، بلاشبہ اُس کا کامل اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے، اور اُس کے ہمارے لیے حصول کا ذریعہ صبر اور تقویٰ میں مضمر ہے۔

إِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا

''اگر تم صبر و پرہیز گاری اختیار کرو''

اگر آپ صبر کریں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں تو ان (کفار) کی منصوبہ بندی (مکروفریب) آپ کو کچھ نقصان نہ پہنچا ئیں گی......لہٰذا میں یہ بات زور دے کر اور بتکرار کہوں گا کہ آپ کی جانب سے مسلمانوں کی تکفیر کرنا بڑے گناہوں میں سے ہے اور ان کبائر میں سے ہے جن کے گناہ کا وبال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ سو! اپنی زبانوں کو روک لیجیے! ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا:

''اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین چیزوں کو پسند فرماتا ہے، کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراو، اور تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو''۔

پس یہ حکمِ اول جو بیان ہوا ہے، اس پر عمل بیان کردہ آخری نصیحت کو تھامے بغیر ممکن نہیں! اور وہ کیا ہے؟ وہ ہے جماعت کو لازم پکڑنا......مطلب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس حدیث سے متعلّق بیان فرمایا:

''اس کے اندر اسلام کے اصول کو بیان کیا گیا ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو، تفرقہ نہ کرو، اور پھر تم اان تمام امور سے بخوبی آگہی کے بعد اس متعلّق دوسروں بھی نصیحت کرو''۔ لہٰذا آپ لیے یہ نصیحت ہے، یہ نصیحت تمہیں بھی ہے اور تمہارے امرا کے لیے بھی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث میں وارد ہوا:

''وہ (اللہ) تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسند فرماتا ہے: قیل و قال، کثرتِ سوال اور اموال کا ضیاع''۔

ان تین چیزوں کی شدید نصیحت کرتا ہوں، پہلے بیان کردہ حدیث میں مذکور احکامات کا تعلّق اصولِ اسلام سے ہے، جن کے اوپر دین کھڑا ہوتا ہے......مذکورہ بالا حدیث میں وارد امور عماد الدین ہیں......قیل و قال اور کثرتِ سوال اور مالوں کو ضائع کرنے سے باز رہنا چاہیے......

اگر آپ اس خاص معاملہ (تکفیر) سے متعلّق جاننا چاہیں تو اہل علم سے پوچھیں، جو ضوابطِ تکفیر کا پختہ علم رکھتے ہیں ہیں، پھر اس معاملہ کو ان سے پوچھنے کے بعد آپ اس کو اپنے بھائیوں میں بیان کر دیں، تو کوئی حرج نہیں ہے۔ جس نے قرآن وسنت کے عین مطابق کسی کی تکفیر تو یہ جائز ہے، بشرطیکہ اگر وہ ان احکامات کی صحیح تطبیق کرنے کی اہلیّت سے متصف ہو۔ جہاں تک اس تکفیر کا مسئلہ ہے جو نص سے ثابت ہے جیسا کہ ابوجہل کو کافر سمجھنا، یہ تو دلیل سے ثابت ہے، ابوجہل کو کافر نہ سمجھنے والا کوئی فرد مومن کیونکر ہوسکتا ہے؟......

لیکن جہاں تک دیگر معاملات میں تکفیر کا سوال ہے، جیسا کہ نواقضِ اسلام کا تذکرہ آجاتا ہے، یہ مسئلہ حساس بھی ہے اور تفصیل طلب بھی۔ مثلاً اگر کوئی مسلمان کفریہ فعل کا ارتکاب کرلے، تو محض کفریہ فعل کا مرتکب ہونے پر اُس کی تکفیر نہیں کی جاسکتی! جہالت، اکراہ سمیت دیگر عذر پیش نظر رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ لہٰذا یہ مسائل تو انتہائی تفصیل طلب ہیں جن کی استطاعت عامی بھائیوں میں نہیں ہوتی ہے، کہ انہیں کما حقہ سیکھ سکیں اور پھر اس میں مہارت حاصل کرسکیں۔ لیکن یہ المیہ ہے کہ ہم ان معاملات کو عام امور کے زمرے میں ہی گمان کر کے ان پر خوب گفتگو کرتے ہیں! (بقیہ صفحہ ۵۲ پر)

''آبپارہ اور ریڈ زون'' کے لیے مسئلہ فقط اسلام ہی ہے!

مصعب ابراہیم

جولائی ۲۰۰۷ء کے اسلام آباد کا 'اگست ۲۰۱۴ء کے اسلام آباد سے تقابل کریں تو سات سال پہلے اسلام آباد میں سات مساجد کی مسماری کے خلاف چند اللہ والے نکلے تھے، یہ اللہ والے مساجد کی بربادی کو آبادی میں بدلنے کے خواہاں تھے، پھر ان کے سرخیل نے انہیں اچھی طرح باور کرایا کہ مریض کے مکمل علاج کا مطالبہ کرو! 'مریض ہے خطہ پاکستان اور اس میں بسنے والے عوام، مرض ہے اللہ تعالیٰ سے کیے گئے وعدوں سے انحراف اور اُس کی شریعت سے اعراض!......لہٰذا یہ بندگانِ خدا شریعت کی حاکمیت اور دین کی تنفیذ کے مطالبے کو لے کر اٹھے، تحفظ مساجد کی مہم نفاذ شریعت کی تحریک میں بدل گئی......پھر کیا ہوا! بلکہ کیا کچھ نہ ہوا! وہ سب تاریخ نے اپنے سینے میں محفوظ کر لیا...... امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے فریضے کی ادائیگی کے لیے قحبہ خانوں کو بروز بند کروایا گیا، ''مساج سنٹروں'' کے نام پر قائم بدکاری کے اڈوں کا خاتمہ کیا گیا، ایسے میں جامعہ حفصہ کی طالبات نے اسلام آباد کی حدود میں سات مساجد شہید کرنے والی پرویزی حکومت پر مذکورہ مساجد کی دوبارہ تعمیر کے لیے دباؤ ڈالنے کے غرض سے جامعہ سے متصل ایک پبلک لائبریری کو اپنا 'مستقر' بنا لیا اور اعلان کیا کہ کعبۃ اللہ کی بیٹیوں کو از سرِ نو تعمیر کرو، لائبریری کو بھی پرانی حالت میں بحال کر دیا جائے گا''......

لیکن پرویز کا شیطانی تکبر 'نفاذ شریعت کی اس آواز پر ایسا سیخ پا ہوا کہ اُس نے اسلام آباد کے قلب میں واقعہ مسجد اور مدرسہ سے وہی سلوک کرنے کی ٹھان لی جو اُس کے آقا امریکہ نے 'تورا بورا' کے پہاڑی سلسلہ کے ساتھ روا رکھا تھا...... یہ صرف اکیلے پرویز کا فیصلہ نہیں تھا بلکہ فی الاصل یہ مفسد نظام پاکستان کا اجتماعی فیصلہ تھا کہ چھ دہائیوں تک طواغیت کے زیرِ سایہ عیش کوشیوں میں پھلتے پھولتے خائنین کے 'قرب وجوار' شریعت یا شہادت کے نعروں سے کیونکر گونجنے لگے!......پھر کیا تھا، ساری قوم ہونقوں کی طرح منہ میں انگلیاں دابے دیکھتی رہ گئی اور اشرارِ زمانہ نے لال دیواروں والی مسجد کے صحن کو، صفوں کو، وضوخانوں کو، منبر و محراب کو خونِ مسلم سے لال کر دیا! سات دن تک آہن و بارود کی بارش کی گئی......باحجاب ایمان والیوں کو سنائپر گنوں سے تاک تاک کر نشانہ بنایا گیا، گن شپ ہیلی کاپٹروں سے اُن پر بم باریاں ہوئیں، ایک مسجد اور مدرسہ پر فاسفورس بموں کا بے دریغ استعمال کیا گیا، وہ فاسفورس بم کہ جو شہدا کی لاشوں کو سوختہ ہی نہیں کر رہے تھے بلکہ جلا بھُنا کر اُن کا سرمہ بنا ڈالتے تھے! ان ایمان والیوں کو خلعت شہادت ہی نہ پہنائی گئی بلکہ اُن میں بڑی تعداد ایسی تھی جو توپ و تفنگ کے وار سہنے کے باوجود 'زندہ' بچ رہیں......'زندہ' رہ جانے والی سیکڑوں سرتاپا عفت اور پارسائی و پاک دامنی کے کامل نمونوں میں ڈھلی بہنیں 'خاکی درندوں' نے اغوا کر لیں......جن کا آج تک کچھ اتہ پتہ معلوم نہیں ہو سکا! ننھے منے بچے جن کے نازک دل جس سینے میں دھڑکتے تھے اُنہی سینوں میں قرآن بھی موجزن رہتا تھا اور دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ حفظ کی گئی آیاتِ قرآنی کی تلاوت بھی اُن کی فطرت ثانیہ بن چکی تھی......لیکن یہی نونہال اپنی تمام تر معصومیت کے باوجود ''ایمان تقویٰ جہاد'' کا ہدف بنے اور ''وہاں سے ہٹ کیے گئے کہ اُنہیں پتہ ہی نہ چلا''......یہ الگ بات کہ اُن کے جسد خاکی جب زمین کے پیٹ میں گئے تو زمین کے اُن گوشوں سے آتی تلاوت قرآنی کی آوازیں بھی سماعتوں سے ٹکرانے لگیں اور اسلام آباد کے مکین کئی مہینوں تک اُن کی قبروں سے آنے والی آیاتِ قرآنی کی تکرار کو بگوش ہوش سنتے رہے!

یہ سب ''رٹ آف گورنمنٹ'' کو چیلنج کرنے کے مجرم تھے اور ان مجرمین کو کڑی سے کڑی سزا دی گئی جس پر کسی اسمبلی میں کوئی قرار دادِ مذمت منظور نہ کی گئی، آج ماڈل ٹاؤن کے قادر یہ پیلس کی حفاظت کرتے ہوئے جان گنوانے والے ۱۴ افراد کے قتل کو جلیانوالہ سے مشابہ قرار دینے والے گجرات کے کسی چوہدری اور لال حویلی کے کسی بدکار کو اُس وقت اپنے لبوں سے ٹپکتے معصوم بچوں کے لہو کی دھاریں محسوس نہ ہوئیں بلکہ وہ مردود پرویز کے دائیں بائیں کھڑے ہو کر اس لہو کو ''چسکے'' لے لے کر چاٹتے رہے! آج تمام سیاسی جماعتیں، مذہبی تنظیمیں، وکلا اور سول سوسائٹی 'جمہوریت کے حق' میں یک آواز ہیں لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی اُس وقت پرویز کی خونی ارادوں کے سامنے کھڑے ہونے کی جرات نہ ہوئی، تب کوئی لندن یاترا کرنے نکل کھڑا ہوا، کوئی ''مطالبات تو سو فی صدی ٹھیک لیکن طریقہ کار بالکل غلط'' کا عذر تراش کر آرام کدوں میں لوٹ گیا، کسی نے کان دبا کر گھر کی راہ لی، کوئی آنکھیں موندے کھڑا رہا اور کئی دنوں کے فاقوں سے نڈھال بچوں کے حلقوم سے نکلتی چیخیں سنتا رہا! آئین کی بالادستی کے لیے یک جان ہونے والوں میں سے ہر ایک' شریعت کی بالادستی کے لیے کھڑے ہونے والوں کی پشت پر اپنی استطاعت کے مطابق وار کرتا رہا!

میڈیائی بندر بھی لال مسجد کے علما، طلبا اور طالبات پر برستی آگ اور بارود کے موقع پر تالیاں پیٹ رہے تھے، خوشیاں منا رہے تھے، وحشیوں کی پیٹ تھپک رہے تھے، حالانکہ انہوں نے کسی شاہراہ دستور پر دھرنا نہیں دیا تھا، کسی ریڈ زون میں نہیں گھسے تھے،

27 جولائی: صوبہ ننگرہار..........ضلع جوز جان.............مجاہدین کے سامنے 14 افغان فوجی اہل کاروں نے ہتھیار ڈال دیے

پارلیمنٹ یا کسی اور ریاستی ادارے کی عمارت پر چڑھائی نہیں کی تھی!۔

اب سات سال گزرنے کے بعد اسلام آباد میں کم و بیش وہی مناظر ہیں! فرق یہ ہے کہ اسلام آباد کی سڑکوں پر نکلنے والے ہزاروں افراد میں سے کسی ایک کے منہ سے ''شریعت، دین، اسلام اور قرآن'' جیسا کوئی لفظ نہیں نکلا! لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے باسیوں نے کسی کو پابند اور محصور نہیں کیا تھا بلکہ اُنہیں ہر طرف سے گھیر گھار کر مسجد و مدرسہ کی چار دیواری میں محصور کر دیا گیا تھا، اُنہوں نے کسی قسم کا بلوہ نہیں کیا، جلاؤ گھیراؤ کا کوئی ایک واقعہ نہیں ہوا......لیکن ٹھیک سات سال بعد ان سیکڑوں کی تعداد میں ''لاکھوں کے مجمع'' نے اٹھارہ کروڑ کے ''عوامی نظام'' کو مفلوج کیے رکھا...... وہاں ایک لائبریری پر ہوا اور ''قبضہ'' واگزار کروانے کے لیے پوری ریاستی قوت جھونک دی گئی، یہاں پارلیمنٹ ہاؤس، صدارتی اور وزارتی محلات پر دھاوے بول دیے گئے، پارلیمان کے سبزہ زار پر ''حق ملکیت'' جتاتے ہوئے خیمے گاڑ دیے گئے، کرینوں سے وزیر اعظم ہاؤس اور پارلیمنٹ کے گیٹ اکھاڑے گئے، پی ٹی وی کی عمارت پر قبضہ، اُسے تہس نہس کرنا، ٹرانسمیشن بدمعاشی کے زور پر بند! اور تماشہ یہ کہ ان قبضہ گیروں کو فوج نے شاباشی دی، گال تھپتھپائے، ناز برداریاں اٹھائیں، بلائیں لیں، حوصلہ افزائی کی اور گلے لگا کر رخصت کیا!

''وقار'' پردوں کے پیچھے بیٹھ کر اس سارے کھیل کو دیکھ رہا ہے، ہدایات دے رہا ہے، ''ایمپائر کی انگلی'' کی دھاک بھی بٹھا رہا ہے اور اس ساری ''تفریح'' سے حظ بھی اٹھا رہا ہے...... لال مسجد اور جامعہ حفصہ والوں نے اسی ''تفریح'' کے ایک استعارے ''آنٹی شمیم'' کو سدھارنے کا جرم کیا اور ''آپریشن سائلنس'' کے گولوں کی گھن گرج نما ''خاموشی'' کی نذر ہو گئے......صوفی محمد فک اللہ اسرہ اور سوات کے مجاہدین نے تو شرعی عدالتوں کا قیام ہی عمل میں لایا تھا، اور اللہ کے دشمنی میں گندھے ہوئے نظامِ بد کو اُن کا یہ اقدام اس قدر برانگیختہ کر گیا کہ پورے مالاکنڈ ڈویژن کو آگ اور بارود کے ذریعے روند کر رکھ دیا گیا، ۳۰ لاکھ سے زائد مسلمان دربدری کی زندگی گزارنے پر مجبور ہوئے......لیکن یہاں پادری کو ہر طرح کی اجازت ہے کہ وہ سرِعام 'عوامی پارلیمنٹ' لگائے، اس میں فیصلہ سازی کا ہر اختیار استعمال کرے اور اس کے اعلانات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے بدمعاشی کی ہر حد کو پھلانگتا چلا جائے......کوئی نہیں جو اُس کے کسی عمل پر قدغن لگا سکے......شرعی عدالتوں کے قیام پر آگ بگولہ ہونے اور آتش و بارود برسانے والے ''عوامی پارلیمنٹ'' کے قیام پر ''برف کی سِلوں'' میں ڈھل گئے!

آج اسلام آباد میں مجرا ہے، غل غپاڑہ ہے، دھما چوکڑی ہے، ہلڑ بازی ہے، اختلاط مرد و زن ہے، موسیقی ہے، تھرکتے جسموں کے ساتھ مچلتے جذبات ہیں، راگ رنگ ہے، ناچ گانا ہے، گاجے باجے ہیں......واقفانِ حال تو یہاں تک کہتے پائے جاتے ہیں کہ شاہراہ دستور کے ساتھ وسیع و عریض جنگل سے خنزیر بھی غائب ہو چکے ہیں کہ خنزیروں والی بے حیائی کے مناظر شاہراہ دستور پر تو جا بجا رونما ہو رہے ہیں لیکن اس جنگل میں ''حدود و قیود'' سے آزاد ایک ''جہاں'' بسا ہوا ہے! پادری کے اس میلے اور 'انصافیوں' کے اس مجمع میں ایک نہیں ہے تو حیا اور پاکیزگی نہیں ہے، دین اور ایمان کا قحط ہے، شرم اور حجاب کا کال ہے......ایک انتہائی متقی اور دیانت دار مولانا نے بتایا کہ ''ایک لڑکا خود میرے پاس آ کر اقرار کر رہا تھا کہ میں نے دھرنے میں ۷ لڑکیوں سے زنا کیا ہے''!

اسی لیے تو یہ سب پوری طرح 'سکیور' ہیں، کسی کی مجال نہیں کہ انتظامی حوالے سے ملک کی اہم ترین شاہراہ اور حساس ترین مقام پر ''رٹ آف گورنمنٹ'' کو چیلنج کرنے والوں پر 'پانی کی بندوقیں' ہی سیدھی کر سکے! کیونکہ یہ سب ''وقار'' کے لاڈلے ہیں، ان کے لاڈ ہی اس وجہ سے اٹھائے جا رہے ہیں کہ ان میں سے کسی کا مطالبہ شریعت کا نفاذ نہیں ہے، کوئی حدود اللہ کی تنفیذ کی بات نہیں کر رہا، کسی طرف سے ''شدت پسندی'' پر مبنی سوچ کے زیر اثر ایسا کوئی نعرہ بلند نہیں ہو رہا کہ ''لا الہ الا اللہ'' کے اقرار کے بعد اس کو حکم بنانے کا اعلان بھی کرنا ہوگا! اگر ان میں سے کوئی ایک اقدام بھی اٹھایا گیا ہوتا تو ''وقار'' کی آنکھوں میں خون، اکڑ خوں گردن میں تناؤ، لہجے میں غراہٹ در آئی تھی، پھر آزادی مارچ والوں کو زندگیوں سے آزاد کر دیا جاتا اور انقلاب لانے والوں کو ''عالمِ رویا'' میں نہیں بلکہ بقائمی ہوش و حواس خون میں نہلا دیا جاتا......

یہ سارا تقابل کر دیکھیے! آپ لامحالہ اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ ''مدینہ ثانی'' کہلائے جانے والے ملک میں رائج طاغوتی نظام کے لیے ہر کوئی ہر کسی رنگ روپ میں قابل قبول ہے......سوائے اسلام کے! یہاں برہنہ ہو کر سڑکوں پر ناچ گانے کرو، یہ نظام تمہیں تحفظ فراہم کرے گا، یہاں ''وقار'' کے ہاتھ میں اپنی باگیں تھما کر جتنا مرضی اُدھم مچاؤ، کوئی تمہاری طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہ کرے گا...... یہاں دارالحکومت کے اہم ترین اور حساس ترین مقام پر ہفتوں دھرنے دے کر بیٹھے رہو اور پاؤں پسار کر لیٹے رہو، کسی کی مجال نہیں کہ تمہیں ''قانون کی عمل داری'' کا نمونہ دکھائے...... یہاں اراکین اسمبلی کو ''شکار'' قرار دو اور بلوہ کر کے اعلان کر دو کہ ''جو اندر ہے وہ باہر نہ آ سکے، جو باہر ہے وہ اندر نہ جا سکے، جو اندر سے باہر آئے وہ ہماری لاشوں پر سے گزر کر آئے''......

لیکن ریاستی رِٹ کی مالا جپنے والوں کے ہاں ہُو کا عالم ہی رہے گا!

مگر خبردار! جو ایک لمحے کو بھی اسلام، شریعت، دین، حدود اللہ، شعائر اللہ، قرآن کی تعلیمات، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارکہ، نظام اسلامی، **تحکیم بغیر ما انزل اللہ** کو موضوع بنایا اور **لہ الخلق ولہ الامر** کا نام بھی لیا تو! ایسا ہوا تو قانون اپنا راستہ بنائے گا، ریاستی طاقت کو بے دریغ استعمال کیا جائے گا، آج کے فرعون بھی **انا فوقھم قاھرون** کہتے ہوئے اہل ایمان پر ٹوٹ پڑیں گے کہ ریاست کی رٹ بہر صورت بحال کی جائے گی، ''شدت پسندوں'' کو اُن کے عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا، پھر

27 جولائی: قندھار.........6 فدائی مجاہدین کا جنرل رزاق کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ.........اہم کمانڈروں سمیت 33 اہل کاروں ہلاک

''آپریشن سائلنس'' بھی ہوگا، گولیوں سے بھی بھونا جائے گا، فاسفورس بموں سے جلا کر نام ونشان بھی مٹا دیا جائے گا، لواحقین کا شہدا کی لاشوں تک پر حق تسلیم نہیں کیا جائے گا، لاپتہ کی طویل فہرستوں میں ناموں کا اندراج بھی ہوگا اوران لاپتہ افراد کے لیے آواز اٹھانے والی ماؤں بہنوں کو اسی شاہراہ دستور پر آمنہ مسعود کی طرح گھسیٹا اور پیٹا بھی جائے گا!

یہاں اسلام کا نام لینے پر پابندی ہے، کامل پابندی! کیونکہ یہ ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہے! یہاں ''اسلام'' بھی وہی چلے گا جو جمہوریت کے تابع ہو!'' چودہ سو سال پہلے'' کی بات کرو گے تو ''چودہ سو سال پہلے والوں'' کے پاس پہنچا دیے جاؤ گے! یہاں رہنا ہے تو ''مہذب'' بن کر رہنا ہوگا، غیر اللہ کی حاکمیت بخوشی قبول کر کے رہنا ہوگا، بدکاری اور زناکاری کے ماحول کو برداشت ہی نہیں 'پسند' کرنا ہوگا......اس کے بعد چاہے جو بھی کہتے، گاتے اور بکتے رہو......کسی کو تمہاری طرف ہاتھ بڑھانے کی ہمت نہیں ہوگی!

محترمہ آمنہ مسعود صاحبہ نے بھی اعلان کیا ہے کہ لاپتہ افراد کی بازیابی کے لیے جی ایچ کیو کے سامنے دھرنا دیا جائے گا! ابھی سے نوٹ فرما لیجیے کہ اُن پر پوری قوت سے ''فوجی رٹ'' قائم کی جائے گی اور ذرا برابر رورعایت برتنے کا معاملہ روا نہیں رکھا جائے گا! کیونکہ پاکستان میں ہر قسم کی سیاسی اور عسکری مہمات کا واحد مقصد ملک پر فوج کی رٹ قائم کرنا ہے! اسی لیے تو کہا جاتا ہے کہ ''دنیا کے تمام ممالک نے اپنی حفاظت کے لیے فوج رکھی ہوئی ہے لیکن پاکستان ایسا خطہ ہے جہاں فوج نے ایک ملک رکھا ہوا ہے!''

اب یہ اہل پاکستان کے لیے سوچنے کا مقام ہے! سودا آخرت کا ہے! دنیا کی بربادی تو سانحہ لال مسجد کے بعد سے اس زمین کے باسیوں کے ساتھ چپک کر رہ گئی ہے! اس بربادی کو آبادی میں بدلنے کے لیے اٹھنے کی، کمر ہمت باندھنے کی اور اس طاغوتی نظام سے ٹکرا جانے کی ضرورت ہے! اس کے بغیر اب کوئی چارہ سرے سے ہے ہی نہیں! زیادہ سے زیادہ وہی ہوگا جو لال مسجد والوں کے ساتھ ہوا......لیکن یاد رکھیے کہ کامیابی اور فلاح بہر حال ''لال مسجد اور جامعہ حفصہ'' والوں کے ساتھ ہی ہے! جس مقصد کے لیے اٹھے اُس کی تکمیل ہو جائے تو یہ کھلی کامیابی ہے، جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے کیا ہے......کیا خیال ہے کہ ''ریاستی رٹ'' کو نہ ماننے والوں کے لیے آتش و آہن کے تمام دھانے کھولے جا سکتے ہیں تو میرے رب کے حکم اور رِٹ کو چیلنج کرنے والے یوں ہی دندناتے پھریں گے؟ ہرگز نہیں! واللہ ہرگز نہیں! یہ میرے مالک کی سنت کبھی رہی ہے نہ ہی اب ایسا ہوگا!

اگر اسی تنفیذِ دین اور ''چودہ سو سال پرانی'' شریعت کے نفاذ کی راہ میں ''چودہ سو سال پرانوں'' کے پاس اور ''پتھروں کے دور'' میں پہنچا دیے جائیں تو بھی نصیبے والوں میں شمار ہوں گے، ان شاء اللہ! رہی پادری کی سرکس، انصافیوں کا بندر ناچ اور جمہوریوں کی تگ ودو، تو یاد رکھیے! کہ یہ سب کے سب پتلی تماشہ کے مختلف کردار ہیں! پردہ سیمیں کے پیچھے بیٹھے 'ہدایت کار' ان 'کلاکاروں' کو ان کے 'رول' کے اندر رکھ کر اپنا اُلّو سیدھا کروانے میں ۶۷ سال سے مگن ہیں اور آئندہ بھی اسی ڈگر پر قائم رہیں گے! ان 'ہدایت کاروں' کی اصلیت کو پہچانا ہے تو مجاہدین نے پہچانا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان مفسدین اور مجرمین کے مچائے گئے فساد کے قلع قمع کے لیے اپنے اِنہی مجاہد بندوں کا انتخاب فرمایا ہے! جس کسی کو (خواہ وہ فرد ہو، ادارہ ہو یا نظام) مسئلہ فقط اسلام اور شریعت سے ہے تو اُس کے ڈراموں اور فنکاریوں کا توڑ کرنے کو ان شاء اللہ یہ مجاہدین آیا چاہتے ہیں! فساد کے خاتمہ کے لیے، نظام شرعی کے حقیقی قیام کے لیے اور صبح آزادی کی روشنی بن کر اور آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ انقلاب کی نوید بن کر!

☆☆☆☆☆

بقیہ: مسئلہ تکفیر کو علمائے حق کے لیے چھوڑ دیں!

کوئی بھی گروہ جو کہ نواقضِ اسلام کا مرتکب پایا جائے، چاہیے کہ اُس کو نصیحت کی جائے، اور اس کو بار بار دہرایا بھی جاتا ہے، اس کے باوجود بھی اگر وہ اپنی ڈگر پر قائم رہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کریں، پھر ہم یہ بات کہتے ہیں اس گروہ یا اس نظم نے اللہ کے دین سے ارتداد اختیار کر لیا ہے......اکثر بھائی بہت دفعہ یہ سوال بھی ہم سے کرتے ہیں کہ فلاں نے یہ کیا اور فلاں نے یہ، بعض لوگوں کے حالات اور کیفیات کا ہمیں مکمل ادراک نہیں ہوتا اور اُن کے ظاہری افعال کو دیکھ کر فوراً تکفیر کے حکم لگا دینا قطعی غیر مناسب ہے! شیخ محمد بن عبدالوہابؒ سے معروف ہے کہ جب انہوں نے اپنے زمانہ میں موجود کچھ حکام کی تکفیر کی، جو کہ اللہ کے قانون کے علاوہ فیصلہ کر رہے تھے......بعض لوگ' جو اپنے آپ کو علم نے منسوب کرتے تھے، انہوں نے ان حکام کا دفاع کیا، تو شیخؒ نے ان کی جانب سے ایسے حکام کی دفاع کا رد کیا اور ان کو مسکت جواب دیا...... یہ لوگ جو ایسے حکام کی تحسین، مدح اور دفاع میں مصروف ہیں جو اللہ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق فیصلہ نہیں کر رہا' ایک درجے میں فسق کے مرتکب ہیں لیکن یاد رکھیں کہ فسق اور کفر کے درمیان ایک طویل اور لمبی مسافت ہے......لہٰذا اللہ سے ڈریں، اور اس مسئلہ (تکفیر) کو علمائے حق کے لیے چھوڑ دیں! میں اپنے سمیت آپ سب کو کثرتِ ذکر اور دعا اور نعمتوں پر شکر گزاری کا کہوں گا، اور جو نعمت اللہ تعالیٰ نے دی اس پر بار بار شکر گزاری کریں تاکہ اللہ پاک ہم سب سے راضی ہو جائیں۔ جب بھی آپ زبان سے کوئی بات نکالیں تو اس سے قبل ضرور سوچیں کہ مجھے اس کلام کیا کیا فائدہ ہوگا، اگر آپ اللہ کی اطاعت کرنا چاہتے ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ کرنا چاہتے ہیں، تو پھر ان مسائل میں جو آپ پر واضح نہیں ہیں، ان میں صرف تقویٰ اختیار کرنے کی ہی نصیحت ہوتی ہے، اور تقویٰ میں سے ہی ہے کہ آپ ان معاملات کی طرف ایسے کامل علم اور واقفیت احوال کے بغیر مت آئیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

27 جولائی: صوبہ ننگرہار ضلع......مہمند درہ......مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے......8 گاڑیاں اور ٹینکر تباہ......6 سیکورٹی اہل کار ہلاک

عیار ہندوؤں کے سامنے سرنڈر ہوتا ''وقار''!

خباب اسماعیل

عالمی کفری اتحاد، پاکستانی فوج کو ''گھر کی باندی'' کی طرح استعمال کر رہا ہے...... جب کہ جرنیلی ٹولہ کفار کے اشاروں پر ناچنے میں کوئی عار محسوس کرتا ہے نا ہی کسی قسم کی حیا کا پاس رکھتا ہے...... مسلمانانِ پاکستان کا خون بہانے، لاکھوں کی تعداد میں اُنہیں گھر سے بے گھر کرنے، مساجد و مدارس کو ہدف بنانے، بازاروں اور گزرگاہوں پر جیٹ طیاروں سے آگ برسانے، بستیوں اور آبادیوں کو بم باریوں سے تباہ حال کرنے اور ڈرون حملوں کے لیے اہداف کا تعیین کرنے کے تمام ''فرائض'' کو پاکستانی فوج بخوبی سرانجام دے رہی ہے اور آقا اس کی ''حسن کارکردگی'' پر شاباشی دینے میں بھی بخل سے کام نہیں لے رہے! لیکن ساتھ ہی مسلمانانِ پاکستان کے ازلی و ابدی دشمن بھارت کے مقابلے میں پاکستانی فوج کو پَر کٹا پرندہ بنا کر رکھ دیا گیا ہے...... پاکستانی فوج کے ساتھ صلیبی ممالک کی طرف سے کی جانے والی ہر قسم کی اسلحہ ڈیل سے پہلے اس بات کی ضمانت کی جاتی ہے کہ یہ اسلحہ کسی صورت بھارت کے خلاف استعمال نہیں ہوگا...... ایسا کیوں نہ ہو کہ راحیل شریف کی تیار کردہ 'نئی فوجی ڈاکٹرائن' نے بھارت دشمنی کا کانٹا فوجی نصاب ہی سے نہیں فوجیوں کے ذہنوں سے بھی ہمیشہ کے لیے نکال باہر کیا ہے......

جبھی تو عید الفطر کا موقع ہو یا ''یوم آزادی'' کا دن، چکوٹھی سے لے کر واہگہ بارڈر تک پاکستانی فوجی جرنیل اور ہندو فوجی ایک دوسرے کے منہ میں مٹھائیاں ٹھونس کر مبارک بادیاں وصولتے ہیں، مسلمانانِ ہند کے خون سے رنگین ہنود کے ہاتھ مسلمانانِ پاکستان کے خون سے لتھڑے ہاتھوں میں آکر باہم پیوست ہو جاتے ہیں اور گرم جوشی سے مصافحے ہوتے ہیں، اسلام کی دشمنی میں جلتے ہندو سینے شریعت کی عداوت سے معمور پاکستانی فوجیوں کے سینوں سے آ لگتے ہیں اور جپھیوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے...... یہ تقریبات ''اسلامی تہواروں'' تک ہی محدود نہیں رہتیں بلکہ دیوالی اور رکھشا بندھن کے ہندو تہواروں کے مواقع پر بھی ''اخوت و محبت'' کے یہ دریا بہتے ہیں، سرحدوں اور مذہب کی تفریق و تمیز کو بھلا کر ''بھائی چارہ، امن اور دوستی'' کے فروغ کی علامتیں بن جاتے ہیں...... ڈی جی ایم اوز کے پر تکلف ظہرانوں کا اہتمام ہوتا ہے، تحائف کا تبادلہ کیا جاتا ہے لیکن ان سارے مناظر میں ۶۷ سال پہلے ''لا الہ الا اللہ'' کے نام پر کٹ جانے والے لاکھوں مسلمان، عصمتوں کی چادر سے محروم کر دی جانے والی ہزار ہا عفت مآب مسلمان خواتین، نیزوں میں پرو دیے جانے والے بے شمار معصوم بچے کہیں کھو جاتے ہیں، جنہیں ڈھونڈنے کی کوشش کرنے کا نام بھی 'خاکیوں' کے ہاں اب ''دہشت گردی اور انتہا پسندی'' ہے!

موجودہ صلیبی جنگ کے آغاز سے پہلے پاکستانی فوج کی تمام تر ''کمائی'' کا ذریعہ بھارت دشمنی ہی تھا......اسی دشمنی کو پروان چڑھانے کا نام حب الوطنی تھا کہ جرنیلوں کے عیش و طرب کا سامان اس ''حب الوطنی'' ہی کا مرہون منت تھا......لہٰذا کھربوں روپے کا دفاعی بجٹ پاکستانی قوم کو کیسے ''ہضم'' ہو، اس کے لیے بھارت دشمنی کی 'پھکی' نصف صدی سے زائد عرصہ تک بیچی گئی اور اس کی بِکری بھی خوب ہوئی......جی ایچ کیو کے ''خداؤں'' سے کوئی یہ پوچھنے والا نہیں تھا کہ ہندو دشمنی کے منجن کی فروخت سے کس جرنیل کے کتنے ''آستانے'' تعمیر ہوئے اور کس فوجی افسر کے لیے کس قدر تعیّشات کا انتظام کیا گیا......؟

پاکستانی قوم ان ساری خیانتوں سے بے خبر رہی اور فوجیوں گماشتوں کے لیے ''مڈل مین'' [جس کا اردو ترجمہ قارئین خود ہی کر لیں] کا کردار ادا کرنے والے دانش فروش اور مفکرین اس قوم کو باور کرواتے رہے کہ ''تم گھروں میں سکون کی نیند سوتے ہی تب ہو جب وطن کے سپوت راتوں کو جاگ کر سیاچن سے کھوکھراپار تک حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں''......اس سے آگے کی حقیقی روداد کوئی نہیں سناتا کہ ان 'ابنائے وطن' نے ''حفاظت'' کا حق آخر کب پوری طرح ادا کیا؟ ۱۹۴۸ء میں سری نگر پہنچے ہوئے قبائلی مسلمانوں کو پسپائی پر مجبور کر کے یہ فرض ادا کیا گیا یا ۱۹۶۵ء میں ''آپریشن جبرالٹر'' کی ناکامی کی صورت میں اس یہ فریضہ سرانجام دیا؟ پاکستانی مسلمانوں کی معیشت میں زراعت کا مقام کسی سے ڈھکا چھپا نہیں، زراعت کے اِنہی میدانوں کو بنجر کرنے کے لیے ابتدائی سالوں میں ہی فوجی جرنیل نے ''سندھ طاس معاہدے'' کی رو سے پانی کا مکمل نظام بھارت کے ہاتھ میں دے کر ''نگہبانی'' کا حق ادا کیا؟......۱۹۷۱ء میں پلٹن میدان میں ہتھیار ڈال کر فحش لطائف سے ہندو جرنیلوں کو محظوظ کر کے سرخرو ہوئے یا ۱۹۸۴ء میں سیاچن کے ''گھاس تک اُگانے کی صلاحیت سے محروم'' پہاڑوں سے دست برداری کا اعلان کر کے ''حفاظتی تمغہ'' سینے پر سجایا گیا؟ اور کارگل کی شرم ناک شکست تو زیادہ دور کی بات نہیں، جب اِنہی محافظین وطن کو اپنی بزدلی اور نالائقی کا سارا انزلہ گرانے کو ایک عدد ''گنج'' نصیب ہو گئی جس کو ''سولی'' پر چڑھا کر یہ جرنیلی ٹولہ مشرف کی قیادت میں دوبارہ ''ہم جیتیں گے!'' کی ڈینگیں مارنے لگا!

پھر حالات پلٹا کھاتے ہیں اور صلیبی لشکر عالم اسلام پر چڑھ دوڑتے ہیں، ایسے میں لعین مشرف اور جرنیلی ٹولہ اس صلیبی جنگ میں صف اول کے اتحادی بنتے ہیں اور مشرف سینہ پھلا کر اعلان کرتا ہے کہ ''کشمیر کاز کو بچا لیا''......کچھ ہی مہینوں میں جدوجہد آزادیٔ کشمیر کا گلا بھی غیر محسوس انداز میں گھونٹ دیا جاتا ہے...... یہاں سے فوجی جتنا کی

27 جولائی: صوبہ قندہار..................ضلع ژڑی..................ایک فدائی مجاہد کا افغان فوجی کانوائے پر حملہ..................25 سے زائد اہل کار ہلاک اور کئی گاڑیاں تباہ

قیادت میں ''بھارت دشمنی سے ہندوستان دوستی'' کا سفر شروع ہوتا ہے...... ''کانفیڈنس بلڈنگ میرز'' کی بلند و بانگ ''عمارتوں'' تلے کشمیری مسلمانوں کی قربانیوں بھری جدوجہد دبتی چلی جاتی ہے......حتیٰ کہ وہ وقت بھی آ پہنچتا ہے جب پاکستانی خفیہ اداروں کی ایما پر کشمیر کے جہاد میں پیش پیش رہنے والی تنظیموں کا ناطقہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا جاتا ہے، ان تنظیموں میں کوئی فلاحی ٹرسٹ میں ڈھل گئی اور کوئی ایدھی کی ''جانشین'' قرار پائی......

کفر نے نصرت دین کی بجائے عداوت دین کے جس کام پر پاکستانی فوج کو لگایا اُس کا لامحالہ نتیجہ یہی نکلا کہ ہندو بنیا جو کہ عالمی کفر کے سرداروں میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے، روز بروز جری ہوتا چلا گیا......اب حالت یہ ہے کہ آئے روز خبریں آتی ہیں کہ ''بھارتی فوج کی بلااشتعال گولہ باری سے اتنے پاکستانی شہید ہوگئے، پاکستانی فوج کی بھرپور جوابی کارروائی سے بھارتی توپیں خاموش!''......کوئی تو استفسار کرنے والا ہو کہ کیا مسلمانوں کا خون بہانے والے ہندوؤں پر بھرپور جوابی وار اسی طرح کیا جاتا ہے کہ اُن کی توپیں خاموش ہو جائیں اور یہاں لاشوں پر لاشیں گرتی رہیں؟ یعنی وہ ہر چند دن بعد گولہ باری کر کے معصوم مسلمانوں کی جان و مال سے کھلواڑ کرتے رہیں اور یہاں سے ایسی ''بھرپور کارروائی'' ہو کہ اُن کی ''توپوں میں کیڑے'' پڑ جائیں اور وہ ''خاموش'' ہو جائیں! فوجی اداروں کے تقدس کی یہ کیسی چربی ہے جو ذہن پر چڑھی اور بصیرت و بصارت کی تمام قوتیں سلب کرتی چلی گئی!

۶ اگست کو سیالکوٹ کے بجوات سیکٹر میں ایک بھارتی فوجی کو سرحد پار کرنے کے الزام میں پاکستانی چناب رینجرز نے گرفتار کرلیا۔ بھارتی سیکورٹی فورسز کے انسپکٹر جنرل ایس ایس تومار نے کہا کہ ''مذکورہ فوجی دریا کے تیز بہاؤ میں بہہ کر سرحد پار کر گیا''۔ پہلے پہل پاکستانی فوجی حکام نے دعویٰ کیا کہ ''یہ فوجی دراصل ایک جاسوس ہے اور اس کے قبضے سے حساس مقامات کے نقشے اور دستاویزات برآمد ہوئی ہیں''......لیکن صرف تین دن بعد یعنی ۹ اگست کو اس جاسوس کو پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ بھارت کے حوالے کر دیا گیا۔ اس مقصد کے لیے سچیت گڑھ سیکٹر میں باقاعدہ تقریب منعقد کی گئی جس میں بھارتی فوجی ستیشل یادیو نے کہا ''پاکستانی رینجرز نے میرا بہت خیال رکھا، اچھا کھانا کھلایا، اچھے سلوک پر پاکستانی فوج کا شکر گزار ہوں''۔ اس سارے واقعہ کو کسی طور بھی غیر اہم قرار نہیں دیا جا سکتا...... یہ واقعہ 'خاکیوں' کی مفسد اور شریر ذہنیت کا پورا پتہ دیتا ہے......ایسی ذہنیت جو اصلی اور ابدی بیرونی دشمن سے بے پروائی اور آنکھیں موندنے کا مظاہرہ کرے اور ''اندرونی خطروں'' کو اصل دشمن قرار دے......اسی لیے ہندو بنیے کی مہمان داری کرنے والے، اُس کو کھانا کھلانے اور اچھا سلوک کرنے والے جب مسلمانوں کو ''لاپتہ'' کرنے پر آتے ہیں تو واذا بطشتم بطشتم جبارین والا معاملہ روا رکھتے ہیں...... مشرکین ہند کے ساتھ محبت اور دل سوزی اور اہل ایمان کو عقوبت خانوں کی نذر کر کے اس قدر بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنانا کہ تنومند سعود میمن کا وجود چند مہینوں میں ۲۰ کلوگرام وزن کے ساتھ بے حس و حرکت پڑا دکھائی دے اور کہیں عبدالصبور اپنے دو بھائیوں سمیت ادھڑے اور چھلنی جسم کے ساتھ قبر میں اترتا نظر آئے......ان جرنیلوں کی ساری سفاکیت اور درندگی کمزور اہل ایمان کو دیکھ کر بپھر جاتی ہے! جب کہ مشرک ہندوؤں کے ساتھ یہ نرم دلی، پیار محبت اور الفت و انسیت کا پیکر دکھائی دیتے ہیں!

یہاں یہ حالت ہے کہ مشرکین ہند سے مکمل طور پر صرف نظر ہے بلکہ اُن کی آؤ بھگت کرنے کا کوئی موقع ضائع کیا جاتا ہے نہ ہی کوئی ایسی حرکت سرزد ہوتی ہے جس سے اُن کی دل آزاری ہو یا اُن کے ماتھے پر شکن بھی نمودار ہو......لیکن شریعت کا نام لینے اور دین کے نفاذ کی جدوجہد کرنے والوں کی چمڑیاں تک ادھیڑی جاتی ہیں......جب کہ وہاں کی صورت حال یہ ہے کہ جنونی ہندوؤں کا سرغنہ، گجرات کے مسلمانوں کے لیے ''قصائی'' کی شہرت رکھنے والا بھارت میں برسر اقتدار آچکا ہے......اُس نے ہر طرح کے ''تکلف'' کو پس انداز کرتے ہوئے اپنی حکومت کے ابتدائی ایام ہی سے جارحانہ پالیسی بنائی ہے۔ اُس کی یہ جارحانہ پالیسی مکمل طور پر برصغیر کے مسلمانوں کے خلاف ہے! مسلمانانِ ہند کے لیے بندشوں کے نئے نئے قوانین بن رہے ہیں، اذان کی آوازوں کو ہند کی فضاؤں سے نکالنے کی تیاریاں ہیں، رمضان المبارک کے ایام میں اہل ایمان کے روزے زبردستی تڑوائے جارہے ہیں اور یہ جسارت کوئی عام ہندو نہیں بلکہ بی جے پی کے لوک سبھا کے اراکین کی طرف سے کی جارہی ہے، کشمیر کے اہل ایمان کے لیے سفرِ حج کو ممنوع قرار دینے کی تگ و دو شروع ہو چکی ہے! کشمیری مسلمانوں کے جہاد (جس کی پشت پر خائن پاکستانی خفیہ ادار پہلے سے خنجر گھونپ چکے ہیں) کو مکمل طور پر کچلنے کے لیے کشمیر میں ''زعفرانی انقلاب'' لانے کا اعلان کرتا ہے...... ''وقار'' کی گرفت میں قید پاکستانی مسلمانوں کو ''اکھنڈ بھارت'' میں سمونے کے لیے دنیا بھر سے جدید ترین آلات حرب و ضرب خریدنے کے لیے معاہدے کیے جارہے ہیں! (کچھ لوگ یقیناً یہی سمجھیں گے کہ بھارت کو چین کے مقابلے کے لیے جدید اور مہلک اسلحہ کے انباروں کی ضرورت ہے، ان سادہ لوح لوگوں کو کون سمجھائے کہ دنیائے کفر کے جنگی کارخانوں میں ڈھلنے اور تیار ہونے والا ہر قسم کا ہلاکت خیز اسلحہ صرف اور صرف مسلم کشی کے لیے استعمال ہونا ہے، چین ہو یا بھارت، اسرائیل ہو یا امریکہ و روس، سارا کفر اسلام دشمنی میں ہر طرح سے متحد ہے۔ چینی طواغیت کی خوں آشامی کا شکار مشرقی ترکستان اور جنونی ہندوؤں کے ستم سہتے گجرات میں کوئی فرق ڈھونڈنے سے نہیں ملتا!)......

مودی بخوبی جانتا ہے کہ پاکستانی فوج نے کفار کی چاکری میں اس قدر ''ستو پی لیے ہیں'' کہ اب اُس کی جانب سے کسی قسم کی مزاحمت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا......جبھی تو وہ کارگل کی چوٹیوں پر چڑھ کر پاکستانی فوج کو للکارتا ہے کہ ''پاکستانی فوج اب جنگ لڑنے کے قابل نہیں رہی''......

(بقیہ صفحہ ۵۶ پر)

28 جولائی: صوبہ فاریاب.................صدر مقام میمنہ................اہم سرکاری اجلاس میں شریک افغان جنگجوؤں پر مجاہدین کا حملہ......4 سرکاری افسر ہلاک

نظام پاکستان اور اسرائیل کے خفیہ تعلقات

عثمان یوسف

پاکستان اس وقت جدید صلیبی صیہونی جنگ کا ایک اہم محاذ ہے۔حق و باطل کی اس جنگ میں ناپاک فوج کے چیلے مجاہدین اسلام 'تحریک طالبان پاکستان پر اسرائیل کا ایجنٹ ہونے کا الزام لگا رہے ہیں حالانکہ اس گھٹیا الزام کے حق ان کے کوئی دلیل موجود نہیں۔مجاہدین تو اپنے رب کی رضا اور اعلائے کلمۃ اللہ کی سر بلند کے لیے جہاد جیسی عظیم عبادت میں مصرف ہیں،الحمدللہ......اس تحریر میں ہم پاکستان اور اسرائیل کے درمیان ہونے والے خفیہ ملاقاتوں پر روشنی ڈالیں گے۔ان رپورٹس کو پڑھ کر آپ کو خود بخود اندازہ ہوجائے گا کہ مجاہدین اسلام پر الزامات لگانے والے ناپاک فوج اور اس کے چیلے خود کتنے پانی میں ہیں اور کس طرح یہود کے ساتھ تعلقات کے لیے مرے جا رہے ہیں۔

سب سے پہلے ہم ناپاک فوج کے سابق سربراہ پرویز کے بارے میں بات کرتے ہیں۔پرویز وہ پہلا پاکستانی ہے جس نے کہا کہ اسرائیل کے ساتھ سفارتی تعلقات پاکستان کے لیے فائدہ مند ہوسکتے ہیں ۔ پرویز وہ پہلا پاکستانی ہے جس نے لندن میں اسرائیلی اخبار "ہارٹز " کو انٹرویو دیا۔اس انٹرویو میں اُس نے اسرائیل کو تسلیم کرنے اور اُس سے سفارتی تعلقات کو قائم کرنے کی پرزور انداز میں وکالت کی،مذکورہ انٹرویو کے مندرجات درج ذیل ویب سائٹ پر دیکھے جاسکتے ہیں

http://www.haaretz.com/weekend/magazine/relations-with-israel-could-help-pakistan-says-former-president-musharraf-1.405846

اب ہم مختلف رپورٹس پر نظر ڈالیں گے جو کہ پاکستان اور اسرائیل کے خفیہ تعلقات سے متعلّق ہیں۔

۱۹۵۶ء سے ۱۹۹۵ء تک اسرائیل کے فارین سروس میں خدمات سرانجام دینے والے'' ڈاکٹر موشے ییگار'' نے ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۷ کو اپنا ایک ریسرچ پیپر شائع کیا۔ ڈاکٹر موشے کے مطابق ۱۹۴۹ء میں بعض اسرائیلیوں کا خیال تھا کہ کراچی میں سفارت خانہ کھولا جاسکتا ہے تاکہ پاکستان کے ساتھ کم ازکم کھلے عام تجارت کی جاسکے۔ ۱۹۵۰ء کے شروعات میں لندن میں پاکستان کے ہائی کمیشن اور اسرائیل کے نمائندے کے درمیان رابطہ ہوا۔پاکستان پر زور ڈالا گیا کہ وہ ان یہودیوں کو جو کہ افغانستان سے اسرائیل آنا چاہتے ہیں آسانی سے ہندوستان جانے کی اجازت دے لیکن پاکستان نے انکار کردیا جس کے بعد وہ ایران کے ذریعے سے اسرائیل آئے۔(اس سے رافضی ایران اور یہود کے درمیان تعلقات کا اندازہ آپ لگا سکتے ہیں)۔

ڈاکٹر موشے نے مزید لکھا ہے کہ ۱۹۹۰ء میں اقوام متحدہ میں اسرائیلی نمائندے 'گڈ یا کوبی' نے پاکستان کے نمائندے سے کئی مرتبہ رابطہ کیا۔اس کے بعد ۱۹۹۲ء میں جب پاکستان کو سیکورٹی کونسل کا ممبر بنانے کے لیے ووٹنگ ہوئی تو گڈ یا کوبی نے باقاعدہ اسرائیلی محکمہ دفاع کی اجازت سے اس کی حمایت میں ووٹ دیا جس پر بعد میں پاکستان کے نمائندے نے گڈ یا کوبی کا شکریہ ادا کیا۔ یہ پاکستان اور اسرائیل کے درمیان رابطوں کے لیے راہ ہموار کرنے کا سبب بنا۔اس کے بعد گڈ یا کوبی نے پاکستانی نمائندے کی اسرائیلی وزیراعظم اسحاق رابن سے بھی ملاقات کروائی۔ ۱۹۹۵ء میں گڈ یا کوبی' اقوام متحدہ میں پاکستان کے نئے نمائندے احمد کمال سے بھی ملا اور اسے باہمی تعلقات میں پیش رفت کے بارے میں بتایا۔

یکم ستمبر ۲۰۰۵ء کو استنبول میں پاکستانی وزیر خارجہ خورشید قصوری اور اسرائیلی وزیر خارجہ سلون شالوم کے درمیان ملاقات ہوئی۔شالوم نے اس ملاقات کو حوصلہ افزا قرار دیا اور وہاں موجود صحافیوں نے اس ملاقات کو پاکستانی تحفہ قرار دیا۔اسی ماہ کی ۱۷ تاریخ کو پرویز مشرف نے نیویارک میں 'امریکن جیوش کانگریس' کی طرف سے دیے گئے عشائیہ میں شرکت بھی کی۔مختلف یہودی تنظیموں کے رہ نماؤں نے بھی اس تقریب میں شرکت کی اور پرویز مشرف کی تقریر سنی۔مزید تفصیلات کے لیے Daniel Pipes, "Musharraf's Historic Speech," New York Sun, 20 September 2005; اور Haaretz 18 September 2005 دیکھئے۔

وکی لیکس کے مطابق اکتوبر ۲۰۰۹ء کو آئی ایس آئی کے ڈی جی احمد شجاع پاشا نے امریکی سفیر کو بتایا کہ وہ واشنگٹن تک یہ پیغام پہنچادے کہ ہمیں بھارت کے خلاف دہشت گرد حملوں کے منصوبہ بندی کی خبر ملی ہے جو شاید ستمبر نومبر کے دوران ہوں۔وہ بھارت میں اسرائیلی مفادات پر حملے کے حوالے سے اسرائیل کے ساتھ براہ راست رابطے میں تھا۔اس کے بعد اسرائیل نے بھارت میں موجود اپنے شہریوں کو غیر ضروری سفر سے پرہیز کرنے کی ایک وارننگ بھی جاری کردی۔تفصیل درج ذیل ویب سائٹس پر دیکھیں:

http://tribune.com.pk/story/84508/wikileaks-isi-chief-met-israelis-to-stop-india-attack/

http://www.haaretz.com/news/diplomacy-defense/

28 جولائی: صوبہ فاریاب..................صدر مقام میمنہ..................بارودی سرنگ دھماکہ..................5 افغان اہل کار ہلاک

wikileaks-pakistan-tipped-off-israel-on-terror

-threats-in-india-1.328259

اسرائیل پاکستان کو جنگی سازوسامان بیچ رہا ہے:

ایک اسرائیلی ٹیلی ویژن چینل 2 نیٹ ورک کے مطابق قریباً ایک ماہ پہلے جہازوں میں تیل بھرنے والے ۱۱ ٹرک اسرائیل سے ترکی کے لیے روانہ ہوئے جہاں سے ان کو پاکستان بھیجا جائے گا۔ یہ رپورٹ ایک ایسے وقت پر سامنے آئی جب اسرائیل نے ''اسلامی'' ملک پاکستان کی فضائیہ کو مضبوط بنانے کے لیے ایسے ٹرکوں کے کئی کانوائے بھیجے ہیں۔ یہ تمام امور اسرائیلی کمپنی ''ہاتے ہوف لمیٹڈ'' اور ایک ترک کمپنی ''بی ایم سی'' کے درمیان ایک معاہدے کے تحت پایہ تکمیل تک پہنچے۔ ٹرکوں کے چیسز کو اسرائیل بھیجا گیا تاکہ انہیں جہازوں میں پٹرول بھرنے والے خاص ٹرکوں میں تبدیل کیا جاسکے۔ مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ ہو:

http://www.presstv.ir/detail/224293.html

اسرائیل کا پاکستان کو فوجی سازسامان فروخت کرنے کا انکشاف:

برطانوی ادارے ''برٹش ڈیپارٹمنٹ فار بزنس، انوویشن اینڈ سکلز'' نے ایک رپورٹ جاری کی ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق یہ پاکستان اسرائیل کے مابین فوجی سازوسامان کی تجارت کا فیصلہ برطانوی حکومت کی اجازت سے ہوا۔ رپورٹ کے مطابق اسرائیل مندرجہ ذیل پانچ مسلمان ملکوں کو جنگی سازوسامان پانچ سالوں سے فروخت کررہا ہے۔

پاکستان، متحدہ عرب امارات، مصر، الجزائر اور مراکو......مزید تفصیلات کے لیے درج ذیل ویب سائٹ سے رجوع کریں۔

http://tribune.com.pk/story/561793/pakistan-

imported-military-equipment-from-israel-report/

جب کہ دنیا کے سب سے ''سچے'' ادارے آئی ایس پی آر کی طرف سے اس کی تردید کی گئی ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: عیار ہندوؤں کے سامنے سرنڈر ہوتا ''وقار''!

اس کے جواب میں آئی ایس پی آر خاموش ہے کیونکہ اُسے روزانہ درجنوں کی ''دہشت گرد مارنے'' کی پریس ریلیزیں تیار کرنے سے ہی فی الحال فرصت نہیں! امریکی وزیر خارجہ جان کیری نے اپنے حالیہ دورہ بھارت کے موقع پر ''نان نیٹو اتحادی'' اور ''دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن سٹیٹ'' کا کردار ادا کرنے والے نظام پاکستان کے متعلق جو لب ولہجہ اختیار کیا وہ ''الکفر ملۃ واحدۃ'' کی کامل شکل ہے! بھارت کے ساتھ دفاعی معاہدے، سلامتی کونسل میں مستقل نشست کی حمایت، کشمیر میں ''زعفرانی انقلاب'' کی تائید، مودی سرکار کی ہندوانہ جنونیت سے صرف نظر، بھارت کی 'نیوکلیئر سپلائر گروپ' میں شمولیت سمیت ہر وہ اقدام کیا جو بھارت کو ''چوہدری'' اور نظام پاکستان کو ''کمی' بنانے کے لیے ضروری سمجھا گیا!

یہ سارا منظر نامہ پاکستانی مسلمانوں سے تقاضا کر رہا ہے کہ گھمبیر سے گھمبیر تر ہوتے حالات کا ادراک کرتے ہوئے اپنی ذہنوں کے بند کواڑ کھولیں......''سب سے پہلے پاکستان'' کا جوز ہر ان کی رگوں میں سرایت کر چکا ہے، اُس نے اِنہیں امت سے تو بیگانہ کیا ہی لیکن ساتھ ہی ''دفاعِ وطن'' کے تقاضوں سے بھی ناآشنا کر دیا ہے! فوجی جنتا کے نزدیک اول و آخر ہدف ہمیشہ سے اپنی خواہشات نفس کی تسکین، دنیاوی تعیّشات کی فراہمی، حرص و ہوس کی آگ کو بجھانے اور عیش و عشرت کے سامان کی دستیابی ہی رہا ہے! چند سال پہلے تک یہ ہدف' قوم کو ''ہندودشمنی'' کا ڈھکوسلا یا دوسرے الفاظ میں ''لالی پاپ'' دے کر پورا کیا جاتا رہا......پھر جب صلیبی لشکروں کے لیے نظام پاکستان کے اپنے کندھے پیش کیے تو ہندودشمنی کی ''معجون'' کی ''مارکیٹ ویلیو' دن بدن کم ہونے لگی......اس کی بنیادی وجہ یہی تھی کہ اس فوج کی ''روزی روٹی'' کا نیا بندوبست کرلیا گیا تھا، اور وہ بندوبست تھا ''شدت پسندی اور دہشت گردی کے خلاف جنگ''......اب بھارت کی عداوت کی ''سوغات'' کو ڈبوں میں بند کر کے قفل چڑھا دیے گئے اور اس کی جگہ ''اندرونی خطرات'' کا ہوّا بنا کر دین و شریعت کے خلاف محاذ سجایا گیا......اس محاذ کے تمام اخراجات صلیبی آقا پورے کر رہے ہیں لیکن ان اخراجات کی ادائیگی کی اولین شرط مشرکین ہند کی جانب سے آنکھیں موندنا ہی رکھی جاتی ہے!

اب اس حقیقت کو تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ اس مفسد نظام کو مضبوط ترین سہارا فراہم کرنے والی یہ ''پاک'' فوج نہ صرف دین، شریعت اور جہاد کی دشمن ہے بلکہ یہ وطن کی زمین کے دفاع سے بھی یکسر عاجز اور عاری ہے......ہندو بنیے کی سازشوں اور مکر و فریب سے بھی مجاہدین ہی اپنے رب کی عطا کردہ توفیق کے ذریعے نمٹیں گے اور ''وقار'' کے غنڈوں کو بھی مجاہدین ہی باذن اللہ لگام ڈالیں گے! ہندوستان میں رائج کفر و شرک کو 'چِتا' میں بھی یہی ڈالیں گے اور پاکستان میں قائم مفسد اور اللہ کے باغی نظام سے بھی یہی مجاہدین نجات دلانے کا سبب بنیں گے، ان شاء اللہ! یوں دنیائے عالم میں بھی اور برصغیر پاک و ہند میں بھی اللہ کی توحید کی زبانی گواہیاں بھی گونجیں گی اور عملی نظامِ توحید بھی رائج و نافذ ہوگا، ان شاء اللہ!

☆☆☆☆☆

28 جولائی: صوبہ ہلمند..................ضلع سنگین..................مجاہدین اور افغان فوج کے مابین شدید جھڑپ..................7 افغان فوجی ہلاک

خفیہ ملاقاتوں سے اعلامیوں اور امریکی امداد تک کا سفر ۱۴۸۶ء تا ۲۰۱۴ء

حذیفہ خالد

یوں تو مومن کی شان ہے کہ وہ ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا لیکن کفار اور کلمہ گو منافقین کے صدیوں پر محیط روابط، خفیہ ملاقاتوں سے اعلامیوں تک کے سفر کے باوجود ہم اسی خائن ٹولہ سے امید لگائے بیٹھے ہیں کہ یہ ملت کی نگہبانی و پاسبانی کا فریضہ انجام دینے والی مقدس ہستیاں ہیں ...... جب کہ ملک پر قابض یہ طبقہ کل بھی اپنی شاہانہ زندگی اور اپنی بیگمات کے بناؤ سنگھار کے لیے ان مغربی آقاؤں پر انحصار کرتا تھا جن کے ہاتھ امت مسلمہ کے خون سے رنگین اور تر ہیں اور آج بھی ملکی وسیع تر مفاد کے نام پر اس روش کو یہ حکمران طبقہ برقرار رکھے ہوئے ہے......

سقوطِ غرناطہ سے پہلے مسلمانوں پر مسلط خائن حکمران امیر ابوعبداللہ اور عیسائی بادشاہ فرڈی نینڈ کے مابین ہونے والی خط و کتابت کا موازنہ پاکستان اور امریکہ کے مابین صدارتی اور وزرا کی سطح پر ہونے والی ملاقاتوں کے بعد جاری کیے گئے اعلامیوں سے کیا جائے تو شاید ہی کچھ فرق نظر آئے......ڈاکٹر حقی حق جو ایک محقق ہیں، ان دستاویزات (امیر ابوعبداللہ اور فرڈی نینڈ کے مابین خط و کتابت) کے علاوہ بھی بہت سی اہم تاریخی دستاویزات کو سپین، امریکہ اور بنگلہ دیش میں واقع میوزیم سے حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے اور تراجم کے علاوہ ان دستاویزات کی سکین شدہ نقول بھی اپنی کتاب 'ہوئے تم دوست جس کے' میں شامل کر چکے ہیں......ویسے تو اس کتاب میں شامل ایک ایک خط اور بار بار ہونے والے معاہدوں کی تفصیلات ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے لیے کافی ہیں......لیکن طوالت سے بچنے کے لیے یہاں امیر ابوعبداللہ کے عیسائی بادشاہ فرڈی نینڈ کو لکھے گئے آخری خط میں شامل چند مطالبات بیان کیے دیتے ہیں......ابوعبداللہ فرڈی نینڈ کو لکھتا ہے:

''آپ کا مطالبہ زیرِ غور ہے کہ ہم غرناطہ آپ کے حوالے کریں اور بادشاہِ غرناطہ وہاں سے کچھ نہ لے جائیں یعنی ہر چیز اس طرح چھوڑی جائے...... ہمارا مطالبہ ہے کہ سقوطِ غرناطہ کے موقع پر امیر ابوعبداللہ کو تین لاکھ ماراوید ادا کیے جائیں......وہ تمام اراضی جو سقوطِ غرناطہ کے سودے میں عیسائی عالی قدر بادشاہ قبول نہ کریں وہ امیر ابوعبداللہ اور گورنر ابوالقاسم عبدالملک کو دے دی جائے......ہماری خواتین کو زیورات خوشبویات، ہار سنگھار، تیل روغن اور آرائشی سامان فروخت کرنے کی اجازت ہوگی......اگر عالی قدر بادشاہ فرڈی نینڈ کا گھرانہ ان اشیا کی خریداری میں دلچسپی رکھتا ہے تو وہ نسبتاً کم قیمت پر یہ اشیا خریدنے کا مجاز ہوگا...... بادشاہ ابوعبداللہ اور ان کے حکام کو عیسائی حکومت کی طرف سے کسی جنگ میں شریک ہونے پر مجبور نہیں کیا جائے گا، وہ فوجی مہمات کی مدد کرنے سے مستثنیٰ ہوں گے حتیٰ کہ وہ خود رضاکارانہ طور پر کسی قسم کی مدد کرنا چاہیں......الحمرا پر قبضہ دیتے وقت ابوالقاسم عبدالملک کو دس ہزار سکے زرنقد اور مجھے (ابوعبداللہ) کو اضافی دس ہزار سکے زرنقد ادا کیے جائیں گے......عالی قدر عیسائی بادشاہ ہمیں یقین دہانی کرائیں، وعدہ کریں کہ ذاتی مفادات کی یہ تجاویز جناب کی منظوری سے بہرہ بند ہوں گی''......

مندرجہ بالا مطالبات تو سقوط سے قبل لکھے گئے آخری خط کا حصّہ تھے ورنہ اس سے قبل ہونے والی خط و کتابت اور دونوں طرف سے مطالبات و خواہشات کا اظہار ایک تفصیلی مضمون ہے......عیسائی بادشاہ فرڈی نینڈ جو امیر ابوعبداللہ کے وزرا کی روز روز کی فرمائشوں سے تنگ تھا، ابوعبداللہ کو لکھ چکا تھا کہ وہ تمام معاملات اپنے ہاتھ میں لے لے......

آج امریکہ کا پاکستانی سیاست دانوں اور وزرا کی فرمائشوں سے تنگ آ کر ایک ڈکٹیٹر جنرل کو آنکھ کا تارا بنانا اسی فارمولے کے تحت تھا کہ سب معاملات ایک ایسے شخص کے ہاتھ میں آ جائیں جو امریکی مفادات کے تحفظ کو یقینی بنا سکے اور امریکہ کو درجنوں وزرا کی فرمائشوں کو الگ الگ پورا کرنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑے......یہ الگ بات ہے کہ مشرف حکومت کو عوام میں غیر مقبول ہونے کے سبب رخصت ہونا پڑا اور اب امریکہ کو سب وزرا کو ان کی اطاعت اور خدمات کے بقدر خوش کرنا ہے اور دوسری طرف ملٹری قیادت سے بھی الگ معاملات طے کرنے ہیں......سقوط سے قبل امیر ابوعبداللہ کے اپنے امرا اور وزرا سے کیے گئے آخری خطاب اور نائن الیون کے بعد امریکہ سے آنے والی ایک کال پر مشرف کے سجدہ ریز ہونے کے بعد قوم سے کیے گئے خطاب کا موازنہ کریں تو آپ کو فرق مشکل سے ہی نظر آئے......امیر ابوعبداللہ اپنے وزرا اور امرا سے کچھ یوں مخاطب ہوتا ہے:

''میں نے تمہیں تلوار سے بچانے کی خاطر یہ معاہدہ کیا ہے......تمہیں قحط سے محفوظ رکھنے کے لیے تمہاری ازواج اور بیٹیوں کو جنگ کی انتقامی ہولناکیوں سے بچانے کے لیے، تمہارا مستقبل، تمہاری جائیدادیں، تمہاری

آزادی، تمہارے قوانین اور تمہارے مذہب کی بقا کے لیے میں تمہیں بدقسمت ابوعبداللہ کی بجائے خوش بخت حاکم اعلیٰ فرڈی نینڈ اور ملکہ ازابیلا کی پناہ میں دیتا ہوں''۔

سقوط کے وقت ملکی مفاد کی غرض سے کیے جانے والے لمبے چوڑے معاہدے میں مسلمانوں کی جان و مال عزت و آبرو کی حفاظت سے متعلّق کسی ایک شق پر بھی عمل درآمد نہ ہوا......سقوط کے فوری بعد مسلمان عورتیں جن کو کبھی کسی نامحرم نے نہیں دیکھا تھا برہنہ حالت میں غرناطہ کی گلی کوچوں میں بھاگتی پھرتی تھیں اور عیسائی لشکری اپنے گھوڑے دوڑاتے جب ان بدنصیب عورتوں کے سروں پر پہنچتے تو منہ بھر بھر ان پر شراب کی الٹیاں کرتے......

تاریخ کے طالب علم کی حیثیت سے جب میں ان خائن جرنیلوں اور حکمرانوں کی امت سے کی جانے والی خیانتوں کا موازنہ کرتا ہوں تو شش و پنج میں پڑ جاتا ہوں کہ کون زیادہ قابل ملامت ہے! ہسپانیہ، سقوط غرناطہ کا مرکزی مجرم امیر ابوعبداللہ جس نے ۳۵ ہزار کی اسلامی سپاہ کے باوجود سقوط قبول کیا یا سقوط مشرقی پاکستان میں مرکزی کردار ادا کرنے والا جنرل امیر عبداللہ خان نیازی جس نے نوے ہزار پاکستانی فوجیوں سمیت بھارت کے سامنے ہتھیار ڈال کر مشرقی پاکستان کا سقوط قبول کیا......یا پھر ہم کشمیری مجاہدین کی پیٹھ میں چھرا گھونپ کر'' کارگل بوائے'' کا لقب پانے والے جنرل مشرف کو زیادہ قابل ملامت سمجھیں؛ جس نے ایک ایٹمی مملکت اور سات لاکھ افواج کا سپہ سالار اور حکمران ہونے کے باوجود پاکستان کا نہ صرف نظریاتی اور سرحداتی سقوط کروادیا بلکہ امت کے صالح ترین افراد اور مجاہدین کو چند ڈالروں کے عوض امریکہ کو بیچ ڈالا اور اسی پر بس نہیں کیا بلکہ لال مسجد و جامعہ حفصہ میں ہزاروں طلبہ و طالبات کو اسلام کا نام لینے کے'' جرم'' کی پاداش میں اور امریکی خوش نودی کے حصول کے لیے خون میں نہلا ڈالا......

اسلامی تاریخ کا شاید ہی کوئی حکمران ایسا گزرا ہو جو اپنے ہاتھوں ایک مسلمان عورت کو کافروں کے حوالے کرے......ڈاکٹر عافیہ کو امریکہ حوالے کر کے اس بدبخت جرنیل نے یہ'' کارنامہ'' بھی سرانجام دے ڈالا......طاقت کے نشہ میں مدہوش یہ گروہ اس واقعہ کو مشرف کے کھاتہ میں ڈال کر یہ سمجھ بیٹھا کہ معاملہ ختم ہو گیا اور اس حقیقت سے منہ چھپائے ہوئے ہے کہ مجاہدین کی صفوں میں موجود کتنے ہی نوجوان اپنی بہن عافیہ کا بدلہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے صرف فدائی حملوں کی صورت میں لینے کے لیے بے تاب ہیں......

امیر ابوعبداللہ نے تو خواہش ظاہر کی تھی کہ ہم آپ کی (فرڈی نینڈ کی) فوج کی طرف سے کسی جنگی مہم کا حصّہ نہیں بنیں گے، لیکن یہاں تو جرنیل قوم و ملت کو'' فرنٹ لائن اسٹیٹ'' کا لقب دلوانے کے لیے بے چین تھے......امیر ابوعبداللہ تو اپنی کم ہمتی کے باعث پوری مسلمان قوم کو عیسائیوں کے سامنے بے آبرو اور ذبح ہونے کے لیے چھوڑ دیتا ہے جب کہ جنرل نیازی سقوط مشرقی پاکستان سے قبل یہ کام خود سرانجام دیتا ہے اور بنگالی عورتوں کی آبروریزی اور خون بہانے کے بعد بھارت کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے...... جنرل نیازی کہتا ہے کہ'' میں نے نوے ہزار بیواؤں اور لاکھوں یتیموں کا سامنا کرنے کی بجائے نوے ہزار قیدیوں (پاکستانی فوجیوں) کو واپس لانا بہتر سمجھا''...... ادھر جنرل مشرف قوم کو'' خوش خبری'' سنا رہا ہے کہ میں نے تمہیں پتھر کے دور میں جانے سے بچالیا......

بعض قارئین کو ہماری یہ باتیں عجیب اور پیچیدہ محسوس ہوں گی اور ان کے ذہنوں میں یہ سوال ضرور ابھرے گا کہ آخر پاک امریکہ تعلقات میں ہم موازنہ سقوط غرناطہ (سپین) سے کیوں کر رہے ہیں اور آج جو سازشوں کے جال اہل ایمان کے خلاف بُنے جا رہے ہیں ان کو پہچاننے اور ان کا توڑ ڈھونڈنے کے لیے صدیوں پہلے رونما ہونے والے واقعات کو جاننا کیوں ضروری ہے؟ تو ان قارئین کے لیے عرض کیے دیتے ہیں کہ پاکستان امریکہ کی پیدا کردہ جس خون اور آگ کی دلدل میں جل رہا ہے، اسی امریکہ کی پیدائش میں سقوط غرناطہ کا بہت بڑا حصّہ ہے......جو دشمن ہسپانیہ میں مسلمانوں کے خون سے سیراب ہوتا رہا اسی دشمن کی کوکھ سے امریکہ نے جنم لیا......لہٰذا اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں اگر صدیوں پرانے استعمال کیے جانے والے ہتھکنڈے کچھ ردوبدل اور اضافے کے ساتھ آج پاکستان و افغانستان کے خلاف امریکہ استعمال کر رہا ہے......

ہسپانیہ میں مسلم حکومت کے سقوط کے بعد یہودیوں کو یقین ہو چلا تھا کہ اب ان کی مال دولت عیسائی حکمرانوں کے ہاتھوں محفوظ رہنا مشکل ہے لہٰذا کولمبس جو بحری مہم کے لیے سپانسرز کی تلاش میں تھا' اس کو اس مقصد کے لیے بروئے کار لایا گیا اور یہودیوں نے مال و دولت عیسائی حکمرانوں کے ہاتھوں لٹوانے کی بجائے ایک نئی سرزمین کی تلاش کی غرض سے کولمبس کی بحری مہم میں سرمایہ کاری کرنا مناسب جانا......کولمبس اپنے اندازے کے مطابق مشرقی ایشیا کے ساحل پر لنگر انداز ہوا لیکن دراصل یہ شمالی امریکہ کے جزائر بہاماس آنکلا تھا......

یہاں آراواک قبائل آباد تھے ان کو ان کے سرخ رنگ کے باعث ریڈ انڈینز کا نام دیا گیا......کولمبس نے اپنے سپانسرز کو اس نئی دریافت شدہ زمین (امریکہ) اور یہاں کی اصل آبادی، ان قبائل کے بارے میں لکھ بھیجا کہ ان نہتے لوگوں وک جن کے پاس بانس کے ڈنڈوں اور لکڑی کے تیروں کے سوا کچھ نہ تھا' آسانی غلام بنا کر ان کی زمینوں پر قبضہ کیا جا سکتا ہے......

اگلی دو صدیوں کے دوران سیکڑوں معاہدے ان ریڈ انڈینز کہلائے جانے والے قبائل سے کیے گئے اور جہاں ان لٹیروں کو اہداف کا حصول مشکل نظر آتا وہاں

29 جولائی: صوبہ قندہار..................ضلع معروف..................مقامی جنگجوؤں کے قافلے پر مجاہدین کا حملہ..................3 جنگجو ہلاک

معاہدے توڑ کر قتل عام کرتے......اعداد و شمار کے مطابق ۱۰۰ ملین ریڈ انڈئنز کو قتل کیا گیا لیکن اس خوددار قوم نے غلام بننا قبول نہ کیا......

معاہدہ شکنی کرکے قتل عام کرنے کی روایت امریکہ نے اپنی پیدائش سے لے کر آج تک خوب نبھائی بلکہ امریکہ کیا امریکہ کے صف اول کے ''کلمہ گو'' اتحادی بھی اسی روایت کو قائم رکھے ہوئے ہیں......نیک محمد شہید رحمہ اللہ سے لے کر مفتی ولی الرحمٰن شہید رحمہ اللہ اور حکیم اللہ محسود شہید رحمہ اللہ تک کو معاہدوں اور مذاکرات کے بہانے ہی نشانہ بنایا گیا......

امریکہ کی اصل آبادی کا قتل عام اس خونی تاریخ کی ابتدا تھی جواب اپنے منطقی انجام کی طرف گامزن ہے......سپین سے آنے والے عیسائی اور یہودیوں کی اس ''نئی سرزمین'' پر لوٹ مار میں ساتھ دینے کے لیے دوسری یورپی اقوام بھی پیچھے نہ رہیں اور اس سرزمین سے جس کو جتنا موقع ملا وہ اتنا لوٹتا رہا......جب کہ دوسری طرف غلاموں کی کمی کو پورا کرنے کے لیے افریقہ سمیت دنیا بھر سے انسانوں کو مرغیوں کی طرح ڈربوں میں بند کرکے اس نئی دریافت شدہ سرزمین پر لایا جاتا اور ساحل سمندر پر ہی غلاموں کی برہنہ حالت میں بولی لگتی......آج جمہوریت کے نام پر آزادی کا درس دینے والے دیکھیں تو سہی ان کا اپنا کردار کس قدر غلیظ اور شرمناک ہے......جانوروں کی طرح گھسیٹ کر لائے جانے والے لاکھوں انسانوں کی زندگی امریکہ پر قابض ہونیوالے ان وحشی درندوں کے ہاتھوں میں کس طرح گذری اس کے خیال سے ہی روح کانپ جاتی ہے......

اگر ایک مسلمان کے لکھے ہوئے الفاظ پر یقین نہ آئے تو امریکی تاریخ خود پڑھ لیں، انسانی حقوق اور عورتوں کی آزادی کے علم بردار ذرا جھانکیں تو سہی امریکی تاریخ میں کہ یہاں کون سی روایات قائم کی گئیں! انسانی مساوات کا یہ حال تھا اگر کوئی سیاہ فام کسی سفید فام سے ہاتھ ملا لیتا یا برابری کا کوئی کام کر گزرتا تو سفید فام مافیا اپنا فیصلہ فوری نافذ کرتی، سب کی موجودگی میں سیاہ فام کو پھانسی دی جاتی یا آگ پر زندہ جلایا جاتا اور سفید فام تالیاں پیٹتے......جلانے کا یہ عمل لنچنگ اور باربی کیو نائٹ

ہمارے معاشرے میں بھی باربی کیو پارٹی اسی باربی کیو نائٹ سے مستعار ہیں......بہرحال امریکہ کے مقامی باشندوں کا صفحہ ہستی سے مٹنا، اور امریکی دریافت کے اصول کے تحت ہی امریکہ کی خون آشامی کا افغانستان، پاکستان، عراق، افریقہ سمیت پوری دنیا کا سفر یہ ایسا موضوع ہے جس پر شاید درجنوں کتابیں بھی لکھ دی جائیں تو کم ہیں......

قتل و غارت لوٹ مار کے نظریے پر قائم امریکی معیشت کے پھیلاؤ کا اہم ذریعہ حکمرانوں کو امداد کی شکل میں دی جانے والی رشوت کا جال تھا......جس میں پہلے تو صرف حکمرانوں کو جکڑا گیا، اگلا ہدف ان شیطان پرستوں کا پوری قوم کو قرضوں اور امداد کے جال میں جکڑنا تھا جس میں یہ کامیاب ہوئے......پاکستان کے تمام معاشی پنڈت اس جال کو توڑنے کی کیا تدبیر کرتے ان کی اپنی تحقیق ان یہودی معاشی ماہرین کی رپورٹوں، کرنسی ایکسچینج ریٹ کے اتار چڑھاؤ، زرمبادلہ کے ذخائر بڑھنے اور گھٹنے اور بینکس کی کریڈٹ ریٹنگ کم زیادہ ہونے کے اردگرد گھومتی ہے......ان معاشی پنڈتوں اور مالیاتی وزرا کے نزدیک پاکستان کی معاشی حالت کی بہتری انہی یہودی مالیاتی اداروں کی بوگس رپورٹیں ہیں جو اگر کہہ دیں کہ پاکستان کی اقتصادی ترقی میں اتنے فی صد اضافہ ہوا ہے تو یہ لکیر کے فقیر ماہر اقتصادیات اس پر ایسے ایمان لائیں گے جیسے معاذ اللہ یہ قرآن کی آیت ہو......

دوسری طرف بھوک و افلاس سے تنگ والدین بچوں سمیت دریا میں کود کر خودکشیاں کرتے رہے لیکن ان کے نزدیک پاکستان ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے......قرضوں اور امداد کے نام پر تیار کیے جانے والے جال کی حقیقت جاننا مطلوب ہو تو جان پرکنز کی کتاب ''کنفیشن آف اکنامک ہٹ مین'' پڑھ لیجیے! جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب اس نے اپنے جرائم کے اعتراف میں لکھی......جان پرکنز جس نے اپنے کیریئر کا زیادہ تر حصہ ان کنسلٹنٹ کمپنیوں میں کام کرتے ہوئے گزارا جو عالمی مالیاتی اداروں آئی ایم ایف، ورلڈ بینک اور یو ایس ایڈ جیسے اداروں کی فرمائش پر ایسی بوگس اور جھوٹ پر مبنی رپورٹس تیار کرتی تھیں جن کو تیسری دنیا اور ترقی پذیر ممالک کی حکومتوں کو سفارشات کے طور پر پیش کیا جاتا اور ان سفارشات کو ان ممالک کی معاشی ترقی کے لیے ناگزیر قرار دیا جاتا......

سفارش کردہ ترقیاتی منصوبوں کے لیے ان ملکوں پر زور ڈالا جاتا کہ وہ قرض لیں، قصہ قرض اور سود کی ادائیگی تک نہیں تھا بلکہ کن کمپنیوں کو ان ترقیاتی منصوبوں کے پروجیکٹ ملنے تھے وہ بھی انہوں نے ہی طے کرنا ہوتا تھا......لہٰذا اس طریقہ کار کے مطابق رقوم بھی منتقل تک نہ ہوتی اور شکار کیا گیا ملک ان کے قرضوں میں جکڑا ہوتا......اس کتاب میں مصنف یہ بھی اعتراف کرتا ہے کہ کسی بھی ملک میں اگر ہمارے ہتھکنڈے ناکام ہو جاتے تو پھر ملٹری آپشن یعنی براہ راست جنگ کی جاتی......یہ کتاب ۲۰۰۴ء میں شائع ہوئی، آج ۲۰۱۴ء میں جب ہم حالات کا بغور جائزہ لیتے ہیں تو وہ اس کتاب کی بیان کردہ باتوں سے کہیں زیادہ سنگین ہیں......

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

29 جولائی: صوبہ ننگرہار اور قندہار میں مجاہدین کی دعوت پر 10 فوجیوں نے مجاہدین میں شمولیت اختیار کر لی

چالیس سالوں بعد امریکی جنرل کا میدان جنگ میں قتل

معاویہ حسین بخاری

۵ راگست، منگل کی دوپہر افغانستان کے دارالحکومت کابل میں للہ کے شیر، افغان فوج کے دلیر افسر رفیق اللہ جان نے فائرنگ کرکے ایک امریکی جنرل قتل جب کہ بارہ امریکی فوجی افسروں سمیت پندرہ کو زخمی کر دیا جن میں ایک جرمن بریگیڈیئر جنرل مائیکل براٹس چر بھی شامل ہے۔ رفیق اللہ جان اسی وقت جوابی فائرنگ میں شہید ہو گئے [اللہ پاک انہیں جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازیں]......شہید رفیق اللہ جان گذشتہ تین سال سے افغان فوج میں ملازم تھے اور ان سے اللہ پاک نے بہت بڑا کام لے لیا کہ امریکی فوج کا ایک بہت بڑا اثاثہ جنرل گرین ان کے ہاتھوں مارا گیا۔

افغان وزارت دفاع کے ترجمان محمد ظہیر عظیمی نے اپنی ہزیمت کو چھپاتے ہوئے ٹوئیٹر پر لکھا کہ ''ایک دہشت گرد جو افغان فوجی یونیفارم پہنے ہوئے تھا، اس نے نیشنل آرمی آفیسرز اور ان کے غیر ملکی ساتھیوں پر فائرنگ کر دی اور ان میں سے کئی افراد کو زخمی کر دیا''۔حالیہ برسوں کے دوران میں درجنوں ایسے واقعات ہوئے ہیں جن میں افغان فوجیوں نے صلیبی فوجیوں پر گولی چلائی ہے، جس کے نتیجے میں بیسیوں صلیبی اہل کار ہلاک ہوئے ہیں۔امریکی تاریخ میں چالیس سالوں بعد کوئی جنرل' جنگ کے میدان میں مارا گیا اس سے پہلے جنرل ٹال مین جولائی ۱۹۷۲ء میں ویت نام میں مارا گیا تھا۔یاد رہے کہ ویت نام کی جنگ میں نائب نیوی سربراہ سمیت تیرہ جرنیل مارے گئے تھے۔

افغان فوجی کی فائرنگ سے ہلاک ہونے والا میجر جنرل ہیرلڈ گرین افغانستان سے غیر ملکی افواج کو نکالنے کے کاموں کی نگرانی کرنے والی کمبائنڈ سکیورٹی ٹرانزیشن کمانڈ کا ڈپٹی کمانڈر تھا۔جنرل گرین امریکی فوج کا قابل ترین جنرل تھا اس نے جنوبی کیلی فورنیا یونی ورسٹی سے انجینئرنگ میں ڈبل ماسٹر ڈگری کے علاوہ میٹرئل سائنس میں ڈاکٹریٹ کر رکھی تھی اور امریکی فوج کے وار کالج سے فوجی حکمت عملی پر ایم ایس بھی کیا ہوا تھا اور اس کی بیوی سو مائر بھی حال ہی میں کرنل کے عہدے سے ریٹائر ہوئی ہے، وہ بھی پی ایچ ڈی ہے۔ان کا لڑکا بھی فوج میں ہے اور یہ جنرل امریکی فوج کے انخلا کے بعد امارت اسلامی کے اثرات سے محفوظ افغانستان کو ملی فوج کے سپرد کرنے کے کام پر مامور تھا۔وسیع مطالعے کی وجہ سے یہ جنرل وار کالج کے مالی تعاون سے سوشل میڈیا پر امریکی فوجیوں کا مورال بلند کرنے اور عام امریکیوں کو اس جنگ میں ہم نوا بنانے کے اہم کام پر بھی متعین تھا۔

جس اہم مقام پر یہ بڑا صلیبی ہرکارہ قتل ہوا وہ کابل میں قائم قرغاہ کیمپ میں واقع ایک فوجی اکیڈمی ہے، جسے 'کابل انا یا افغان نیشنل آرمی آفیسر اکیڈمی' بھی کہتے ہیں۔یہ اکیڈمی برطانیہ کی معروف ملٹری اکیڈمی 'سینڈ حرسٹ' کے ماڈل پر افغان فوجی افسران کے لیے قائم کی گئی۔سال گذشتہ میں افغان کٹھ پتلی حکومت کے نائب صدر فہیم کے مرنے کے بعد اس اکیڈمی کو نیشنل ڈیفنس اکیڈمی سے بدل کر اس کے نام سے منسوب کر کے مارشل فہیم اکیڈمی کا نام دیا گیا۔اس اکیڈمی کو قائم کرنے کے پیچھے یہ فلسفہ کام کر رہا ہے کہ صلیبیوں کے افغانستان سے چلے جانے کے بعد مقامی فوج کو معاملات چلانے کی تربیت دی جائے۔

گذشتہ سال ستمبر میں ۲۷۴ افغان فوجی افسران کی پہلی کھیپ کو اس میں داخلہ دیا گیا، ایک بہت ہی عجیب بات یہ ہے کہ اس اکیڈمی کی تعمیر اور آلات پر ۴۰ کروڑ ڈالر کے اخراجات آئے ہیں، برطانوی حکام کا خیال ہے کہ ۱۸۵۷ء کے بعد برصغیر کے فوجی افسران کی تیاری جس نہج پر کی گئی اسی نہج پر افغان فوج کے افسران کو بھی تیار کیا جائے تو وہ بہترین فوج بن سکتی ہے جو خطے میں ہمارے مفادات کی محافظ ہو گی......یاد رہے اس سال کے آخر میں افغانستان میں آپریشن ختم ہونے کے بعد یہ کیمپ ہی برطانیہ کی واحد عسکری موجودگی ہو گی۔۱۰۵ ایکڑ پر مشتمل یہ اکیڈمی کابل کے مغرب میں قرغاہ کے خوب صورت مناظر والے علاقے میں تعمیر کی گئی ہے۔اکیڈمی میں مغربی طرز کے ریستوران قائم کیے گئے ہیں جہاں وافر مقدار میں شراب مہیا کی جاتی ہے اور افغان افسران کی غیرت کے کلی خاتمے کے لیے خنزیر کے گوشت سے ان کو ایمان سے بالکل فارغ کیا جاتا ہے، ناچ گانے کی محافل سے ایسا مکمل صلیبی ماحول فراہم کیا جاتا ہے۔گذشتہ سال ستمبر میں جب اس اکیڈمی کو کھولا گیا تو اس کے کچھ ہی عرصے بعد قریبی بیرکوں سے ایک افغان فوجی نے فائرنگ کر کے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے فوجیوں کو زخمی کر دیا تھا۔

افغان اہل کاروں کی جانب سے نیٹو فوجیوں کو فائرنگ کر کے ہلاک کرنے کا یہ کوئی پہلا واقعہ نہیں......اس سے قبل رواں سال فروری میں بھی ۲ افغان اہل کاروں نے فائرنگ کر کے ۲ امریکی فوجیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔جب کہ افغان حکام کا کہنا ہے کہ صوبہ اورزگان کے علاقے ترین کوٹ میں ایک پولیس اہل کار نے چیک پوسٹ پر فائرنگ کر کے اپنے ۷ ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور اسلحہ سمیت فرار ہو گیا۔افغان حکام کا کہنا ہے کہ حملہ آور کے طالبان سے روابط تھے اور اس قسم کے حملے پہلے بھی ہو چکے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۶۲ پر)

30 جولائی: صوبہ قندہار..................پسارو..................فدائی مجاہد کا فوجی قافلے پر حملہ..................متعدد فوجی ہلاک اور کئی زخمی..................3 گاڑیاں بھی تباہ

قائدین جہاد کی گرفتاریوں پر امریکی ''انعام'' میں اضافہ!

عبیدالرحمٰن زبیر

۲۱ راگست کو امریکی محکمہ خارجہ نے اعلان کیا کہ ''امریکہ نے حقانی نیٹ ورک کے سربراہ سمیت ۵ اہم رہ نماؤں کی گرفتاری کے لیے انعام کی رقم بڑھا دی ہے۔حقانی نیٹ ورک کے سربراہ سراج الدین حقانی کے بارے میں معلومات فراہم کرنے پر انعام کی رقم ۵۰ لاکھ ڈالر سے بڑھا کر ایک کروڑ ڈالر کر دی گئی ہے جب کہ عزیز حقانی، خالد رحمان حقانی، یحییٰ حقانی اور عبدالرؤف ذاکر کے بارے میں معلومات دینے پر ۵۰، ۵۰ لاکھ ڈالر انعام رکھا گیا ہے۔حقانی نیٹ ورک القاعدہ اور افغان طالبان سے منسلک ہے اور افغانستان میں امریکی اور افغانی سیکورٹی فورسز کو ہدف بنا رہا ہے''......

افغانستان میں حق کے جن تیروں نے کفر کی آنکھ کو پھوڑا ہے اور جن نیزوں سے کفریہ طاقتوں کا وجود زخم زخم ہوا ہے، اُن ''تیروں اور نیزوں'' میں خاندانِ حقانی نمایاں مقام کا حامل ہے......افغانستان کے جنوب مشرقی صوبوں میں 'جندالحقانی' کے سپاہیوں نے صلیبی افواج کے لیے موت کی وادیوں میں تبدیل کر دیا ہے......حضرت جلال الدین حقانی حفظہ اللہ کی قیادت میں مجاہدین نے روسی استبداد کو اس خطے میں تھکا تھکا کر مارا اور بالآخر اس قدر نڈھال اور بے حال کر دیا کہ اُس کے لیے اپنا وجود سمیٹنا بھی ممکن نہ رہا...... موجودہ صلیبی جنگ کے آغاز سے ہی حضرت جلال الدین حقانی حفظہ اللہ نے اپنے رب کی عطا کردہ توفیق کے بل بوتے پر مجاہدین کی قیادت کرتے ہوئے صلیبی افواج کے خلاف جہادی معرکوں کی بنیاد رکھی......اپنی پیرانہ سالی اور ضعف عمری کی وجہ سے آپ نے عسکری ذمہ داریاں اپنے بڑے فرزند خلیفہ سراج الدین حقانی حفظہ اللہ کے سپرد کر دیں!

امارت اسلامیہ افغانستان کی قیادت تلے صلیبی کفار کے خلاف جہاد میں ''جندالحقانی'' کو جو کامیابیاں ملیں، اُن کے حصول کے لیے مجاہدین نے بھی بیش بہا قربانیوں کی تاریخ رقم کی......قربانیوں کے اس عظیم سلسلے کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے حقانی خاندان کے لعل و گہر منتخب فرمائے...... ۸ ستمبر ۲۰۰۸ء کو میران شاہ کے علاقے ڈانڈے درپہ خیل میں امریکی جاسوس طیاروں نے شیخ جلال الدین حقانی اور شیخ سراج الدین حقانی حفظہما اللہ کو نشانہ بنانے کے لیے ایک گھر پر میزائل داغے۔اس وقت یہ دونوں جہادی رہ نما وہاں موجود نہیں تھے لیکن اس میزائل حملے میں شیخ جلال الدین حقانی کی اہلیہ، ہمشیرگان اور اُن کے معصوم و شیر خوار بچوں سمیت ۲۳ افراد شہید ہوئے......جن میں سے اکثر کا تعلق آپ کے قریبی خاندانی افراد میں سے تھا......آپ کے بیٹوں میں سے عمر حقانیؒ اگست ۲۰۰۸ میں افغانستان کے صوبے خوست میں امریکی فوجیوں سے لڑتے ہوئے مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔۱۸ فروری ۲۰۱۰ء کو محمد حقانیؒ میران شاہ میں امریکی ڈرون حملے میں شہید ہوئے۔بدرالدین حقانیؒ ۲۴ اگست ۲۰۱۲ء کو شمالی وزیرستان کی تحصیل شوال میں امریکی جاسوس طیاروں کے میزائل حملے میں شہید ہوئے...... جب کہ ۱۱ نومبر ۲۰۱۳ء کو آپ کے ایک اور فرزند ڈاکٹر نصیر الدین حقانیؒ کو امریکی خفیہ اداروں نے اپنے آلہ کاروں کے ساتھ مل کر پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔

مجاہدین کی یہی قربانیاں اور استقامت سے بھرپور جہادی سفر ہے جس نے صلیبی کفار کے حواس گُم کر دیے ہیں......خلیفہ سراج الدین حقانی سمیت ''حقانی نیٹ ورک'' کے رہ نماؤں کی گرفتاری پر ''انعام'' کی رقم بڑھانا بھی اس حواس باختگی کی علامت ہے...... پاکستانی فوج بھی اِنہی مجاہدین اور اِن کی قیادت کے خلاف آپریشن میں مصروف ہے اور صلیبی کفار بھی اِنہی مجاہدین کے سروں کی قیمتوں کا از سر نو تعیین کر رہے ہیں! صفیں الگ الگ ہو چکی ہیں! دشمنانِ دین اور اعداء اللہ ایک مجتمع لشکر کی حیثیت سے صلیبی جنگ کو جاری رکھے ہوئے ہیں، جب کہ مجاہدین بھی اپنے رب کی رحمت اور نصرت کے بھروسے اور اُس پر توکل کرتے ہوئے اپنے جان و مال اللہ تعالیٰ کے راستے میں کھپا رہے ہیں! امارت اسلامیہ افغانستان نے امریکی محکمہ خارجہ کے حالیہ اعلان کی بابت اپنے اعلامیے میں کہا:

> ''امریکی حکمرانوں نے ایک اعلامیہ میں کہا کہ امارت اسلامیہ کے مایہ ناز کمانڈر اور مدبر رہ نما جناب سراج الدین حقانی صاحب کے متعلق معلومات دینے کی خاطر مقررہ انعام کو پچاس لاکھ ڈالر سے بڑھا کر ایک کروڑ کر دیا گیا، اسی طرح امارت اسلامیہ کے چند مجاہدین کی سر کی قیمت کو پچاس، پچاس لاکھ ڈالر رکھا گیا۔
>
> امریکی ڈرپوک حکمرانوں کی اس بزدلانہ عمل کی امارت اسلامیہ افغانستان شدید مذمت کرتی ہے اور اسے امریکہ کے لیے قابل شرم اور باعثِ عار سمجھتی ہے۔
>
> ہم سمجھتے ہیں کہ امریکہ کے اس اعلان نے امریکی شکست خوردہ حکمرانوں کی اس ناامیدی اور شکست کو مزید واضح کر دی، جس کا امریکی یہاں جنگ، سیاست اور منتشر کٹھ پتلی انتظامیہ کو اکٹھا کرنے کی میدان میں سامنا کر رہے ہیں۔

31 جولائی: صوبہ ہلمند ....ضلع سنگین...............مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان دو الگ مقامات پر جھڑپیں...............14 افغان فوجی ہلاک اور 2 گاڑیاں تباہ

اس عمل سے ظاہر ہوا، کہ میدان جنگ میں شکست خوردگی اور فرار کی حالت میں امریکی اب اس کوشش میں ہیں کہ اس نوعیت کے مضحکہ خیز پروپیگنڈہ پر مبنی اقدامات سے اپنی شکست پر پردہ ڈال سکیں اور طاقت کا آخری حربہ استعمال کریں۔

امریکہ کے لایعنی اعلانات ،فوجی آپریشن، بم باریاں اور وحشت ناکیاں امارت اسلامیہ افغانستان کے مجاہدین اور مومن عوام کو تیرہ برس کے دوران شکست نہیں دے سکے!، اس طرح کے کاغذی اعلامیوں سے تو کسی صورت میں وہ ہمیں ڈرا نہیں سکتا، ہم اسے بتانا چاہتے ہیں کہ امارت اسلامیہ کے مجاہدین راہ حق کے سرفروش ہیں، جو رہنما سے کارکن تک سبھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کے طلب گار ہیں، مجاہدین' الٰہی ارشادات کی روشنی میں پُرعزم ہیں۔ کفر کے خلاف جہادی زندگی ہر حالت میں کامیابی ہے، اگر زندہ رہے، تو کافروں کے خلاف جہاد اور مزاحمت کے اجر سے بہرہ مند ہیں اور اگر جاں سے گزر گئے تو شہادت کے عظیم اور عالی مقام کو پالیں گے۔

ایسی حالت میں کہ امارت اسلامیہ کے تمام مجاہدین عملی طور پر امریکی استعمار سے شدید اور قربانیوں سے بھری جنگ میں مصروف ہیں۔ بالخصوص جناب حقانی صاحب حفظہ اللہ کے خاندان نے اس راہ میں بے شمار قربانیاں دی ہیں، اس نوعیت کی اعلامیوں کو صادر کرنے سے میڈیا کے میدان کو گرم رکھنے کے علاوہ کسی اور قسم کا اثر نہیں کرسکتا، اس برعکس امارت اسلامیہ کے مجاہدین کا جہادی جذبہ اور امریکی استعمار سے نفرت کے احساس کو مزید تقویت ملے گی اور مزید تابڑ توڑ طوفانی حملوں کے لیے راہ ہموار ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ

امارت اسلامیہ افغانستان'

☆☆☆☆☆

بقیہ: چالیس سالوں بعد امریکی جنرل کا میدان جنگ میں قتل

گزشتہ چار سالوں میں امریکہ کے ۳۶۰۰ فوجیوں سمیت ۱۴۰۰۰۰ صلیبی فوجی موجود ہیں جب کہ اس وقت، افغان فوج کی مجموعی تعدا ۳۵۰۰۰۰ ہے۔ اس سب کے باوجود اللہ پاک نے امارت اسلامی کے مجاہدین کی خصوصی نصرت فرمائی کہ عملیات دن بدن بڑھ ہی رہی ہیں اور دشمن آئے روز مزید پریشان سے پریشان تر ہو رہا ہے۔

اللہ پاک نے ان صلیبیوں کی عقل ماردی ہے کہ وہ مسلسل اپنی حماقتوں سے عام مسلمانوں کو اندھا دھند بم باری سے شہید کرتے ہیں۔ دیہاتوں اور قصبوں پر بم باری، نیز اروزگان، ننگرہار اور کنڑ جیسے علاقوں میں شادی کی تقریبات پر ہوائی حملے، افغانستان کے مختلف علاقوں جیسے صوبہ قندھار کے علاقے پنجوائی میں خواتین اور بچوں پر گولی چلانا اور ایسے ہی دوسرے واقعات صلیبی فوجوں کے خلاف جذبات تشکیل پانے کا باعث بنے ہیں۔ اس نفرت نے امارت کی جانب سے عوام کے اندر اپنا اثر ورسوخ بڑھانے اور اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کرنے کا راستہ ہموار کیا ہے۔

مغربی ذرائع ابلاغ بھی چیخ رہے ہیں کہ اس حملے سے نیٹو فوجیوں کی افغان فورسز کو تربیت فراہم کرنے اور باہمی اعتماد پر بھی ایک انتہائی اہم وقت میں ضرب پڑی ہے۔ کیوں کہ رواں برس کے اختتام تک زیادہ تر غیرملکی فوجی افغانستان سے نکل جائیں گے اور ملکی دفاع کی تمام تر ذمہ دار افغان سکیورٹی فورسز کو سونپ دی جائے گی۔

افغانستان میں 'داخلی حملوں' کا عروج ۲۰۱۲ء میں دیکھنے میں آیا تھا، جس سے پینٹا گون سٹپٹا اٹھا۔ ان 'داخلی حملوں' میں تقریباً ۵۰ صلیبی فوجی ہلاک ہوئے تھے جب کہ گزشتہ برس ایسے حملوں میں مارے جانے والوں کی تعداد ۱۵ تھی۔ جرمن وزارت دفاع کے ترجمان نے اس واقعے کے ردعمل میں کہا:

''تمام تر اقدامات کے باوجود اس طرح کے داخلی حملوں کو مکمل طور پر روکنا ممکن نہیں''۔

امارت اسلامی افغانستان کی اس حکمت عملی میں دنیا بھر میں جہاد کرنے والوں کے لیے بہت سے اسباق پنہاں ہیں کہ جہاں ایک طرف عامۃ المسلمین کو اپنے ساتھ جوڑنے کے لیے دعوتی کمیسون کی باقاعدہ تشکیلات ہوتی ہیں اور ان میں پولیس اور فوج سے وابستہ افراد کو خصوصی ہدف میں رکھا جاتا ہے......وہیں اپنے مجاہدین کو فوج، پولیس اور دیگر انتظامی اداروں میں داخل کیا جاتا ہے۔ موجودہ دور کی جنگوں میں یہ کام انتہائی اہم ہے کہ دشمن کی عسکری، انتظامی اور سیاسی اہم جگہوں پر آپ کے تربیت یافتہ افراد موجود ہوں جو دشمن کے جنگی منصوبوں کی خبریں بھی دیتے رہیں اور وقت پڑنے پر کوئی بھی اہم قدم اٹھا سکیں۔

ماضی میں جہاں کہیں بھی جہادی قیادت نے اس نہج پر سوچا اور کام کیا اس کے بہت ہی مفید نتائج دیکھنے کو ملے......مصر میں خالد اسلامبولی شہیدؒ کے ہاتھوں انور سادات کا قتل اور تین سال قبل کابل میں ڈاکٹر ابودجانہ شہیدؒ کے ہاتھوں سی آئی اے کے افسران کا قتل، اس کی اہم مثالیں ہیں......ویسے پاکستان میں ممتاز قادری سے بھی اللہ پاک نے سلمان تاثیر کو مروانے کا کار خیر کروایا جو مجاہدین کی حکمت عملی تو نہیں تھی لیکن اداروں میں افراد کی موجودگی کے اثرات پر یہ امر دلالت تو بہرحال کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

31 جولائی: صوبہ بدخشاں......ضلع جرم......مجاہدین کی اینٹی ائیر کرافٹ گن امریکی ہیلی کاپٹر پر فائرنگ......ہیلی کاپٹر تباہ......عملے کے تمام ارکان ہلاک

امریکی چھتری تلے سیاسی ''مفاہمت''اور قتل عام کی رپورٹ

سید عمیر سلیمان

مخلوط حکومت:

امریکہ نے بالآخر اشرف غنی اور عبداللہ عبداللہ کو مخلوط حکومت بنانے لیے اکٹھا کرلیا ہے۔دونوں صدارتی امیدوار جو کرزئی کی طرف سے مخلوط حکومت کی تجویز پر سیخ پا ہو گئے تھے، جان کیری کی ایک دھمکی کے بعد نہ صرف رضامند ہو گئے ہیں بلکہ مخلوط حکومت کے معاہدے پر دستخط بھی کر دیے ہیں۔دونوں امیدواروں کو حکومت میں حصّہ دینے کے لیے'وزیراعظم' کی نشست بنانے پر غور کیا جارہا ہے۔افغانستان میں صدارتی نظام ہونے کے باعث وزیراعظم کی نشست موجود نہیں تھی۔تاہم معاہدے کے مطابق کامیاب ہونے والے امیدوار کو صدر جب کہ ہارنے والے کو وزیراعظم کا عہدہ دیا جائے گا۔

واضح رہے کہ افغانستان کے صدارتی انتخابات کے دوسرے مرحلے میں عبداللہ عبداللہ نے اشرف غنی کی کامیابی کو ماننے سے انکار کر دیا تھا اور دھاندلی کے الزامات لگائے تھے۔دونوں امیدوار ایک دوسرے کے خلاف تقاریر کے دوران ذاتی حملے بھی کرتے رہے اور دونوں کا ہی دعویٰ تھا کہ مخلوط حکومت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔لیکن جان کیری کی طرف سے اتحاد نہ کرنے کی صورت میں امداد کی بندش کی دھمکی کارگر ثابت ہوئی اور دونوں امیدوار ''جمہوریت کی بالادستی'' کی خاطر شیر وشکر ہو گئے۔

امریکیوں نے ۴ سال میں ۱۸۰۰ شہری قتل کیے:

انسانی حقوق کی عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے ایک رپورٹ میں انکشاف کیا ہے کہ امریکی واتحادی افواج نے ۲۰۰۹ سے ۲۰۱۴ء کے درمیان ۱۸۰۰ افغان شہری قتل کیے۔ان شہریوں کو تفتیش کے دوران تشدد کر کے شہید کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق امریکی فوجی بغیر کسی ثبوت کے جب چاہیں افغان شہریوں کو گرفتار کر کے لے جاتے ہیں اور ان پر شدید تشدد کیا جاتا ہے جس کی تاب نہ لاتے ہوئے بیش تر افغان شہید ہو جاتے ہیں۔صرف گزشتہ چار سالوں میں دوران تفتیش ہلاکتوں کی تعداد ۱۸۰۰ ہے۔

یہ رپورٹ صلیبیوں کی طرف سے افغان مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کی ہلکی سی جھلک ہے۔۱۸۰۰ ہلاکتیں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے پاس رجسٹرڈ ہیں جب کہ غیر رجسٹرڈ ہلاکتوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔اس کے علاوہ یہ رپورٹ صرف دوران تفتیش شہادت کے بارے میں ہے۔نیٹو طیاروں کی بم باری اور چھاپہ مار کارروائیوں میں نہتے شہریوں کا قتل عام اس سے الگ ہے۔

آج اگر طالبان مجاہدین افغانستان میں مسلسل فتوحات حاصل کر رہے ہیں تو یہ ان ہزاروں افغان شہدا کے لہو کی برکت ہے جنہیں صرف اس لیے شہید کر دیا گیا کہ انہوں نے شریعت کو بطور نظام زندگی پسند کیا تھا۔

گرین آن بلیو اٹیک میں امریکی جنرل ہلاک:

۵ اگست کو کابل شہر کے نواح میں قرغہ کے علاقے میں ایک افغان فوجی نے فائرنگ کر کے ایک امریکی میجر جنرل کو ہلاک جب کہ متعدد افسران کو زخمی کر دیا۔امریکی میجر جنرل افغان فوجی بیس کے دورے پر تھا جب رفیق اللہ نامہ افغان فوجی نے فائرنگ کر دی۔امریکی میجر جنرل موقع پر ہلاک ہو گیا جب کہ ایک جرمن بریگیڈیئر جنرل، ایک افغان جنرل اور متعدد امریکی وافغان فوجی افسران زخمی ہوئے۔

اس واقعہ کے اگلے ہی دن صوبہ اروزگان میں ایک افغان پولیس اہل کار ے پولیس اہل کاروں کو مارنے کے بعد طالبان کی صفوں میں شامل ہو گیا۔تفصیلات کے مطابق پولیس اہل کار نے کھانے میں نشہ آور چیز ملا کر چیک پوسٹ پر موجود ۸ پولیس اہل کاروں کو بے ہوش کرنے کے بعد طالبان کو اطلاع دی جنہوں نے آ کر فائرنگ کر کے ے کو ہلاک اور ایک کو شدید زخمی کر دیا۔چیک پوسٹ میں موجود اسلحہ طالبان مجاہدین نے غنیمت کیا۔

ان دو واقعات نے امریکی ایوانوں میں کھلبلی مچا دی ہے۔افغان فوج اور پولیس کے اندر سے حملے ماضی میں بھی امریکہ کو پریشان کرتے رہے ہیں لیکن امریکی جنرل کی ہلاکت بہت بڑا دھچکا ہے۔یہ جنرل عراق اور افغان جنگ میں ہلاک ہونے والا سب سے بڑا فوجی افسر ہے۔ان حملوں نے افغان اور نیٹو افواج کے درمیان پیدا ہوتی خلیج میں بھی مزید اضافہ کر دیا ہے۔اور ایک بار پھر مغربی میڈیا صلیبی حکام سے پوچھ رہا ہے کہ ''طالبان افغان فوج میں کس قدر اثر ورسوخ رکھتے ہیں؟'':

شہداء کی لاشوں کی بے حرمتی کرنے والا امریکی فوجی اپنے انجام کو پہنچا:

طالبان مجاہدین کی شہادت کے بعد ان کی لاشوں پر پیشاب کرنے والا امریکی فوجی اپنے گھر میں مردہ حالت میں پایا گیا۔ریٹائرڈ کارپورل رابرٹ رچرڈز نے نارتھ کیرولائنا میں واقع اپنے گھر میں خودکشی کی۔مردار ہونے والے فوجی نے ۲۰۱۱ء میں طالبان مجاہدین کی لاشوں پر نہ صرف پیشاب کیا تھا بلکہ اس کی ویڈیو بنا کر بھی جاری کی تھی۔

(بقیہ صفحہ ۶۷ پر)

31 جولائی: صوبہ نورستان........................مجاہدین کے افغان فوج پر متعدد حملے.......................کئی علاقے افغان فوج سے واگزار....................8 افغان فوجی ہلاک اور 8 گرفتار

افغان باقی، کہسار باقی

قصہ افغانستان کا!

یہ واقعہ، ایک پاکستانی مجاہد کا آنکھوں دیکھا واقعہ ہے۔ جو خود افغانستان میں مجاہدین طالبان کے دستوں میں شامل ہو کر وہاں مصروفِ جہاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مجاہدین طالبان صلیبی حملہ آوروں سے قتال کرنے کے ساتھ ساتھ عوام کو انصاف کی فراہمی، عوام کو سہولیات پہنچانے کی فکر ہمیشہ کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ڈالر کے پجاری میڈیا اور خواہشاتِ دنیا کے اسیر صلیبی لشکروں کے سپاہی جس آنکھ اور زبان سے مجاہدین کے خلاف صبح و شام مختلف مناظر اور واقعات دکھاتے ہیں۔ بعض اوقات ایک مخلص مسلمان بھی یہ سمجھتا ہے کہ حالات بالکل ویسے ہی ہیں، جیسے میڈیا پر دکھائے جا رہے ہیں۔ جب کہ حقیقت اس سے کوسوں دور ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حق کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے والا بنائے اور اس پر استقامت نصیب کرے، ہمیں شیطان کے وسوسوں، اس کی شیطانی چالوں سے محفوظ رکھے، آمین۔ صلیبی لشکروں کو تباہ و برباد کرے، ڈالر کے پجاری، صلیبی لشکروں کے پیادہ سپاہی کو ہدایت دے کہ وہ دین کی طرف پلٹ آئیں، یا پھر ان کا انجام مجاہدین کے ہاتھوں ہو۔ آمین یارب العالمین

دو سال قبل بہار کے موسم میں ہم کچھ لوگ صوبہ لوگر میں تھے تو ایک صبح ایک گاؤں کے باہر کھیتوں میں وہاں کے مقامی کمانڈر کے ساتھ نشانہ بازی کا مقابلہ کر رہے تھے۔

ایسے میں گاؤں کے ایک شخص کا مرغ سامنے آ گیا اور وہ اس مقامی کمانڈر کی گولی کی زد میں آ گیا اور مر گیا۔ وہ گاؤں والا بھاگا بھاگا آیا کہ تم نے میرا مرغ کیوں مار دیا؟۔

مقامی کمانڈر نے اسے زیادہ گھاس نہیں ڈالی اور کہا کہ جاؤ کچھ نہیں ہوتا ایک مرغ ہی تو تھا۔

جن علاقوں میں طالبان کا کنٹرول ہے وہاں ہفتے میں ایک بار ایک وفد لازمی چکر لگاتا ہے جس کے اندر ایک قاضی بھی ہوتا ہے اور وہ لوگوں کے مسائل سنتے ہیں، اور ان کو حل کرتا ہے۔

دو دن بعد ہی وہاں وہ وفد پہنچ گیا تو اس دیہاتی نے جا کر اسے شکایت کی کہ یہاں کے مقامی کمانڈر نے میرا مرغ مار دیا ہے۔ تو قاضی نے کہا کہ اس کمانڈر کو بلا کر لاؤ۔ میں بھی اس وفد کے پاس موجود تھا اور جو اس میں قاضی تھا وہ انتہائی دبلا پتلا سا نوجوان تھا۔ جب کہ جس کمانڈر کو بلایا تھا وہ اچھا خاصا تگڑا آدمی تھا۔ میں عام لوگوں والے تجربے کو ذہن میں رکھتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ وہ اتنا تگڑا طاقت ور کمانڈر اس بیچارے نحیف سے قاضی کو کہاں لفٹ کروائے گا۔

لیکن جب وہ آیا تو وہ کمانڈر قاضی کے سامنے سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔ قاضی نے پوچھا کہ جو اس دیہاتی نے الزام لگایا ہے وہ ٹھیک ہے؟ تو وہ کمانڈر مان گیا۔ قاضی نے اسے حکم دیا کہ تمہارے پاس ۲ گھنٹے کا وقت ہے بالکل اسی مرغ جیسا مرغ ڈھونڈ کر لاؤ اور اس دیہاتی کا حق ادا کرو۔

وہ کمانڈر وہاں سے بھاگا سارا گاؤں بھاگتا پھرا، لیکن اس گاؤں میں ویسا مرغ کہیں نہیں تھا تو وہ تیزی سے ساتھ والے گاؤں پہنچا۔ وہاں اسے خوش قسمتی سے مرغ مل گیا۔ وہاں سے وہ مرغ خرید کر لایا اور لا کر پیش کر دیا۔

قاضی نے دیہاتی سے پوچھا کہ کیا یہ ویسا ہی ہے جیسا تمہارا تھا؟۔ تو دیہاتی نے کہا جی بلکہ یہ اس سے زیادہ صحت مند ہے۔ تو قاضی نے کہا کہ یہ تو دیہاتی کا حق ادا ہو گیا۔ اب جو تم نے اسے اسی وقت اس کا حق ادا نہیں کیا اس کی سزا کے طور پر تم اب اس علاقے کے کمانڈر نہیں رہے۔ اور اسے ایک اور علاقے کا بتایا کہ اس علاقے میں چلے جاؤ اور وہاں کے کمانڈر کے تحت جا کر کام کرو۔

یہ سب میرے لیے بہت حیران کن تھا اور میں تب اس سے بہت متاثر ہوا۔ لیکن اب دو سال گزرنے کے بعد میرے لیے یہ بات معمول کی بات بن چکی ہے۔ یہاں اسی طرح فوری حق ادا کیا جاتا ہے اور غلطی کرنے والا چاہے جتنا بھی بڑا ذمہ دار ہو اسے فوری معزول کر دیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

امیر محترم تحریک طالبان پاکستان، مولانا فضل اللہ حفظہ اللہ کا نیا ویڈیو پیغام

''امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی قیادت میں مشرقی ترکستان سے لے کر مراکش تک تمام مجاہدین ایک آواز پر ایک وحدت کے ساتھ ان شاء اللہ ان قیدیوں کا بھی پوچھیں گے، شہدا کے خون کا بھی حساب لیں گے اور بیواؤں اور یتیموں کا بھی حساب لیں گے''۔

یکم اگست: صوبہ ننگرہار..........ضلع خوگیانی..........افغان فوج کی چوکی پر مجاہدین کا حملہ..........4 افغان فوجی ہلاک..........متعدد زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

16 جولائی

☆ صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین نے ایک ٹینک کو بارودی دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 4 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ ہرات ضلع کرخ میں مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا۔جس سے 10 فوجیوں لقمہ اجل بن گئے۔

☆ صوبہ ہلمند میں مجاہدین نے سنائپر گنوں سے نشانہ بنا کر 8 پولیس اہل کاروں کو قتل کر دیا

17 جولائی

☆ صوبہ ننگرہار ضلع دوبالا میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملے میں 1 ٹینکر اور گاڑی تباہ جب کہ 11 فوجیوں کو قتل کر دیا۔

☆ صوبہ کنڑ ضلع وٹہ پور میں مجاہدین نے فوجی بیس اور دفاعی چوکیوں پر حملہ کیا جس سے 12 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ کنڑ ضلع غازی آباد میں مجاہدین نے حملہ کر کے 3 افغان گاڑیوں کو تباہ اور 15 فوجیوں کو ہلاک یا زخمی کر دیا۔

18 جولائی

☆ فاریاب اور ننگرہار سے تعلّق رکھنے والے 20 افغان فوجی مجاہدین سے آن ملے۔

☆ کابل میں 4 فدائی مجاہدین نے ائیر پورٹ پر حملہ کر کے کامیابی سے اہداف کو نشانہ بنایا اور 111 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع نادعلی میں مجاہدین نے ایک امریکی فوجی بکتر بند گاڑی کو دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 4 امریکی ہلاک اور 2 زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ پکتیا کے ضلع زرمت میں مجاہدین نے کرزئی کے سپیشل گارڈز پر گھات لگا کر حملہ کیا۔جس سے 25 اہل کار ہلاک ہو گئے۔مجاہدین نے مال بھی غنیمت کیا۔

19 جولائی

☆ صوبہ ہلمند ضلع موسیٰ قلعہ میں مجاہدین نے کٹھ پتلی فوج کا ایک ٹینک بم دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 5 فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں مجاہدین نے افغان سیکورٹی فورسز کی چوکیوں کو نشانہ بنایا جس سے 8 فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جب کہ مجاہدین نے مال بھی غنیمت کیا۔

20 جولائی

☆ صوبہ فاریاب کے علاقے قیصار میں مجاہدین کے افعان فوجیوں کے خلاف آپریشن میں 7 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ غزنی کے سرفراز قلعہ میں مجاہدین کی کارروائی میں 6 فوجی ہلاک اور ایک چوکی تباہ ہو گئی۔

☆ صوبہ نیمروز ضلع خانسپور میں مجاہدین کے چوکیوں پر حملوں میں 8 اہل کار قتل کر دیے گئے۔مجاہدین نے بھاری ہتھیار بھی اپنے قبضے میں لے لیے۔

21 جولائی

☆ صوبہ پکتیکا کے صدر مقام میں مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے اس میں سوار 5 فوجی لقمہ اجل بن گئے۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع لشکر گاہ میں ایک فدائی مجاہد نے اپنی بارود بھری گاڑی پولیس چیف کے قافلے سے ٹکرا دی جس سے 9 پولیس اہل کار ہلاک اور 2 ٹینک تباہ ہو گئے۔

☆ صوبہ فاریاب ضلع قیصار میں مجاہدین کے شروع کیے گئے آپریشن میں مزید 21 افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے ہیں۔مجاہدین نے 5 گاڑیاں بھی تباہ کر دیں۔

☆ صوبہ بدخشاں ضلع جرم میں مجاہدین نے ایک کارروائی میں ایک ٹینک کو بم دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے 5 فوجی ہلاک ہوئے جب کہ 3 کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

22 جولائی

☆ کابل میں خفیہ ادارے کے اہم مرکز پر مجاہد کے فدائی حملے میں 15 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ بدخشاں ضلع جرم میں مجاہدین نے کامیابی سے ایک فوجی مرکز پر میزائیل داغے جس سے اس 10 فوجی ہلاک اور 2 ٹینک تباہ ہو گئے۔

☆صوبہ بادغیس اور کنڑ میں 19 افغان فوجیوں نے مجاہدین میں شمولیت کا اعلان کیا۔
☆صوبہ بدخشان کے علاقے آب خستک میں مجاہدین نے افغان فوج اور پولیس پر حملے کیے، جس میں ایک کمانڈر سمیت 20 ہلاک ہوئے۔

23 جولائی

☆صوبہ قندہار ضلع خاکریز میں مجاہدین نے ایک رینجرز گاڑی کو بم دھماکے سے تباہ کردیا۔ جس سے اس میں سوار 5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ غزنی ضلع گیرو میں مجاہدین نے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ کرکے 5 افغان فوجیوں کو ہلاک کردیا۔
☆صوبہ ننگرہار، بغلان میں مجاہدین کے دعوت پر 22 فوجیوں نے مجاہدین میں شمولیت اختیار کرلی۔
☆صوبہ قندوز میں فدائی مجاہد نے پولیس چیف کو نشانہ بنایا جس سے وہ شدید زخمی ہوگیا، جب کہ اس کے 2 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

24 جولائی

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں فوجی قافلے پر مجاہدین کے حملے میں 2 فوجی ٹینک تباہ اور 6 فوجی ہلاک ہوگئے۔ ایک ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بنا جس سے 4 فوجی ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ قندہار ضلع خاکریز میں مجاہدین نے ہیلی کاپٹر سے اترنے والے فوجیوں کو نشانہ بنایا جس سے 7 فوجی ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ قندہار کے علاقے ساگی میں جھڑپ کے دوران 20 فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے جب کہ بم دھماکوں میں 4 رینجرز گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔
☆مجاہدین کے ہرات صوبے میں ائیر پورٹ پر میزائیل حملے میں 4 اہل کار ہلاک ہوئے۔ جب کہ ایک طیارہ بھی تباہ ہوگیا۔

25 جولائی

☆صوبہ میدان ورک کے نرخ ضلع میں مجاہدین کے ایک چوکی پر حملے میں 6 سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوگئے۔ مجاہدین نے چوکی سے کافی سامان بھی غنیمت کیا۔
☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں فوجی کاروان پر مجاہدین کی فائرنگ سے 10 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ جب کہ 2 ٹینک بھی تباہ ہوگئے۔
☆صوبہ ننگرہار کے اسپین ضلع میں مجاہدین کی دعوت پر 29 اہل کار افغان فوج کو چھوڑ کر جہاد کے میدان میں آن ملے۔
☆صوبہ ہلمند ضلع ساوران اور سنگین میں افغان فوج کے خلاف آپریشن میں 23 فوجی اہل کار ہلاک اور 12 زخمی ہوگئے۔

26 جولائی

☆مجاہدین نے صوبہ ننگرہار کے دہ بالا اور کامہ ضلع میں افغان فوج پر شدید حملے کیے جس سے 8 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ قندہار ضلع ریگستان میں 2 کمانڈروں کی باہمی لڑائی میں 13 افغان جنگجو ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ قندہار ضلع ژڑی میں مجاہدین نے کئی چوکیوں پر بیک وقت حملہ کرکے 20 افغان اہل کاروں کو ہلاک کردیا، جب کہ کافی سامان غنیمت کیا۔
☆صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی میں کشرہ بیس پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے زوردار حملہ کیا جس سے 11 پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

27 جولائی

☆صوبہ ننگرہار ضلع جوزجان میں مجاہدین کے سامنے 14 افغان فوجی اہل کاروں نے ہتھیار ڈال دیے۔ اور جہاد میں مجاہدین کے شانہ بشانہ لڑنے کا عہد کیا
☆امارت سلامیہ کے 6 فدائی مجاہدین نے قندہار میں جنرل رزاق کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کرکے اہم کمانڈروں سمیت 33 اروں کو قتل کردیا۔
☆صوبہ ننگرہار ضلع مہمند درہ میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے حملہ کرکے 8 گاڑیاں اور ٹینکر تباہ کردیے جب کہ 6 سیکورٹی اہل کار قتل کردیے۔
☆صوبہ قندہار ضلع ژڑی میں ایک فدائی مجاہد نے اپنی بارود بھری لینڈ کروزر افغان فوج کے قافلے سے جا ٹکرائی جس سے 25 سے زائد اہل کار ہلاک اور کئی گاڑیاں تباہ ہوئیں

28 جولائی

☆صوبہ ہلمند اور اروزگان میں کمانڈروں کی لڑائی میں 13 جنگجو ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ فاریاب کے صدر مقام میمنہ میں ایک اہم اجلاس میں شریک افغان جنگجوؤں پر مجاہدین کے حملے میں 4، جب کہ ایک بارودی دھماکے میں 5 اہل کار ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین نے حملہ کرنے والے افغان فوجی اہل کاروں کو شدید مزاحمت کرکے پسپا کردیا۔ لڑائی میں 7 افغان فوجی ہلاک بھی ہوئے۔

29 جولائی

☆صوبہ ننگرہار ضلع حصارک میں مجاہدین نے سلسلہ وار افغان فوجیوں کو نشانہ بنایا جس سے 12 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔
☆صوبہ قندہار ضلع معروف میں مقامی جنگجو کمانڈر کے موٹر سائیکل قافلے کو بم دھماکے کا نشانہ بنایا گیا جس سے اس میں 3 جنگجو ہلاک ہوئے۔
☆صوبہ ننگرہار اور قندہار میں مجاہدین کی دعوت پر 10 فوجیوں نے مجاہدین میں شمولیت اختیار کرلی۔

30جولائی

☆صوبہ قندہار میں پیاو کے علاقے میں فدائی مجاہد نے فوجی قافلے پر حملہ کیا جس سے کئی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے جب کہ 3 گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

☆مجاہدین نے سنگ حصار کے علاقے میں آپریشن کے لیے آنے والے فوجیوں کو جوابی حملے کا نشانہ بنایا جس سے 6 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔ جب کہ مجاہدین نے کافی سامان بھی غنیمت کیا۔

31جولائی

☆صوبہ ہلمند ضلع سنگین میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان دو الگ مقامات پر گھمسان کا رن پڑا جس میں 14 افغان فوجی ہلاک اور 2 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

☆صوبہ بدخشاں ضلع جرم میں مجاہدین نے اینٹی ائیر کرافٹ گن سے ایک امریکی فوجی ہیلی کاپٹر مار گرایا جس سے عملے کے تمام ارکان ہلاک ہوگئے۔

☆مجاہدین نے کامیاب کارروائیوں میں صوبہ نورستان کے کئی علاقوں کا افغان فوج سے قبضہ واپس لے لیا، لڑائی میں 8 افغان فوجی ہلاک اور 8 گرفتار ہوئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: امریکی چھتری تلے سیاسی ''مفاہمت'' اور قتل عام کی رپورٹ

ویڈیو منظر عام پر آنے کے بعد میڈیا میں بدنامی کے ڈر سے امریکی فوجی عدالت نے رابرٹ اور اس کے دو ساتھیوں پر مقدمہ چلایا لیکن انہیں کوئی سزا دینے کی بجائے صرف تنخواہ میں کمی کی گئی۔ بعد میں رابرٹ نے امریکی فوج سے ریٹائرمنٹ لے لی تھی۔

رابرٹ بھی بیشتر امریکی فوجیوں کی طرح ذہنی مریض بن چکا تھا اور نفسیاتی علاج بھی کرا رہا تھا لیکن علاج کارگر ثابت نہ ہوا اور ۱۴ اگست کو خودکشی کر کے جہنّم کو پہنچا۔ واضح رہے کہ ویڈیو بنانے والا کیمرہ مین، ویڈیو بنانے کے ایک ہفتہ بعد ہی مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگ کا نشانہ بن کر واصل جہنّم ہو گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

۱۲ اگست: باجوڑ ایجنسی کے علاقے غاغی پاس کی چیک پوسٹ پر فائرنگ سے ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۴ اگست: سوات کے علاقے مٹہ میں فائرنگ سے ۲ فوجی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۱۴ اگست: سوات کے علاقے مٹہ میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی پر فائرنگ کے نتیجے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۱۹ جولائی: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک مکان پر ۸ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۱۱ افراد شہید ہوگئے۔

۶ اگست: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں ایک مکان پر امریکی جاسوس طیاروں نے ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۸ افراد شہید اور ۲ زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

''مسئلہ تکفیر ان حساس شرعی مسائل میں سے ہے جن کی خطرناکی سے ہم ہمیشہ اپنے نوجوانوں کو خبردار کرتے رہے ہیں۔ ہم اپنے مجاہد بھائیوں سے یہی کہتے ہیں کہ یہ حساس مسائل اپنے معتمد علما کے لیے چھوڑ دیں اور ہر ایرے غیرے کو ان مسائل میں کودنے کی اجازت نہ دیں۔ یہ تو علم کا وہ باب ہے جس کی نزاکت اور خطرناکی کے پیش نظر اکابر علما اور ائمہ کرام بھی اس کی بہت سی عملی صورتوں پر گفتگو کرنے اور متعین افراد پر حکم لگانے سے گھبراتے تھے، اور ہمیشہ محفوظ راستہ اختیار کرتے تھے۔ ہمارے اسلاف تو کہا کرتے تھے کہ: ہمیں اپنا دین محفوظ رکھنے سے کوئی شے محبوب نہیں!

پس ایک عامی نوجوان کے لیے اتنا علم بہت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیمات پر اجمالی ایمان رکھے اور اسی طرح طاغوت سے اجمالاً انکار کرے۔ رہا ان امور کی تفصیلات میں جانا اور یہ جاننے کی کوشش کرنا کہ فلاں شخص کا حکم کیا بنتا ہے اور فلاں جماعت دین سے خارج ہے کہ نہیں؟ یا ایسی ہی دیگر تفصیلات میں اترنا، تو ان میں اپنے علمی مقام کو سامنے رکھ کر ہی بات کرنی چاہیے، اس لیے یہ مسائل، فتوے اور شرعی قضا سے تعلّق رکھتے ہیں۔ پس جسے ان ابواب کا علم نہ ہو وہ خاموش رہے یا کہہ دے کہ مجھے نہیں معلوم!، ایسا کہنے سے اس کے ایمان میں، اس کے دین میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، بلکہ یہی رویہ اختیار کرنا ایمان کا عین تقاضا ہے۔

کسی جاہل کو ہرگز حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان مسائل میں زبان کھولے یا لوگوں پر احکامات منطبق کرے یا کسی شخص کے کافر ہونے کے معاملہ میں اپنی ایک مستقل رائے رکھے، سوائے اس صورت میں جب وہ کسی عالم کی اتباع وتقلید کرتے ہوئے ان کی رائے دہرا رہا ہو۔ دین کا علم نہ رکھنے والے شخص کا کام تو یہی ہے کہ اگر اس سے ایسے مسائل میں رائے مانگی جائے تو صاف کہہ دے کہ: مجھے نہیں معلوم، جاؤ جا کر علما سے پوچھو! پھر اگر کوئی ثقہ عالم کسی شخص یا جماعت کے بارے میں نام لے کر ان کی تکفیر کر دے تو ان کی اتباع اور تقلید کرتے ہوئے ان کی رائے دہرا دینا اس عامی کے لیے جائز ہے۔ اور بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہی ہر بھلائی کی توفیق دینے والے ہیں''۔

شیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمۃ اللہ علیہ

(لقاء مع الشیخ عطیۃ اللہ اللیبی رحمہ اللہ، الحسبۃ عربی جہادی فورم)

2 اگست: صوبہ کابل .... ضلع سروبی .... ایک فوجی سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ .... 2 آئل ٹینکر تباہ

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۷ جولائی: باجوڑ ایجنسی کے علاقہ جمرودغنڈی میں مجاہدین اور سیکورٹی فورسز میں جھڑپ کے نتیجے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۸ جولائی: پشاور کے علاقے وزیر باغ میں پولیس وین کے قریب دھماکے میں ۳ پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۴ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۸ جولائی: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقے غنڈی میں قائم چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۸ ایف سی اہل کاروں کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۰ جولائی: پشاور کے علاقے حیات آباد میں فائرنگ سے ۲ پولیس اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی گئی۔

۲۳ جولائی: پشاور کے نواحی علاقہ فرنٹیر روڈ پر ڈی ایس پی صدر سرکل عابدالرحمٰن کی گاڑی پر فائرنگ کی گئی، ڈی ایس پی شدید زخمی ہوگیا جب کہ دو پولیس اہل کار ہلاک ہوئے۔

۲۳ جولائی: پشاور میں شاہ قبول قبرستان کے قریب فائرنگ سے عالم خان نامی کانسٹیبل ہلاک ہوگیا۔

۲۳ جولائی: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی میں بارودی سرنگ دھماکوں کے نتیجے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۴ جولائی: ایف آر بنوں میں سیکورٹی فرسز کی گاڑی حادثے کا شکار ہوگئی، سرکاری ذرائع نے ۷ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۶ جولائی: بنوں کے ہوید پولیس اسٹیشن پر حمل میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور متعدد کے زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی۔

۲۸ جولائی: تیمر گرہ میں طالبان اور فوج کے مابین شدید جھڑپ میں متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

۲۹ جولائی: چارسدہ کے علاقے شب قدر میں پولیس وین پر حملے میں ۳ پولیس اہل کار ہلاک اور ۵ زخمی ہوئے۔

۳۰ جولائی: لوئر دیر میں مجاہدین کا چیک پوسٹ پر حملہ کے نتیجے میں ۲۳ فوجی جہنم واصل اور متعدد زخمی ہوئے۔

۳۰ جولائی: ڈی آئی خان میں کلاچی کے مقام پر پولیس پارٹی پر حملے میں ایک پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۳۱ جولائی: چارسدہ میں تنگی کے مقام پر ایف سی اہل کار کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا۔

یکم اگست: باجوڑ میں گھاکئی چیک پوسٹ پر مجاہدین ے حملے میں ۴ ایف سی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۲ اگست: چارسدہ میں شب قدر کے مقام پر ایک اپولیس اہل کار کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔

۲ اگست: باجوڑ ایجنسی میں سالا زئی کے مقام پر پاکستانی فوج کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے جب کہ چیک پوسٹ مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

۷ اگست: پشاور کے علاقے حیات آباد میں پولیس چیک پوسٹ پر حملے میں متعدد پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

۷ اگست: پشاور کے نواحی علاقے چارسدہ روڈ پر واقع ناگمان کے قریب سیکورٹی فورسز کی گاڑی گہری کھائی میں جا گری۔ سرکاری ذرائع نے ۶ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۷ اگست: پشاور میں حیات آباد کے علاقے میں ڈی ایس پی کے دفتر پر دستی بم سے حملہ، ۳ پولیس اہل کار ہلاک۔

۸ اگست: مالاکنڈ کے علاقہ سخاکوٹ میں پاکستانی فوج کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں درجنوں سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے جب کہ کئی گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

۸ اگست: پشاور میں عمر گل روڈ پر پولیس اہل کار فائرنگ ک نتیجے میں مارا گیا۔

۱۰ اگست: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۱ اگست: جمرود میں ملاگوری کے علاقے شیر برج میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی الٹنے سے ۹ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

(بقیہ صفحہ ۷۶ پر)

4 اگست: صوبہ غزنی..........ضلع مقر..........مجاہدین کا امریکی اور افغان مشترکہ گشتی پارٹی پر حملہ..........ایک امریکی اور 2 افغان 2 اگست: صوبہ لوگر..........ضلع چرخ

دعا

الٰہی ہم گنہ گاروں پہ رحمت کی نظر کر دے
ہماری سب خطاؤں سے اے مولیٰ درگزر کر دے

تعلّق بھی عطا کر ہم کو اپنی ذاتِ عالی سے
ہمیں آپس بھی باہم اے رب شیر و شکر کر دے

سنا ہے ہم نے تو بندوں کے ٹوٹے دل میں رہتا ہے
ہمارے دل کو بھی مالک تو اپنا خاص گھر کر دے

فقیر و بے کساں ہم ہیں، امیر و شہنشاہ تو ہے
ہماری جھولیوں میں بھیک اپنے در سے بھر کر دے

بدی کی طاقتوں نے کر دیا دھرتی کو دوزخ سا
زمیں ساری ، رحیم و مہرباں! جنت نگر کر دے

بہت ظلم وستم دیکھے ہیں خالق تیرے بندوں نے
اب اِن کی حالت ابتر کو قدرت سے دگر کر دے

فنا ہو گئے ترے کلمے کو اونچا کرتے کرتے جو
اُنھیں رہتے جہاں تک اے قدیر اللہ امر کر دے

جہاد فی سبیل اللہ فرض عین ہے اب تو
جو اَب تک بے خبر ہیں اِس سے اُن کو باخبر کر دے

پستی اور اندھیرے میں ہیں سرگرداں مسلماں جو
رفیع ان کو بلندی دے کے ہم دوشِ قمر کر دے

غلبہ ہو نظام دین حق کا سارے دینوں پر
طاغوتی نظاموں کو اے حق زیر و زبر کر دے

دنیا بھر کے کافر بلبلہ پانی کا ثابت ہوں
مدبر اُن کی تدبیروں کو اتنا بے اثر کر دے

اطاعت میں ،حکومت میں، مسلماں استعارہ ہوں
ہر اک شے کے مصور اِن کو ایسا معتبر کر دے

بلندی میں ستاروں کی مثالیں عام ہیں لیکن
خدایا ان سے بھی اونچا مسلمانوں کا سر کر دے

حقیقت پر پڑی ہے دھول دجل و وہن و لالچ کی
مسلمانوں کو اے ہادی تو حق سے بہرہ ور کر دے

چھٹکارا دلا اکبر تو جمہوری نظاموں سے
عطا کر عظمت رفتہ ، جہاں سے بالا تر کر دے

وسیم حجازی

نوٹ: اس نظم کے ہر شعر میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی یا صفاتی اسم مبارک لایا گیا ہے۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللّٰہ کا عید کے موقع پر پیغام

افغانستان کے ہمسایہ ممالک اس بات کو بخوبی سمجھ لیں کہ امریکہ کی متکبرانہ سیاست اور اس کی غلامی میں سراسر تمہارا نقصان ہی نقصان ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ امریکہ تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہو گا جب تک وہ تمہاری فوجی، علمی اور معاشی قوت کو ختم نہ کر دے۔ اس بات کو اب تجربے نے ثابت کر دیا ہے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔

آخر میں، میں اپنے مجاہدین کو عید کی مبارک باد اور استقامت کی دعا کے ہمراہ ایک بار پھر اپنی شرعی ذمہ داری کی رو سے چند ضروری باتیں گوش گزار کرتا ہوں۔

الف: اپنی نیتوں اور اعمال کو شریعت کے تابع رکھیں۔

ب: تمام جہادی کام احتیاط، تدبیر کے ساتھ سر انجام دیں۔

ج: مستند اطلاع اور شواہد کے بغیر کسی فرد کے خلاف کارروائی مت کریں۔

د: کسی کو سزا دینے میں احکاماتِ شریعت کی مکمل اتباع کریں جلد بازی اور جذبات سے احتراز کریں۔

ہ: مسلمانوں کیساتھ تعلقات کو مضبوط اور بہتر رکھیں۔

ز: دشمن کی چالوں سے باخبر رہیں۔

ح: وہ جرائم پیشہ اور وحشی مسلح گروہ جو تاجروں اور مالداروں سے بندوق کی نوک پر رقم چھیننے اور اغوا برائے تاوان کی وارداتوں میں ملوث ہوتے ہیں ان کا مستحکم سدباب کریں اور اگر ان پر قابو پائیں تو انہیں لازماً شرعی سزا دیں کیونکہ مسلمان عوام کی جان و مال کی حفاظت جہاد کے اعلیٰ مقاصد میں سے ہے۔